صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 27 ستمبر 2011ء بمطابق 28 شوال 1432ہجری شام چھ بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا ٱسۡتَطَعۡتُم مِّن قُوَّةٖ وَمِن رِّبَاطِ ٱلۡخَيۡلِ تُرۡهِبُونَ بِهِۦ عَدُوَّ ٱللَّهِ وَعَدُوَّكُمۡ وَءَاخَرِينَ مِن دُونِهِمۡ لَا تَعۡلَمُونَهُمُ ٱللَّهُ يَعۡلَمُهُمۡۚ وَمَا تُنفِقُواْ مِن شَيۡءٖ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ يُوَفَّ إِلَيۡكُمۡ وَأَنتُمۡ لَا تُظۡلَمُونَO وَإِن جَنَحُواْ لِلسَّلۡمِ فَٱجۡنَحۡ لَهَا وَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱللَّهِۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُO وَإِن يُرِيدُوٓاْ أَن يَخۡدَعُوكَ فَإِنَّ حَسۡبَكَ ٱللَّهُۚ هُوَ ٱلَّذِيٓ أَيَّدَكَ بِنَصۡرِهِۦ وَبِٱلۡمُؤۡمِنِينَ۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِيم۔

(ترجمہ): اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کیلئے) مستعد رہو کہ اس سے خدا کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور خدا جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی اور تم جو کچھ راہ خدا میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ رکھو۔ کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے۔ اور اگر یہ چاہیں کہ تم کو فریب دیں تو خدا تمہیں کفایت کرے گا۔ وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں (کی جمعیت) سے تقویت بخشی۔ وآخرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: جناب سیکر، زۀ به اجازت غواړمه چه د دے هاؤس یو سابقه ډپټی سپیکر او سابقه منسټر، شاد محمد خان خټک صاحب چه کوم د دے هاؤس دوه ځله ممبر هم پاتے شوے دے، هغوی نن وفات شوی دی-----

جناب سپیکر: انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: نو که د هغوی د پاره دعا اوکړے شی-----

جناب سپیکر: دا کله، نن وفات شوی دی؟

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: نن وفات شوی دی جی۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب! لږه دعا اوکړئ جی د هغوی د پاره۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب! په بونیر کښے کان راپریوتے دے او پینځویشت کسان په هغے کښے شهیدان شوی دی او ډیره لویه حادثه ده، ټول غریبانان مزدوران وو نو د دے سره د د هغوی د پاره هم دعا اوکړے شی۔

جناب سپیکر: دا ټول هم په دعا کښے یاد کړئ جی۔ مفتی-----

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا! د ماشومانو د بس ایکسیډنټ شوے دے نو هغوی هم په دے دعا کښے یاد کړئ جی۔

جناب سپیکر: دا ماشومان، دا ضروری وو جی، دا ټول پکښے یاد کړئ جی۔ مفتی سید جانان صاحب! لږ دا دعا تاسو اوکړئ جی۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: آمین۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ابھی نہیں، اس کے بعد، 'کوئسچنز آور' کے بعد۔ یہ دعا ذرا ضروری ہوتی ہے، 'کوئسچنز آور' پھر اس کے بعد سب سے زیادہ ضروری ہے۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: 'Question's Hour': Mufi Kifayatullah first-----

مفتی کفایت اللہ: میرا مجیب نہیں ہے جی۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

مفتی کفایت اللہ: مجھے جواب دینے والی شخصیت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔

مفتی کفایت اللہ: اگر تھوڑاانتظار کرلیں،اس کو بعد میں کرلیں۔

بیرسٹرارشد عبداللہ(وزیرقانون): لږ انتظار به اوکړو، رابه شی لږ ساعت کښے۔

مفتی کفایت اللہ: نن رش هم ډیر دے جی، هغه دوه روډونه بند دی۔

Mr. Speaker: It is deferred.

مفتی کفایت اللہ: د هغه رش د پاره بیا څه انسټرکشنز ورکړئ جی، نن خو ډیر زیات روډونه بند دی جی۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

مفتی کفایت اللہ: نن خو ډیر زیات روډونه بند دی۔

جناب سپیکر: دا خو روزانه بند وی، د اسمبلئ اجلاس د وجے نه خو نه دی۔

مفتی کفایت اللہ: نه جی، هغه داسے ده جی، نن ئے دوه روډونه بند کړی دی۔

جناب سپیکر: د دے نور غم اوکړئ، سوچ اوکړئ، تاسو مشران یئ۔ آپ سب ادھر کے بڑے ہیں۔ اسمبلی کی طرف سے بھی یہ تردید آچکی ہے، جس دن اسمبلی کا اجلاس نہ بھی ہو تو بھی سارے روڈز بند ہوتے ہیں۔ میڈیا کے دوست بیٹھے ہیں،وہ تو خالی اسمبلی اجلاس کو ہی بس سارا طعنہ دیتے ہیں۔ یہ کل گیارہ بجے بھی بند تھا، یہ باچاخان چوک سے اس طرف میں آرہا تھااور پورا روڈ بند تھا رات کے گیارہ بجے، اس وقت نہ اجلاس تھا، کچھ بھی نہیں تھا۔

مفتی کفایت اللہ: اور ٹریفک پولیس والوں نے جگہ جگہ بینرز لگائے ہیں جی، اسمبلی اجلاس، سیکورٹی اور-----

جناب سپیکر: وہ تو-----

مفتی کفایت اللہ: تو اسمبلی اجلاس کو انہوں نے Negative sense میں لیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو شہزادے ہیں نا، وہ تو سب کچھ لگائیں گے۔ جی اسرار اللہ خان گنڈا پور صاحب، پلیز۔ یہ تھوڑی دیر بعد ہو گا مفتی صاحب کا کوئسچن۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: ٹھیک ہے جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: سر، سوال نمبر 2۔اس میں میرا ضمنی سوال ہے منسٹر صاحب سے کہ سر، یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سوال نمبر څه دے جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: سر سوال نمبر 2۔

جناب سپیکر: جی۔

* 02 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کو ہر سال ضلع ڈیرہ کیلئے بلڈنگز اور روڈز کی مرمت کیلئے ایم اینڈ آر کی مد سے فنڈ دیا جاتا ہے اور اس کو روڈز اور بلڈنگز پر ایم اینڈ آر فنڈ کی رقم سے خرچ کیا جا سکتا ہے جو کہ اس کی تحویل میں ہو؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سال 09-2008 سے تا حال بلڈنگز اور روڈز کی مرمت کیلئے کتنا فنڈ دیا گیا، ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز کس کس روڈ اور بلڈنگ پر کتنی کتنی رقم صرف کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) آیا محکمہ نے تحویل شدہ روڈز اور بلڈنگز پر رقم خرچ کرنے کیلئے قواعد و ضوابط کا خیال رکھا ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا کو ہر سال ایم اینڈ آر کا فنڈ ملتا ہے اور اس کو ایم اینڈ آر پالیسی کے تحت خرچ کر سکتے ہیں۔ اس کا باقاعدہ ورک پلان بنتا ہے اور ورک پلان کے مطابق ان پر خرچ کرتے ہیں۔

(ب) (i) سال 09-2008 تا 11-2010 روڈ اور بلڈنگ سیکٹر میں ایئر وائز فنڈ کی فراہمی اور اس کا خرچہ منظور شدہ ورک پلان کے مطابق کیا گیا ہے۔ (تفصیل فراہم کی گئی)۔

(ii) جی ہاں، یہ درست ہے کہ جو خرچہ روڈز اور بلڈنگز پر ہوا ہے، وہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: جی سر۔ سر، میں نے اس میں ان سے ایم اینڈ آر کا پوچھا ہے کہ آپ ایم اینڈ آر کی مد میں مجھے بتائیں کہ بلڈنگز اور روڈز پر 09-2008 سے لیکر اب تک کتنا خرچہ ہوا ہے؟ سر، اس میں حیرانی کی بات یہ ہے کہ ایک تو بلڈنگ سائڈ پہ انہوں نے کوئی بھی تفصیلات مجھے نہیں دیں اور سر، دوسری بات یہ کہ انہوں نے مجھے جو تفصیلات دی ہیں، اس میں پی کے 64 میں یہ کہتے ہیں، 'موٹر لانچز کی شفٹنگ'، اس پر تقریباً کوئی 78 ہزار روپے۔ سر، اس کے علاوہ آگے چل کر انہوں نے 'دریا خان برج روڈ' دیا ہے جو کہ ایف ایچ اے Maintain کرتی ہے۔ 'غفار والی روڈ کی مرمتی' یہ سر، جہاں تک میری معلومات ہیں، یہ کینٹ ایریا ہے۔ 'زنانہ ہسپتال روڈ' یہ سرکلر روڈ ہے، جس کو ڈی ڈی اے Maintain کرتی ہے۔ سر، اس کے علاوہ 'دریا خان برج مار جنل بند روڈ مرمتی'، اس کو غالباً ایریگیشن والے Maintain کرتے ہیں کیونکہ یہ ان کا ہے اور ان کے ناموں سے بھی پتہ چلتا ہے۔ سر، اس کے علاوہ 'دریا خان برج روڈ ٹو امین آباد روڈ'، یہ پھر دریا خان والا ہے تو میرے خیال میں یہ بھی ایریگیشن کا ہے۔ اس کے علاوہ 'قاسم روڈ مرمتی'، یہ بھی کینٹ کی Jurisdiction ہے اور 'ایمرجنسی دریا خان برج مین رائٹ سپر' اس پر 1.06 ملین، تقریباً سولہ لاکھ روپے، تو سر، میری گزارش یہ ہے کہ ایم اینڈ آر کے پیسے جو ہوتے ہیں، یہ تو دیئے جاتے ہیں ان روڈوں کو جو کہ سی اینڈ ڈبلیو کی Jurisdiction میں ہوں۔ اگر آپ کینٹ کے بھی بنائیں، جو ڈیرہ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کرتی ہے، ان کو بھی بنائیں، ایریگیشن کے روڈز بھی آپ Maintain کریں اور Flood fighting بھی ان سے کرائیں تو مجھے تو اس کی سمجھ نہیں آ رہی۔ میری گزارش ہے منسٹر صاحب سے کہ اگر وہ Agree کریں کیونکہ اس میں بلڈنگ سائڈ بالکل خاموش ہے۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: اس کو کمیٹی کو ریفر کریں۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ان کے بعد آپ۔ جی مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ سوال تو یہ تھا کہ سال 09-2008 سے تاحال بلڈنگز اور روڈز کی مرمت کیلئے کتنا فنڈ دیا گیا ہے، ایریا وائز تفصیل فراہم کی جائے؟ یہ تو نہیں پوچھا گیا تھا کہ آپ اس کو حلقہ وائز کریں لیکن

انہوں نے مہربانی کی، تو اس میں ہمارا ایک ضمنی سوال پیدا ہوا کہ انہوں نے پی کے 64 میں کل، یہ 2010-11 کی بات کر رہا ہوں، کل 52.396 ملین روپے ایم اینڈ آر میں تقسیم ہوئے ہیں اور ایک حلقہ ہے پی کے 64، اس کو دیا گیا ہے 26.304 اور 65، 66، 67 اور 68، ان سب کا جمع کیا جائے تو 26 ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ایک حلقے کے اندر ایم اینڈ آر کی آدھی رقم تقسیم ہو گئی ہے اور باقی چار حلقوں میں ایم اینڈ آر کی جو رقم تقسیم ہوئی ہے، وہ اس کے برابر ہے۔ جناب سپیکر، 65 میں 9.329، پی کے 66 میں 5.012، 67 میں 5.682 اور 68 میں 6.6، میں نے ان کو جمع کیا ہے جی تو یہ تمام بنتے ہیں 26.092۔ ان چاروں کے صرف 26 بنتے ہیں اور اکیلے پی کے 64 کو 26 ملین دیئے گئے ہیں، تو میری گزارش یہ ہے کہ اگر ضلع ناظم نے انصاف نہیں کیا تو یہ تو ان کا دور ہے، جب ضلع ناظم موجود نہیں تھا اور ہم انصاف کر رہے ہیں تو ایم اینڈ آر کی تو ہر جگہ ضرورت ہوتی ہے، لہذا کم از کم اس کے اندر تو انصاف ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: یہ خوش قسمت حلقہ کس کا ہے، اسرار اللہ خان کا ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ خلیفہ صاحب کا جو کہ شہری حلقہ ہے۔

مفتی کفایت اللہ: مطلب ہے تھوڑا اس کے اندر وہ انصاف ہو جاتا تو اچھا ہوتا جی۔

جناب سپیکر: اچھا۔ جی مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ دا جی په یوه ضلع کښې دا حالات نه دی، زما د کلی سره جی د دوآبے مین روډ دے ، هلته د ایم اینډ آر په پیسو باندے دوه روډونه، یو کربغے ته چه کوم روډ لاړ دے ، یو هغه پوخ کړے شوے دے ، یو تورے وړئ طرف ته چه کوم لاړ دے ، هغه پوخ شوے دے جی۔ تاسو یقین اوکړئ جی چه په یوه هفته کښې روډ پوخ شولو ، په بله هفته کښې هغه روډ کښې دومره دومره کنډے جوړے شوی دی۔ دا زما د سترګو، د چشم دید خبره ده چه زۀ سحر او بیګاه په دغه روډ باندے ځم۔ دا په یوه ضلع کښې نه ده جی، دا یو نظام روان دے ، پته نه لګی چه څه ترتیب سره دا پیسے خرچ کیږی؟ بس هرچا چه څومره پیسے ورکښې اووهلے ، وهلے ئے دی۔ دے ته جی یو داسے ترتیب جوړول پکار دی، دا د قومی خزانے پیسے دی چه په صحیح طریقه باندے لګی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی منور خان، مختصر۔ بس کو سپیچز زیادہ ہو رہے ہیں جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میں حکومت کے خلاف بات نہیں کر رہا کیونکہ اصل بات ہے سسٹم کی اور میں اس سسٹم کے خلاف بات کر رہا ہوں، نہ صرف میں بلکہ پورا ایوان اس سسٹم کے خلاف ہے کیونکہ اس سسٹم میں جناب سپیکر، جس کی مرضی ہوتی ہے، اسی کو دے دیتے ہیں اور سر، میرے خیال میں اس سسٹم کو اگر Change کیا جائے تو میرے خیال میں عوام کیلئے بھی بہتر ہوگا۔ نہ کہ یہ فنڈ جو جارہا ہے، وہ ان حلقوں میں جارہا ہے اور چند ٹھیکیداروں کو بھی جارہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو میں نے خود بھی بجٹ میں ان سے ریکویسٹ کی تھی کہ ایک طرف روڈز نئے بن رہے ہیں اور دوسری طرف بگڑ رہے ہیں، اجڑ رہے ہیں تو ایم اینڈ آر ضروری چیز ہے لیکن اس کو Concerned XEN کے Disposal پہ چھوڑنا چاہیئے، نہ کہ اسقاط کی طرح تقسیم کیا جائے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی پہلے گورنمنٹ سے تو سن لیں ناجی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی جی۔ ایسا ہے جی کہ جہاں تک ایم اینڈ آر فنڈز کا تعلق ہے، یہ ڈی سی او کی Jurisdiction اور ان کی اپنی ایک کمیٹی ہوتی ہے، ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ کمیٹی، اسی میں ورک پلان دیتے ہیں سی اینڈ ڈبلیو کو، پھر C & W as execution authority اس کو Execute کرتا ہے اور فیصلہ ڈی سی او کرتا ہے۔ 09-2008 میں آپ کو پتہ ہے کہ اس وقت ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بھی تھی تو وہ ان کی Priority تھی، وہ سی اینڈ ڈبلیو کو جو حکم دیں گے کہ بھئی ایم اینڈ آر کے فنڈ کیلئے ہم نے فلاں فلاں جگہ Identify کی ہے اور آپ ان روڈز کو ٹھیک کریں تو وہ ان کی ڈیوٹی بنتی ہے۔ باقی اس میں کوئی قدغن نہیں ہے کہ کینٹ ایریا میں اگر کوئی روڈ خراب ہے تو وہ وہاں پر متعلقہ کنٹونمنٹ بورڈ کے افسران کی Permission کے ساتھ وہ ٹھیک کر سکتے ہیں، اس پر کوئی پابندی نہیں ہے اور جہاں تک بات ہے مفتی جانان صاحب کی تو I don't know کہ کونسا روڈ انہوں نے بیان کیا؟ وہ اگر فریش کوسچن لے کر آئیں تو انشاء اللہ وہ کریں گے اور ایم اینڈ آر تو ضروری ہے، ایم اینڈ آر نہیں ہوگا تو پھر یہ روڈز جیسا کہ سپیکر صاحب نے فرمایا کہ یہ پھر اگر خراب ہوتے ہیں تو کون ٹھیک کریں گے؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! میں منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ مطلب ہے اسمبلی ایم اینڈ آر کی ایسی پالیسی بنائے کیونکہ سر، آپ کو بھی پتہ ہے، مجھے بھی پتہ ہے بلکہ جتنے بھی ایم پی ایز بیٹھے ہیں، سب کو پتہ ہے کہ ایم اینڈ آر کا حشر کیا ہوتا ہے؟ سر، اس کیلئے یہاں اسمبلی میں کوئی پالیسی بنائیں، کسی کمیٹی کو میرے خیال میں یہ کوسچن ریفر کریں، وہاں پہ یہ ڈسکس ہو جائے تاکہ یہ ایم اینڈ آر (فنڈ) صحیح طریقے سے خرچ ہو جائے، کیونکہ سب کو پتہ ہے، سب جانتے ہیں، یہاں پہ جتنے بھی ایم پی ایز بیٹھے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!

جناب سپیکر: جواب صحیح نہیں آیا؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! آپ مطمئن ہیں اس سوال کے جواب سے؟ سر، میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب اگر دیکھیں تو سر، کینٹ اپنے ٹیکس کی Collection کرتا ہے، ان کے اپنے روڈز ہوتے ہیں، ڈیرہ ڈیویلپمنٹ یا جو بھی اتھارٹیز ہیں تو ان کے اپنے روڈز ہیں، Even تحصیل کے اپنے روڈز ہوتے ہیں۔ سر، یہ کیا طریقہ ہے کہ Overlapping اگر آپ کریں تو اس میں کیا پتہ چلے گا کہ کون کہاں پہ لگا ہوا ہے؟ تو اس کیلئے آپ کے ٹیکنیکل فورمز ہوتے ہیں، ڈی ڈی سی ہوتی ہے، پی ڈی ڈبلیو پی ہوتا ہے، فیڈرل لیول پہ سی ڈی ڈبلیو پی ہوتا ہے اور وہ ایریا اور Jurisdiction وغیرہ دیکھتے ہیں۔ میری سر، منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ اگر اس چیز پہ بھی، باوجود اس کے کہ ساری چیز ان کے سامنے عیاں ہے، Flood fighting کے پراونشل گورنمنٹ نے علیحدہ سے پیسے دیئے ہیں، اگر وہ پیسے سولہ لاکھ کے قریب یہ یہاں سے Draw کرتے ہیں اور بلڈنگز والے بالکل خاموش ہیں کیونکہ سر، مجھے پتہ ہے کہ بلڈنگز سائڈ پر بھی انہوں نے اس طریقے سے کام کئے ہیں۔ میری سر، ان سے پرزور درخواست ہے، اپیل ہے کہ مہربانی کرکے اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: یہ 'موٹرلانچز کی شفٹنگ' کا جو مسئلہ ہے، یہ میرا خیال ہے کہ 0.078، شاید 78 ہزار روپے یا Something اس کے اوپر لگے ہیں، اور یہ 2008 کی جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ تھی، انہوں نے خرچ کئے ہیں، بہرحال مجھے اعتراض نہیں ہے اسمبلی کو سچن جاتا ہے لیکن ساتھ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ پھر آپ لوگ کوئی ایسا ورک پلان بنائیں کہ ایم اینڈ آر فنڈ کی Optimal utilization کیسے ہو سکتی ہے؟-----

(تالیاں)

Mr. Speaker: Yes, exactly.

وزیر قانون: یہ نہ ہو کہ پھر وہاں پر جاکر یہ ہو کہ ایم اینڈ آر میں میرے کام ہوں اور اس قسم کے مطلب ہے وہ نہ ہوں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Question is referred to the concerned Committee. Wajih-uz-Zaman Khan.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: مہربانی سر، بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Welcome, thank you. Wajihi-uz-Zaman Khan.

مفتی کفایت اللہ: سر! اس پر میرا سپلیمنٹری کوسچن ہے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 50۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

Mufti Kifayatullah: fifty.

جناب سپیکر: جی۔

* 50 _ جناب وجیہہ الزمان خان (سوال مفتی کفایت اللہ نے پیش کیا): کیا وزیر آبنوشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع مانسہرہ میں ایسے ٹیوب ویلز نصب ہیں جن سے پانی مہیا نہیں ہو رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع مانسہرہ میں کتنے اور کون کونسے ٹیوب ویلز ہیں جن سے ابھی تک پانی مہیا نہیں کیا جارہا ہے، نیز حکومت نے مذکورہ ٹیوب ویلز کو قابل عمل بنانے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع مانسہرہ میں مندرجہ ذیل ٹیوب ویلز سے کم وولٹیج، فنڈز اور آپریشنل سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے پانی عوام کو مہیا نہیں ہورہا ہے۔ کم وولٹیج کیلئے سٹیبلائزر کی ضرورت ہے جس کیلئے فنڈز کا ہونا ضروری ہے:

نمبر شمار	سکیم کا نام	مدت تکمیل	ضرورت فنڈ
01	واٹر سپلائی سکیم گلی باغ(VDO)	06/2006	280000
02	واٹر سپلائی سکیم اچھریاں	06/2010	140000

آپریشنل سٹاف کی پوسٹوں کیلئے سیکرٹری پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے بذریعہ مراسلہ نمبر Acctt/PHE/1-18/10-11/Mansehra مورخہ 06-01-2011 محکمہ فنانس سے رجوع کیا ہے جبکہ فنڈز کی فراہمی کیلئے ایگزیکٹیو انجینئر پبلک انجینئرنگ مانسہرہ نے بذریعہ مراسلہ نمبر AC-5/01 مورخہ 13-08-2011 ضلعی حکومت سے درخواست کی ہے جو کہ اب تک زیر غور ہے۔ فنڈز اور مطلوبہ سٹاف کے مہیا ہونے پر ان سکیموں کو چالو کر دیا جائے گا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی کفایت اللہ: جی ہاں۔ ان سے پوچھا گیا تھا کہ ضلع مانسہرہ میں کتنے ٹیوب ویلز ہیں جو ابھی تک چالو نہیں ہوئے ہیں؟ تو انہوں نے دو بتائے ہیں، ایک گلی باغ اور ایک اچھریاں، تو یہ گلی باغ میرے گاؤں کے بالکل قریب ہے اور انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ اس کو 2 لاکھ 80 ہزار روپے چاہئیں۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ 2 لاکھ 80 ہزار روپے کی وجہ سے تو اتنی بڑی سکیم کو خراب نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: اگر وزیر موصوف بتادیں کہ یہ کب تک ٹھیک کر لیں گے؟ تو ذرا مہربانی ہوگی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب، قلندر خان لودھی صاحب۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ ایک بڑا ہی Important Question انہوں نے دیا ہے اور یہ ہزارہ ڈویژن سے تعلق رکھتا ہے اور خاصکر ایبٹ آباد ڈسٹرکٹ سے۔ یہاں ERRA اور PERRA کے

ہم نے بہت سارے Drinking water کے ٹیوب ویلز جو کہ ان کی Reconstruction ہوئی ہے اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جواب نہیں دے سکیں گے، نیا کوئسچن ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی: نہیں سر، اس پر یہ ہے کہ آگے یہ آگیا ہے اور میں نے اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسی مانسہرہ میں جواب پوچھیں تو شاید ان کے پاس Feeding ہو۔

حاجی قلندر خان لودھی: جی مانسہرہ، میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ جو کروڑوں کی سکیمیں خراب ہو گئی ہیں صرف اس وجہ سے کہ ان پر Valve man نہیں ہے، پمپ آپریٹر نہیں ہے، چوکیدار نہیں ہے تو مہربانی کر کے کہ حکومت انہیں وہ کرے کیونکہ وہ کروڑوں روپے کے نہیں بلکہ اربوں کے پراجیکٹس ہیں اور وہ سارے گاؤں میں Abandon پڑے ہوئے ہیں اور ان میں کوئی کام نہیں ہو رہا ہے تو معمولی سے دو دو، تین تین۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ یو خو زما استدعا ده چه د وجیهه الزمان دا رسم الخط چه دے نو د دے تصحیح ضروری ده جی۔ جناب سپیکر صاحب، دا دوئ چه کوم سوال کړے دے، زما په دیکښے سپلیمنټری سوال دا دے چونکه داسے مسئله تقریباً په هر ځائے کښے شته دے، زمونږ په مردان کښے هم دغه شان سکیمونه دی چه هغه د VDOs د لاندے دی۔ مخکښے په اسمبلئ کښے په دے باندے متفقه قراردادونه هم راغلی وو او بیا په هغے باندے کمیټی هم تشکیل شوے وه او ستاسو هدایات هم راغلی وو جی لیکن اوسه پورے هغه سکیمونه چالو نه شو نو مونږ ته لږ غوندے Fix date اوښائی چه دا به د کله پورے چالو کیږی ځکه چه خلقو ته د څښکلو د اوبو ډیر تکلیف دے۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Law, please.

وزیر قانون: داسے ده جی چه دوئ فی الحال د دوه سکیمونو خبره اوکړه ځکه چه انفارمیشن د دغے دوؤ دی زما سره خو بهرحال چیف منسټر صاحب ته د ډیپارټمنټ یو سمری تلے وه بلکه د دے هاؤس یو پر زور سفارش وو چه یره دا VDO Schemes د په ټوله صوبه کښے ډیپارټمنټ Take-up کړی نو هغه ډیپارټمنټ Takeover کړی دی او لږ ټائم به لګی۔ اوس لودهی صاحب چه کوم

سکیمز یادوی، افسران صاحبان ناست دی، هغه به د بریک دوران کښے انشاء اللہ ورسره دغه کړی، دوئ به ئے ورته Identify کړی۔ دغه شان حافظ صاحب هم چه کوم سکیمز یادوی، هغه د ما ته Identify کړی، هغه به ورله ورکړم۔ دا دوه سکیمز انشاء اللہ زهٔ دا ایشورنس ورکومه چه Within one month مونږ کوشش کوؤ چه یره دا فنډز دے ته که خیر وی تیار کړو۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ یہ جو VDOs والے ہیں، اس پر بھی سوچیں کیونکہ بہت پیسہ گورنمنٹ کا لگا ہے، اگر یہ ایسے ہی Idle پڑے رہیں گے تو اور برباد ہو جائیں گے تو افسران بھی بیٹھے ہیں، وہ بھی سب نوٹ کریں کہ پہلے بھی اس پہ بات ہوئی ہے تو منسٹر صاحب اور معزز اراکین کے ساتھ بیٹھ کے یہ VDOs کے مسئلے کے حل کیلئے بھی کوئی اچھی سی Solid تجویز دے دیں۔ ثاقب اللہ خان چمکنی صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مهربانی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: پلیز سوال نمبر؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سوال نمبر 34۔

جناب سپیکر: جی۔

* 34_ Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Will the Minister for Public Health Engineering be pleased to state that:

1. How many new circles have been established since the separation of PHE from C&W Department;
2. What grade officers head a circle;
3. Has the Government purchased new vehicles for the Incharge of these circles;
4. If yes, how many vehicles were purchased;

(i) What was the cost to Government;
(ii) What are the make and model of these vehicles;
(iii) Provide details of all the vehicles and the officer's name who are using these vehicles?

Mr. Amir Haidar khan (Chief Minister) (Replied by Minister for Law): (1) Eight circles have been established.

(2) BPS-19
(3) Yes
(4) Eight vehicles have been purchased.
(i) Approx Rs. 20.05 Million.

(ii) South Africa and Pakistan assembled and model 2010.
(iii) Following are the users of these vehicals:
(1) Muhammad Arif, SE, PHE, D.I.Khan.
(2) Amjad Ali, SE, PHE, Mardan.
(3) Abdul Latif, SE, PHE, Abbottabad.
(4) Rehmatullah, SE, Swat.
(5) Sikandar Khan, SE, PHE, Peshawar.
(6) Muhammad Ibrahim, SE, PHE, Bannu.
(7) Amjad Ali, SE, PHE Malakand.
(8) The vehicle of SE PHE Kohat was required in the HQ and thus an alternate Land Cruiser has been given to Mr. Abdul Wahab Shahid Abbasi, SE, Kohat.

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary ji?

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: سر، دا جواب Complete هم نه دے او ټهیک هم نه دے
جی۔ سر، تاسو اوګورئ په جز نمبر 4 (iii) کښے ما ریکویسټ کړے دے چه
"Provide details of all the vehicles and the officers names, who are using these vehicles" سر، د افسرانو نومونه ئے خو راکړی دی خو د
Vehicles detail ئے نه دے ورکړے او سر، دا مونږ تپوس کړے وو، دوئ وائی
چه د ساؤته افریقه ماډلے هم مونږه اغستی دی۔ سر، جواب ټهیک داسے نه دے
چه په دیکښے چه دوئ د افسرانو نومونه لیکلی دی، په اتم نمبر کښے دوئ
لیکلی دی چه "The vehicle of SE, PHE, Kohat was required in the
Headquarter and thus an alternate Land Cruiser has been given to
Mr. Abdul Wahab Shahid Abbasi, SE, PHE, Kohat" جناب سپیکر
صاحب، وړومبے خو دیکښے دا چه دا څومره ګاډی چه دی، زما سره د ډیلیوری
یو دغه دے جی 'Delievery of vehicles'، دیکښے دا ټولے کرولے ورته
ورکړے شوی دی جی XLI، او سر دلته دوئ لیکی چه زمونږ سره د South
africans هم دی۔ ساؤتھ افریقه کښے خو Corrolla XLI نه جوړیږی، دا
Pakistan assembled دی۔ سر، دا ما سره ډیلیوری لیټر دے، دغه دے۔ سیکنډ
سر، دا اتم نمبر چه دے کنه جی، دوی وائی چه هیډ کوارټر ته پکار وو جی۔ سر،
دا د ټرانسپورټ رولز Violation دے۔ هیډ کوارټر له دا Purchase شوے وو،
فنانس ډیپارټمنټ په دے باندے اعتراض هم کړے وو چه زمونږ سره دومره

Strength نشته دے چه مونږ تاسو ته واخلو خو بیا هم دوئ اووئیل چه مونږ ته په سرکلو کښے پکار دے نو دا څنګه ئے په سرکلو کښے پکار دے ؟ دیکښے جی یو بله خبره دا ده، ډیر Important چه سر، مونږ دا کوئسچن کړے وو په 30-06-2011 باندے ، ایډمټ شوے دے په 01-07-2011 باندے ، ډیپارټمنټ ته دا په 07-07-2011 باندے ملاؤ شوے دے ، په 07-07-2011 باندے دا لیټر دے۔ سر، دا ایس ای لیکی چه کوم دوئ وائی چه هیډکوارټر ته ئے لیکلے دے ، دا لیټر سر تاسو ته ما Provide کړے دے ، سیکرټری صاحب ته هم او تاسو ته هم جی، زۀ به دا لږ اووایمه جی۔ "The whereabouts of the car under question are not known and nobody, neither staff in my office, nor in the Chief Engineer (South) PHED, nor the Secretary, PHED knows any thing about the car" سر، دوئ وائی چه دا هیډکوارټر کښے دے نو دا څنګه په هیډکوارټر کښے دے چه سیکرټری صاحب ته پته نشته چه دا ایس ای لیکی چیف انجینئر ته، دا لیکی سر، "Only you can throw light on the matter and solve the mystery" بیا ورکښے لیکی سر، وروستو دوئ وائی چه هیډ کوارټر ته ضرورت دے ، "As I have already discussed the matter with you quite a number of time, it is emphasized once again that the dilemma facing me is to be resolved sooner than later as I am facing great hardships in the discharge of my duties due to non availability of the designated car" ګاډے شته نه سر، هیډکوارټر جواب کښے لیکی چه هیډکوارټر کښے دے۔ خط و کتابت کښے دا دی، وائی چه South african دے ، South african نشته دے جی، ډیلیوری رپورټ دا دے جی، دا سر په 03-01-2011 باندے دا Delievery of vehicles ده، "Handed over by Shabeer Ahmed Awan, Section Officer, taking over Amjad Shamsher, Executive Engineer" غائب دے ګاډی۔ سر، زمونږ چه لیټرز دی نو هغه ایس ای به ځان خلاصولو نو هغه بیا ټیلی فونونه هم کړی دی، تپوس ئے هم کړے دے۔ ګاډی چرته دے سر؟ او جواب کښے لیکی چه South african دے ، زما ریکویسټ به دا وی چه سر په دیکښے د ډیرے ګوتے مونږ نه وهو جی۔ زما ریکویسټ دا دے چه دا کمیټۍ ته دغه کړئ چه ورکښے دا پته اولګی، که ګاډی وی نو دا د ملاؤ شی جی۔ (قہقہہ)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اودریږه جی، د منسټر صاحب نه واورو نو۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، دا تاسو مهربانی اوکړئ چه دا سوال تاسو کمیټئ ته ریفر کړئ چه هلته د دے پته اولګی او دا که تاسو په دیکښے آرډر اوکړو چه یره ګاډے د حاضر کړی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چه دا ګورنمنټ خو هم واورو کنه جی، اول خو د هغوی Plea۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! که ستاسو اجازت وی نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستاسو سپلیمنټری سوال پکښے څه دے جی؟

مفتی کفایت اللہ: سپلیمنټری سوال دا دے جی چه په دے سوال کښے خو نورے ټیکنیکل غلطیانے ثاقب الله خان اوښائلے خو یو زما نظر کښے راغلے ده چه دا د سیکرټری د لیول جواب وو او جواب مونږ له راکړے دے چیف انجینئر (ساؤتھ) نو که دا پشاور ساؤتھ کښے نه وی نو بیا خو ډیر غټ ظلم دے، دا به په نارتھ کښے وی او بل که په ساؤتھ کښے هم وی نو ما له به سیکرټری جواب راکوی۔ بل دا ګزارش دے جی چه دوئ وائی Eight vehicles have been pruchased او هلته لیکی چه Twenty million، یو ګاډے ئے په پچیس لاکھ باندے واغستو جی او چه یو ګاډے په پچیس لاکھ باندے واغستے شو نو آیا زمونږ دا غریبه صوبه د دے تحمل کولے شی؟ نو په دے د Detailed discussion د پاره به زما یو دا دغه وی چه په دیکښے د اختلاف نه کوی او دا د کمیټی ته اولیږی جی۔

Mr. Speaker: Honourable Law Minister, on behalf of the Chief Minister, please.

وزیر قانون: مهربانی جی۔ مفتی صاحب چه کومه خبره اوکړه د چیف انجینئر، دا به خیر مونږ معلومات اوکړو او پکار خو دا وه چه سیکرټری صاحب جواب رالیږلے وے او دا ستاسو خبره ټهیک ده، دا Possibility کیدے شی چه سیکرټری صاحب په چهټئ وو یا څه پرابلم وو نو د هغے د لاسه خو بهرحال ډیوټی د سیکرټری صاحب ده، انشاء الله سیکرټری صاحب به ئے رالیږی یا Acting چه کوم سیکرټری وی۔ داسے ده جی چه دا ګاډی، ګاډے ماډے هیچرته نه دے غائب

شوے ، ګاډے چه کوم دے In writing دا دے جواب راغلے دے چه ګاډے د ډیپارټمنټ سره شته۔ مسئله د یو ایس ای صاحب ده، نورو ایس ای ګانو صاحبانو ته نوی ګاډی ملاؤ شوی دی، دے یو ته نه دے ملاؤ شوے، Alternatively هغه ته لینډ کروزر ملاؤ شوے دے۔ خبره دا ده جی چه د اسمبلئ ډیر قیمتی وخت وی، مونږ که اوس په دے پسے اولګو چه یره زما یو دوست دے او افسر دے او هغه ته نوے ګاډے ولے نه دے ملاؤ شوے نو زما خیال دے چه د دے وخت او د دے اسمبلئ د ټائم هسے ضیاع ده۔ ګاډے شته، ګاډے هیچرته نه دے تلے جی او هغه محکمه چه کومه ده، د هغے افسران چه څنګه مناسب ګنړی، هغه شان به ئے استعمالوی، Misuse هم نه کیږی، ټهیک روان دے او هیڅ پرابلم نشته په دیکښے او کمیټئ ته د ریفر کولو په حق کښے زۀ نه یمه، په دے باندے که څوک ووټنګ کوی، که څه کوی یا به زۀ اول خواست اوکړم چمکنی ورور ته چه یره دا واپس واخلی او دا کمیټئ ته۔۔۔۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان، پلیز۔</u>

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> سر، زۀ ریکویسټ کومه جی، دا لیټر چه دے جی، دا داسے خبره نه ده چه یو ایس ای به لیکی سیکرټری صاحب ته، چیف انجینئر ته به لیکی او هغه به وائی چه یره دا د ټوقو خبره ده ځکه چه ورته ګاډے نه دے ملاؤ شوے۔ سر، دا ګاډے Purchase شوے د چا د پاره دے؟ دا یو سړی د ذات د پاره کړے دے ، که د یو پوسټ د پاره دے؟ هلته به سبا 'الف' وی، 'ب' به وی، 'ت' به وی، دا خو XYZ به ورکښے دغه هم وی خو سر، دا چه کوم لیټر دے ، دا تاسو ته هم ما درکړے دے سر، ګورئ دیکښے تاسو جواب اوګورئ جی، جواب کښے وائی د ساؤتھ افریقه ګاډی، ډیلیوری رپورټس اوګورئ جی، جواب غلط دے۔ دوئ وائی چه هیډکوارټر کښے پروت دے جی، هیډ کوارټر کښے چه راغلے دے جی، هیډ کوارټر کښے دا ګاډے دے نو دا ګاډے د هیډکوارټر د پاره وو جی؟ ټرانسپورټ رولز شته دے ، هغه څه وائی؟ دریمه خبره سر، زۀ دا ټپوس کومه، لیټر تاسو ته ما درکړے دے کنه جی، دا خو جی ډیر Serious allegations دی چه هغه ایس ای ئے کوی۔ که دا دروغ وی جی چه هغه وائی بار بار چه زۀ په ټیلی

فون باندے کومہ، تاسو تہ او سیکرټری صاحب تہ خبرہ کوم چہ دغہ کیږی۔ زما سټاف تہ پتہ نشتہ او دغہ تہ پتہ نشتہ دے او ډیر بخښنے سرہ چہ ارشد عبداللہ صاحب وائی چہ دا د اسمبلئ د وخت ضیاع دہ جی۔ ګاډے جی د ایس ای، سینیئر افسر دے، داسے څہ جونیئر کلرک نہ دے جی او د هغہ بہ خپل کیریئر هم پہ مائنډ کښے وی کہ نہ بہ وی؟ Any way تاسو دا لیټر اوګورئ سر، دا لیټر ستاسو سرہ هم پروت دے جی، دا ډیلیوری رپورټ دے جی، دا ټول اوګورئ سر، د دے نہ پس هم چہ تاسو دا خبرہ کوئ نو بیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آنربیل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: داسے دہ جی، دا خو زۀ ایشورنس ورکوم دے هاؤس تہ چہ ګاډے چرتہ ورک نہ دے، کہ خدائے مہ کړہ اغواء کړے ئے وو یا ګاډے چا بوتلے وو نو بیا خو د ایس ای صاحب ډیوټی جوړیدہ، پکار دہ چہ دوئ بیا ایف آئی آر کټ کړے وے کہ داسے څہ دومرہ سیریس ایشو وہ خو بهرحال ډیپارټمنټ کښے د یو دفتر پہ ځائے پہ بل دفتر کښے بہ استعمالیږی، دا څہ دومرہ ایشو نہ دہ۔ زۀ دا دوئ تہ خواست کوم چہ مهربانی اوکړئ، دا تاسو مہ دغہ کوئ د کمیټئ د پارہ او۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب، آنربیل بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا څنګہ چہ منسټر صاحب خبرہ اوکړلہ چہ دا ګاډے شتہ، ګاډے ورک نہ دے، زمونږ دا ایم پی اے صاحب چہ دے، د هغوی دا خیال دے چہ دا ګاډے چرتہ ورک شوے دے، چا پټ کړے دے، چا غائب کړے دے یا چا خرڅ کړے دے، هغہ شان خبرہ بہ نہ وی، څنګہ چہ فلور آف دی هاؤس منسټر صاحب اووئیل، زۀ ریکویسټ کوم ثاقب اللہ چمکنی صاحب تہ چہ د سیشن نہ پس بہ کښینو، پہ دے بہ هغہ سیکرټری هم رااوغواړو، د دے د پارہ بہ ایس ای هم رااوغواړو، خبرہ بہ هم اوکړو او انشاء اللہ دوئ بہ Satisfied کړو چہ ګاډے شتہ، ګاډے ورک نہ دے، چرتہ بل ځائے اخوا دیخوا بہ تلے وی نو خیر

دے ، زۀ به ورته خواست اوکړم یا د واپس واخلی، مونږ نه غواړو چه دا مونږ ووټ ته واچوؤ، زما دا ریکویسټ دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر! سینیئر منسټر صاحب خبره کوی، بالکل جی زمونږ مشر دے۔ زما به ریکویسټ دا وی چه بیا ئے پینډنګ اوساتئ جی، دا کوئسچن پینډنګ اوساتئ، وجه دا ده چه زما مقصد دا نه دے جی، دا چه دے کنه جی، زما دا مقصد نه دے جی چه دا به۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ټهیک شوه۔ وروستو بیا کښینئ جی، This is kept pending، تاسو به په بریک کښے بیا کښینئی د دوئ سره څنګه چه بشیر بلور صاحب اووئیل، هغے کښے به Sort out کړئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ټهیک شوه جی، ډیره مهربانی سر۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مخکښے ایجنډا ډیره زیاته ده۔ محترمه زرقا بی بی۔۔۔۔۔

محترمہ زرقا: سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: زما هغه سوال پاتے دے جی، که تاسو اجازت اوکړئ۔

جناب سپیکر: یو منټ جی، هغه مخکښنے سوال؟

مفتی کفایت اللہ: او جی۔

جناب سپیکر: زرقا بی بی! تاسو یو منټ صبر اوکړئ، یو کوئسچن مخکښے هم پاتے شوے دے۔ دا وړومبنے کوئسچن دے د مفتی کفایت الله صاحب، کوئسچن نمبر 50، د لوکل ګورنمنټ چه کوم مونږ پینډنګ کړے وو۔

* 50 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا ایبٹ آباد میں ٹی ایم اے کی ملکیتی زمین موجود ہے جو کہ لیز پر دی گئی ہے؛

(ب) آیا محلہ ڈگی ایبٹ آباد میں البدر مسجد کی زمین بھی لیز پر ہے، جہاں پر تبلیغی جماعت کا ایک بڑا مرکز ہے؛

(ج) آیا مذکورہ مسجد کی لیز 1982-12-01 سے 2081-11-30 تک ہے۔ کسی ممکنہ پریشانی سے محفوظ رہنے کیلئے مسجد کی زمین کو قانون کے مطابق یا قوانین میں رعایت کر کے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا، قواعد وضوابط کی روشنی میں تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، ٹی ایم اے ایبٹ آباد کی ملکیتی اراضی تعدادی 31777 مربع فٹ بہ خسرہ نمبر 657 واقع محلہ ڈگی البدر مسجد کی زمین لیز پر ہے، جہاں پر تبلیغی جماعت کا ایک بڑا مرکز ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ رقبہ تعدادی 31777 مربع فٹ ملکیتی ٹی ایم اے ایبٹ آباد واقع محلہ ڈگی بذریعہ چٹھی نمبر SO(LGII)2-13/80-81 مورخہ 18-04-1981 برائے عرصہ از 01-12-1982 تا 30-11-2081 بعوض مبلغ -/900 روپے سالانہ اجارہ پر دی گئی ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	مسجد دارالعلوم کے زیر تصرف رقبہ 20496 مربع فٹ	سالانہ زر اجارہ	600
2۔	رقبہ زیر تصرف برائے رہائشی کالونی 10281 مربع فٹ	سالانہ زر اجارہ	300
کل رقبہ	30777 مربع فٹ		900

کوئی ایسا قانون یا قواعد وضوابط دستیاب نہیں جس کی رو سے مسجد کو مستثنیٰ قرار دیا جا سکے۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ میں وزیر صاحب سے ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، میں اس میں ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ جو زمین دی ہے البدر مسجد کی، وہاں تبلیغی جماعت کا ایک بہت بڑا مرکز ہے اور ننانوے سال کے بعد یہ لیز ختم ہو جائے گی تو کیا پھر اس مسجد کو اٹھا دیا جائے گا، اگر مسجد کو اٹھایا نہیں جائے گا تو پھر ایک اور لیز دی جائے گی، اس کے بعد ایک اور لیز دی جائے گی تو اس سے بہتر نہیں ہے کہ کوئی ایسا بل لایا جائے، پہلے تو یہ ہے کہ لیز کی زمین پر مسجد نہ بنائی جائے، اسلئے کہ مسجد ایک ایسی حقیقت ہے کہ اس کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا کسی اور وقف میں، مسجد مسجد ہی رہتی ہے اور قیامت تک مسجد رہتی ہے۔ وہاں لیز کی زمین پر مسجد نہ بنائی جائے، ملکیت کی زمین پر مسجد بنائی جائے لیکن اگر ایسا کوئی معاملہ ہے تو اس کیلئے کوئی استثنائی قانون نکالا جائے تا کہ ننانوے سال کا انتظار کئے بغیر اس مسجد کو قانونی ملکیت کا حق ملے۔ میں نے یہ سوال کیا تھا، جواب انہوں نے دیا تھا لیکن مزید تشفی کیلئے پوچھنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Senior Minister for Local Government.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ زهٔ د مفتی صاحب ډیر شکر گزار یم او مفتی صاحب خو ډیر عالم فاضل سړے دے او دوئ دا حکم اوکړو چه دا تاسو اوګورئ، دیکښے مونږ دا لیکلی دی چه دا قانون نه دے، د لوکل ګورنمنټ د زمکے چه دا سے قانون مونږ جوړ کړو چه Permanent ئے چا ته حواله کړو نو بیا به ټول ښار خلق خلقو ته حواله کړی۔ دا چه دے، دا صرف په لیز باندے دے او په لیز باندے هم تاسو اوګورئ چه د کینټونمنټ بورډ چه څومره جائیداد دے، دا ټول په لیز دے نو دا خو نه ده چه سبا دا لیز ختم شی نو خلق به خدا ئے مه کړه، خدائے مه کړه، څوک به دا جمات لرے کړی یا به دا مدرسه لرے کړی، بیا به دا Lease extend شی، بیا به Extend شی نو په دیکښے څه پابندی نشته۔ زه دوئ ته دا تسلی ورکوم چه دا لیز به انشاء اللّٰه ټول عمر دے مدرسے ته وی او د مدرسے او جمات خو مونږه ډیر احترام کوؤ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: زرقا بی بی، محترمہ زرقا بی بی، سوال نمبر؟

محترمہ زرقا: 53۔

جناب سپیکر: جی۔

* 53 _ مشترکہ سوال منجانب محترمہ زرقا اور محترمہ عظمیٰ خان (سوال محترمہ زرقا نے پیش کیا):

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست کہ صوبائی سطح پر لوکل گورنمنٹ کمیشن بنا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو لوکل گورنمنٹ کمیشن کے ممبران کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز کچھ لوگ پچھلے Tenure میں بھی کمیشن کے ممبر ز تھے، ان کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، لوکل گورنمنٹ کمیشن کا قیام ازروئے نوٹیفکیشن بتاریخ 2003-02-08 ہے۔

(ب) لوکل گورنمنٹ کمیشن کے ممبران کے نام / تفصیل درج ذیل ہیں:

- پچھلے Tenure کے ممبران:

1۔ جناب جلال الدین 2۔ جناب منصور طارق

3۔ جناب آصف قادر 4۔ سردار محمد انور

- بعد میں ممبران:

5۔ جناب جلال الدین 6۔ جناب منصور طارق

7۔ جناب نورالقمر 8۔ سردار محمد انور

مزید برآں لوکل گورنمنٹ کمیشن کے ممبران کا دورانیہ (Tenure) چار سال ہے۔ مذکورہ ممبران صاحبان کو بمطابق نوٹیفکیشن بمورخہ 16-06-2011 کو Tenure پورا ہونے پر فارغ کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکښے شته؟

محترمہ زرقا: جی۔

جناب سپیکر: جی بی بی۔

محترمہ زرقا: جی، میرا وزیر صاحب سے یہ کوئسچن ہے کہ اس میں انہوں نے خواتین کی نمائندگی نہیں بتائی جبکہ دوسرے صوبوں میں دیکھیں تو وہاں کمیشن میں خواتین کی نمائندگی ہے اور ایک کوئسچن یہ بھی ہے کہ مجھے بتایا جائے کہ اس میں کم سے کم ممبران کی تعداد کتنی ہونی چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ کتنی ہونی چاہیئے اور تیسرا کوئسچن میرا یہ ہے کہ یہ 16-06-2011 Tenure کو ختم ہو چکا ہے تو اب دوبارہ اس کی تشکیل کب ہوگی؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال ہے۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، انہوں نے لکھا ہے جی کہ مزید برآں لوکل گورنمنٹ کمیشن کے ممبران کا دورانیہ (Tenure) چار سال ہے اور نوٹیفکیشن کے مطابق 16-06-2011 کو فارغ کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس وقت کمیشن وجود میں نہیں ہے اور تین مہینے تو اس کو ہو گئے ہیں تو میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہونگا کہ آپ کی اس کے بارے میں نیت کیا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ خان بی بی! یہ تو آپ کا جوائنٹ کوئسچن ہے، ابھی خالی سپلیمنٹری کریں جی۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، ایک کوئسچن پوچھنا تھا کہ پچھلے Tenure کے انہوں نے جو نام بتائے ہیں اور پھر Next tenure کے، تو یہ تقریباً دونوں Same ہیں، اس میں ایک ہی کو Change کیا ہوا ہے اور سر، یہ

2003 Tenure کو سٹارٹ ہوا تھا اور 2011 میں ختم ہوا ہے تو It means کہ ان کا Seven years کا Tenure چلا ہے جبکہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا Tenure چار سال کا ہوتا ہے تو سر، یہ اتنا Extend کیوں ہوا، ان کا Seven years Tenure کیوں چلا ہے سر؟

<u>محترمہ سعیدہ بتول ناصر</u>: سر! میرا ایک سپلیمنٹری ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بی بی، بتول ناصر صاحبہ۔

<u>محترمہ سعیدہ بتول ناصر</u>: سر، اس میں یہ ہے کہ کمیشن کا فنکشن کیا ہے، وزیر صاحب یہ بتادیں کہ اس کمیشن کا کام کیا ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: یہ تو پہلی دفعہ ہم نے بھی سنا کہ لوکل گورنمنٹ میں بھی کوئی کمیشن ہوتا ہے، Function act ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر، اس میں وزیر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہونگی کہ دوبارہ جب یہ نوٹیفکیشن ہوگا تو اس میں دو تین نام جو ہیں، وہ تو Repeat ہوئے ہیں تو کیا دوبارہ پھر یہی نام آئیں گے اور کیا دوبارہ یہی لوگ اس کمیشن کے ممبران ہونگے؟ ہمیں اس صوبے میں یا اس شہر میں اور کوئی ایسے لوگ نہیں ملیں گے کہ جو اس کمیشن کے ممبرز بننے کے حقدار ہوں؟ یہی نام Repeat ہوتے رہیں گے جب تک کہ یہ گورنمنٹ رہے گی، گورنمنٹ کے بعد بھی اور گورنمنٹ سے پہلے بھی؟ کیونکہ ہم۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اگر آپ ان کی طرح تابعداری کریں گی تو آپ کا نام بھی آجائے گا۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: نہیں، میں تابعداری کرتی نہیں ہوں نا جناب سپیکر صاحب، یہی تو بات ہے، آپ بھی مجھے کسی ایسی کمیٹی میں نہیں ڈالتے ہیں، تو میری سب سے یہی درخواست ہے کہ میں تابعداری نہیں کرتی جی۔۔۔۔۔

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر</u>: جی جناب آنریبل سینیئر منسٹر۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد زمین خان</u>: زما ضنی سوال دے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی زمین صاحب، بس دے کنہ جی، بلا کوئسچنے اوشوے۔

جناب محمد زمین خان: زما گزارش دا دے جی چه دا درے ممبران په دویم ځل په دویم Tenure کښے بیا راغلی دی نو زما گزارش دا دے چه یره د دے د پاره څه قانون شته، څه طریقه کار شته که نشته ځکه چه دا Tenure post دے نو Tenure خو ځلور کاله شو؟ دا قانون پکار ده چه د دے سره لګیدلے وے چه دا مونږ کتلے وے چه یره دا سړے خو Illegally بیا په دویم ځل نه دے اپوائنټ شوے ؟ ځکه چه که دا د قانون خلاف ورزی شوے وی نو دے دوه کاله کښے چه کومه کارروائی دے کمیشن کړے ده نو بیا خو هغه هم ټوله Illegal شوه نو پکار ده چه مونږ ته د دے وضاحت اوشی چه د دے قانون څه دے او یو طریقه، ایکټ چه مونږ د آنریبل۔۔۔۔

Mr. Speaker: The honourable Senior Minister (Local Government), please.

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ډیره شکریه د نګهت اورکزئی صاحبے، د زرقا صاحبے، د زمین خان صاحب، دا ټول ډیر پوهه او له خیره پارلیمنټیرینز دی او ډیر ښۀ پوهه خلق دی۔ دا کمیشن چه وو، د دے ډیوټی دا وه چه چرته دے ناظمین صاحبانو څه غلط کار کولو نو هغه کمیشن به د هغوی انکوائری کوله او د انکوائرئ نه پس به د هغوی خلاف رپورټس تیاریدل نو هغه چیف منسټر ته اختیار وو چه هغوی به هغه لرے کول او بیا به اسمبلئ هغه پاس کول نو یو ناظم به لرے کولے شو او دا کوم کمیشن چه ئے جوړ کړے وو، دا زمونږ زوړ حکومت، د ایم ایم اے حکومت جوړ کړے وو خو مونږ دومره تابعدار خلق یو، ښۀ خلق یو چه زمونږ حکومت راغلو نو هم هغه مو Continue کړو، مونږ هغه ختم نکړو او په دے باندے هیڅ پابندی نشته چه مونږ دا Continue کوؤ نو په مونږ باندے Legally داسے پابندی نه ده چه یو سړے دوه ځله یا درے ځله نه شی کیدے، دا قانون نشته په دیکښے۔ اوس دے وخت کښے مونږ لګیا یو چه مونږ دا نوے دغه راوړو، دا ستاسو په علم کښے ده چه مونږ Bill table کړے دے، هغه په کمیټئ کښے دے، دا ستاسو سیشن چه انشاء الله Prorogue شی نو انشاء الله مونږ د هغے میټنګ کوؤ، اخری میټنګ دے۔ بیا به هغه Bill راوړو دلته، ایکټ کیږی به او انشاء الله زه فلور آف دی هاؤس دا وایم چه مونږ به کوشش کوؤ چه په 2012

کبنے نوے الیکشن اوکړو۔ اوس د هغه ناظمینو خبره نشته چه د هغوی د پاره مونږه کمیشن جوړ کړو چه هغه چیکنګ اوکړی او د هغے تپوس اوکړی، اوس ایډمنسټریټرز دی، هغه د حکومت په کنټرول کبنے دی او حکومت د هغوی انکوائری هم کوی، چیکنګ هم کوی او د هغوی تپوس هم کوؤ نو په دے وجه باندے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، دا صرف د ناظمینو د پاره دے ؟

سینئر وزیر(بلدیات): د ناظمینو د پاره وو، هغه ختم شو نو هغه ناظمین ختم شو۔۔۔۔

جناب سپیکر: بل څه پکبنے نشته، د دے فنکشن۔۔۔۔۔

سینئر وزیر(بلدیات): دا نه ده چه مونږ د چا سره زیاتے کړے دے او مونږ د چا سره هغه کړے دے۔ اوس تقریباً هغه سسټم ټول ختم شو، مخکبنے ناظم وو، اوس ناظم نشته، مخکبنے به د دوئ کونسل وو، اوس هغه کونسل نشته نو په دے وجه دا مونږ نوے Revive کړے نه دے او دا ډبل چه دے، په هغے باندے څه پابندی نشته او مونږ چه دا جوړ کړے دے، دا څه زما ذاتی هغه نه دے، دا مخکبنے حکومت جوړ کړے وو او مونږ د هغے حکومت احتراماً هغه شے اوساتلو باوجود د دے نه چه زما سره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نور سحر صاحبہ، نور سحر صاحبہ۔۔۔۔۔

سینئر وزیر(بلدیات): زما سره څو ځله، رشتیا خبره ده چه څو ځله خلق راغلل چه یره خپل خلق واخله، ما وئیل نه، دا زه نه کوم چه څنګه زمونږه مشرانو یو فیصله کړے ده، زه په هغے باندے ولاړ یمه نو په دے وجه باندے زه دوئ ته دا تسلی ورکوم چه دا غیر قانونی نه دے، په هغے زه دا تسلی ورکوم چه دا نوے بل راځی، انشاءالله هغه به مونږه پاس کوؤ نو نوے الیکشن به کوؤ او دا د هغوی د پاره ضروری وو چه کوم وخت ناظمین وو، اوس ناظمین نشته نو په دے وجه هم د دے ضرورت نشته۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر کام کی چیز ہو تو اس کو باقاعدہ ایک Regular shape دے دیں اور اگر نہیں ہو تو ختم کر دیں تاکہ یہ خواہ مخواہ۔۔۔۔۔

سینئر وزیر(بلدیات): نہیں ہے، نہیں ہے نا، ختم ہے نا، یہی تو ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کیا ہے، کچھ Honorarium وغیرہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں عرض کر رہا ہوں کہ ختم ہے نا۔ دیکھیں، آپ دیکھ لیں تو جواب میں ہی ہے کہ یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تنخواہ منخواہ لیتے ہیں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): جی؟

جناب سپیکر: یہ تنخواہ منخواہ لیتے ہیں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): نہ نہ، تنخواہ منخواہ بالکل، بڑی پوسٹیں تھیں، ان کیلئے گریڈ 20 کی پوسٹیں تھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ساری گریڈ20 کی پوسٹیں ہیں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): جی یہ گریڈ20 کی پوسٹیں تھیں کمیشن کی، یہ تو دیکھیں کہ آپ جب ایک ڈسٹرکٹ ناظم کی انکوائری کرتے ہیں، تحصیل ناظم کی انکوائری کرتے ہیں تو یہ بڑے Respectable لوگ اور اچھے لوگ تھے، جو گریڈ20 کے لوگ تھے تو جب ان کا Tenure ختم ہوا تو ہم نے Automatically ان کا نوٹیفکیشن ختم کر دیا، اسلئے ہم نئے لوگ نہیں لے رہے اور نئے لوگ لینے کی ضرورت اسلئے نہیں ہے کہ ہم اگر ان کو پہلے فارغ کر دیتے تو وہ عدالت چلے جاتے تو اس وجہ سے ہم نے کہا کہ جس وقت ان کا Tenure ختم ہو تو ان کو ہم ختم کر دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی لیکن یہ جو چار سال فضول تنخواہیں دی ہیں، وہ قوم کا پیسہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): تقریباً دو سال، تقریباً دو سال جی، اسلئے وہ بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ پرانا حساب تو چھوڑ دیں، ہمارے وقت کے چار سال ہیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہ نہ، اس میں بھی دو سال ہوئے ہیں کہ ہم نے ایڈمنسٹریٹرز مقرر کئے ہیں، دو سال ہوئے ہیں، ابھی دو سال تک انہوں نے کام کیا ہے مگر ہم نے کہا کہ Litigation میں نہ جائیں، اس وجہ سے ہم نے رکھا۔ میں نے کوشش کی تھی کہ ان کو ہٹا دوں مگر وہ پھر Litigation میں جاتے تھے، سارے اتنے شریف اور اچھے لوگ تھے، اب میں کیا کہوں؟ بہر حال مہربانی۔

جناب سپیکر: ہم ایک کلرک ادھر ادھر کرتے ہیں تو یہ بعض اخبار والے ہماری کتنی وہ کرتے ہیں اور ادھر چار بندے گریڈ 20 میں لے رہے ہیں اور آپ کو پتہ ہی نہیں ہے۔ (تالیاں) نور سحر صاحبہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! یہ اخبار والے کس بات کی خبر دیتے ہے، جب کوئی غلط ہی نہیں ہوا، سب قانونی اور Legally ہے۔

جناب سپیکر: یہ ایک اخبار ہے جو ہمارے پیچھے لگا ہے جو اتنی اتنی ہیڈلائنیں چھاپتا ہے، میں ان کو کہتا ہوں کہ خدا کے بندو، گریڈ 5 کے پیچھے پڑتے ہو۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): گریڈ 5 بھی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اور گریڈ 20 ان کو نظر نہیں آتا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں نہیں، گریڈ 20 میں بھی ٹھیک ہے اگر غلط بات ہو تو ضرور لکھیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، غلط نہیں ہے، بالکل ٹھیک بات ہے۔

جناب سپیکر: جی نور سحر بی بی، نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر 60۔

جناب سپیکر: جی۔

* 60 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے مختلف روٹس کیلئے روٹ پرمٹ ایشو کئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مختلف عدالتوں نے پرمٹ اجراء پر فیصلے صادر کئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) گزشتہ تین سالوں میں کتنے روٹس پرمٹ کن روٹس کیلئے جاری کئے گئے ہیں، کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز پرمٹ کے اجراء کا طریقہ کار بھی بتایا جائے؛

(ii) مختلف عدالتوں کی طرف سے جو فیصلے صادر کئے گئے ہیں، کی تفصیل اور وجوہات فراہم کی جائیں؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) (i) گزشتہ تین سالوں میں حکومت نے صوبہ میں بین الصوبائی روٹوں پر 4156روٹ پرمٹس اور بین الاضلاعی روٹوں پر 14620 روٹ پرمٹس جاری کئے ہیں جبکہ اربن روٹس پر ٹریفک ہجوم اور ماحولیاتی آلودگی کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف چند رکشوں کو جو کہ صدارتی روزگار سکیم کے تحت دیئے گئے ہیں، کو پرمٹس ایک مخصوص تعداد میں جاری کئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ کوئی نیا روٹ پرمٹ جاری نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ پہلے سے جن گاڑیوں کو مخصوص تعداد میں روٹ پرمٹس جاری شدہ ہیں، صرف ان گاڑیوں کے روٹ پرمٹوں کو نئے/اونچے ماڈل گاڑیوں پر منتقل کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک نئے روٹ پرمٹس کے اجراء کا تعلق ہے تو صوبے میں مختلف روٹوں پر مختلف قسم کی گاڑیوں مثلاً بس، ٹرک، ویگن/فلائنگ کوچ، سوزوکی پک اپ وغیرہ کو عوام کی سہولت وضرورت کے مطابق اور ان کے مطالبے پر حکومت کی وضع کردہ پالیسی و مروجہ قوانین کے تحت قواعد و ضوابط پورا کرنے اور حکومت کی مقرر کردہ سرکاری فیس سرکاری خزانے میں جمع کرانے پر حکومت کے منظور شدہ روٹوں پر روٹس پرمٹ جاری کئے جاتے ہیں۔ خیبر پختونخوا میں روٹ پرمٹوں کے اجراء کا طریقہ کار نہایت آسان ہے۔ صوبے میں کسی بھی جگہ کسی بھی ٹرانسپورٹر کو روٹ پرمٹ روٹس کے تعین اور طے شدہ تعداد کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔

(ii) روٹ پرمٹوں کے اجراء کا طریقہ کار حکومت کے مروجہ قانون کے تحت سب کیلئے یکساں ہے اور گزشتہ تین سالوں میں ایسا کوئی واقعہ سامنے نہیں آیا ہے کہ حکومت نے کسی ٹرانسپورٹر کو بغیر وجہ بتائے روٹ پرمٹ جاری نہ کیا ہو اور اس نے ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے خلاف عدالت سے رجوع کیا ہو۔ مزید برآں ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز کیلئے حاکم مجاز برائے سماعت اپیل پراونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی ہے اور اسی طرح پراونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے کسی بھی فیصلے کے خلاف اپیل سننے کا حق بورڈ آف ریونیو کے پاس ہے اور زیادہ تر مسائل ان دو فورمز کی حد تک حل ہو جاتے ہیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?
Ms. Noor Sahar: Yes Sir.

جناب سپیکر: بی بی! لیڈرز، سمال کوئسچنز۔

محترمہ نور سحر: سر، اس میں ذرا نیچے آپ دیکھ لیں تو میں نے ان سے پوچھا ہے کہ تین سال کی ہمیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے جبکہ انہوں نے کوئی تفصیل نہیں دی بلکہ ایک صفحے پر انہوں نے صرف فگرز مجھے بتائے ہیں، یہاں پر نہ روٹ وائز تفصیل ہے اور نہ ڈسٹرکٹ وائز تو اس سے مجھے کیا پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے کتنے پرمٹس جاری کئے اور کس روٹ پہ جاری کئے کیونکہ انہوں نے تفصیل فراہم نہیں کی ہے؟

جناب سپیکر: جی آنریبل میاں صاحب! روٹ والے، ٹرانسپورٹ والے منسٹر صاحب، میاں افتخار صاحب، یا کون دے گا جواب، تیار نہیں ہے ؟

محترمہ نور سحر: سر! اس کو پینڈنگ کر لیں۔

جناب سپیکر: اس کو پینڈنگ کر لیں پینڈنگ۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سر، سوال کے حوالے سے میری ایک ریکویسٹ ہے۔

جناب سپیکر: کر سکتے ہیں، اس کا جواب دے سکتے ہیں ؟

سینئیر وزیر (بلدیات): نہیں سر، میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ جو میرا کوئسچن تھا مفتی صاحب والا، وہ بھی 50 نمبر ہے اور وجیہہ الزمان والا بھی 50 نمبر ہے، میرے خیال میں یہ کچھ غلط ہو گیا ہے ان سوالوں کے حساب میں، کیونکہ وجیہہ الزمان خان کا جو کوئسچن تھا، وہ بھی 50 ہے اور یہ جو مفتی کفایت اللہ صاحب کا تھا، وہ بھی 50 نمبر ہے۔

جناب سپیکر: نہیں وہ 50 ہے، یہ 60 ہے، وہ 50 ہے، یہ 60 ہے۔

سینئیر وزیر (بلدیات): نہ وجیہہ الزمان والا 50 ہے اور آپ لسٹ دیکھیں تو وجیہہ الزماں کا۔۔۔۔

جناب سپیکر: نور سحر صاحبہ کا 60 ہے۔

سینئیر وزیر (بلدیات): نہ ان کا نہیں، میں وجیہہ الزمان کا کہہ رہا ہوں، وجیہہ الزمان صاحب کا کوئسچن گزر گیا ہے، وبھی 50 ہے اور یہ بھی 50 ہے۔

جناب سپیکر: Recheck، چیک کرتے ہیں جی۔ نور سحر بی بی، دا خو پینډنګ شو۔ ملک قاسم خان صاحب، پینډنګ۔ جی ملک قاسم خان صاحب، ایریګیشن منسټر هم نشته، جواب شته۔

ملک قاسم خان خٹک: میاں صاحب راغلو جی۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب! نور سحر بی بی سوال کړے دے، هغه خو تاسو نه دے اوریدلے۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): خیر دے جی، زه هم دا سے جواب ورکوم۔

جناب سپیکر: ستاسو بیا څه دے، سپلیمنټری سوال څه دے جی؟ نور سحر بی بی کا مائیک آن کریں۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر، میں نے اپنے سوال میں روٹ وائز تفصیل مانگی تھی جبکہ جواب میں کوئی تفصیل نہیں ہے۔

مفتی کفایت اللہ: دا هغه سوال دے میاں صاحب والا جی او په دیکښے زما سپلیمنټری دے جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو له ئے هم خوند درکړو۔ جی مفتی صاحب! میاں صاحب جواب خوږ ورکوی ځکه تاسو له هم۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: دوئ جی په خپل جواب کښے وئیلی دی چه آر ټی اے ده، د هغے د پاسه پی ټی اے ده، بیا بورډ آف ریونیو دے، دا اپیلیټ بنچز دی، عدالت دے او هلته نور سحر بی بی تپوس کوی چه څومره مقدمات دی نو نه بالائی عدالتونو کښے مقدمات دوئ ښائی، نه زیر سماعت ښائی، نه زیر التواء ښائی او نه دا ښائی چه څومره مقدمات نمٹائے گئے؟ نو جواب بالکل مبهم دے، که میاں صاحب د خپل ځان بے عزتی نه گنړی نو دا د کمیټئ له ورکړی۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب!

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: دا د پرمټو دا خبره ډیره نازکه وی او که کمیټئ ته مو ورکړو نو د ډیرو خلقو کار به پرے روان شی۔ زه بخښنه غواړم، مفتی کفایت صاحب زما ورور دے، دا جواب خو چه کوم دے نو دلته زما په خیال چه نور سحر بی بی مطمئن وے نو هغه به مناسب وه، که ضمنی سوال ئے کړے وی، ما اوریدلے نه دے چه دوئ څه وئیلی دی خو د پرمټو په حواله جناب سپیکر، په دیکښے شک نشته چه پرمټ داسے یو شے دے چه ما ډیر کوشش کړے دے چه دا په ایمانداری باندے ایشو شی او تقریباً زما د ډیپارټمنټ وخت هم ډیر کم شوے دے او دا ټوله اسمبلی، که څوک اوه اوه کوی که هر څه کوی، دا د ځان سره نوټ کړئ چه زه کومه خبره کوم، دا د ریکارډ خبره کوم او په دے باندے کوم چه باقاعده د پرمټو بازار لگیدلے وو، که د رکشو وو، ورسره د بسونو وو، که د ټرکونو وو او چه

مے بند کړے دے نو هغے له ئے بله لار کتلے ده، هغه هم زه وایمه ځکه چه دا خبرے داسے د کولو پکار دی چه سړے ئے اوکړی۔ زه راغلم نو جناب سپیکر صاحب، درے څلور ځله ما انسٹرکشنز ورکړل خو بندیدل نه، دیکښے دوه مخیزے، په دے مالک کښے هم غلا وی، پرمٹ ورکولو والا کښے هم غلا وی، دا خبره ځکه نه بندیږی او بیا چه پرمٹ څوک نوے کوی یا غواړی نو پخپله راځی هم نه، د دے خپل ایجنټان دی، هغوی ته کار حواله کړی او هغه د مینځ ایجنټ خپل کار کوی او هغه ایجنټان مے په خپل دفتر بند کړی وو، مالکانو ته مے انسٹرکشنز ورکړی وو چه پخپله نه راځئ نو تاسو ته به پرمٹ نه ایشو کیږی، د هغے باوجود چه کوم دے هغه اودریدو نه نو ما پرے Ban اولګولو خو جناب سپیکر صاحب، Ban د مسئلے حل نه دے ځکه چه ګاډی راځی، پرمٹ ورکول غواړی۔ پرون نه هغه بله ورځ هم زمونږ د لیاقت شباب ورور سره خبره شوے ده چه دوئ رجسٹریشن اوکړی، دوئ وائی د ریونیو جنریشن د پاره مطلب دا دے چه مونږ خامخا رجسٹریشن کوؤ او چه رجسٹریشن اوشی نو دوئ ته اجازت ملاؤ شو، پرمٹ چه ورسره نه وی نو پولیس ئے نیسی او جرمانه ئے کړی۔ اوس زما د پاره بیا عجیبه خبره او پوزیشن دا وی چه دغه ګاډے، رکشه یا بل څه چه د دۀ سره رجسٹریشن شته او زه ورله پرمٹ نه ورکوم نو یو فائده دا ده چه په دے پیښور کښے کوم رش دے، په دیکښے به کمے وی ځکه چه پرمټ د چا سره نه وی نو هغه د یرے نه په خواؤ شا کښے ګرځی، لکه په غلا ګرځی او چه پرمٹ ورله ورکړے نو دا چه کوم رش دے او دے خلقو ته تکلیف دے نو دا به د هغے نه هم سیوا شی، لهذا جناب سپیکر صاحب، که داسے ما سره څوک مدد کولے شی چه یو داسے میکنزم وی چه سو فیصد ټرانسپرنسی پکښے وی، لکه د بینک نه سړے یو شے اخلی، بس نیغ په نیغه اخلی، که داسے په دے هاؤس کښے د چا سره د جادو یو طریقه کاروی۔۔۔۔

__جناب سپیکر:__ د دے سټینډنګ کمیټی شته کنه؟

__وزیر اطلاعات:__ سټینډنګ کمیټی د جوړه کړی، که زما داسے ایکسپرټس ملګری وی چه د هغوی سره خپله څه تجاویز وی خو زه په ایماندارئ دا خبره کوم چه زۀ هغه Accept کوم چه چا هم ما ته داسے تجویز راکړو چه داسے بس One door

خبره وی چه سړے راځی، پرمټ د هغه حق دے نو پیسے پرے ولے ورکوی او اخر د کومے؟ بیا دا پیسے چه ترے اخلی جناب سپیکر صاحب، ما پکښے دوه درے بدل کړل، دوه درے. اوس ئے په کهاته نه پوهیږم، دا خبره اوږدیږی خو د نورسحر بی بی چه کوم خدشات دی، د هغے خدشاتو تحت ما پخپله اوس په دے باندے بیخی Ban لګولے دے او د Ban دوران کښے هم لږ ډیر حرکت شوے دے نو زهٔ په دے هاؤس کښے دا خبره کوم چه ما کوم Ban لګولے دے، د دے Ban په دوران کښے چه زما په ډیپارټمنټ کښے هر چا په غلا باندے داسے کار کړے وی، زهٔ چونکه د هاؤس سره Commitment کوم، که هر څوک وی، بیا به ما ته سفارش ته نه راځی، د هغوی سره به حساب کتاب برابروؤم ځکه چه بے پیسو ئے نه دے کړے، په پیسو ئے کړے دے او د دے حساب به ورسره چه کوم دے د اسمبلئ په فلور وایم چه دا به زهٔ کوم.

جناب سپیکر: یہ میاں صاحب نے پورے ہاؤس کو وہ دعوت دی ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی جو اس کیلئے Concerned ہے، اس کا اجلاس جلدی بلایا جائے گا، ہاؤس میں سے جو بھی دوست اس کے متعلق کوئی اچھی میکنزم، کوئی ٹرانسپرنٹ طریقہ جن کے ذہن میں ہو تو وہ سیکرٹریٹ میں نام درج کرائیں تاکہ اس کیلئے کوئی اچھا نظام بن سکے۔ (شور) اس کیلئے تو ٹائم دے دیں ناجی، اگلے ہفتے-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: بینک کے Through، کوئی بھی بینک ہو، ادھر بندہ جائے اور پرمٹ، جو فیس ہے وہ مقرر کریں، بینک میں جائے اور بینک سے اپنا پرمٹ لے لے۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی اس پر ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی۔ یہ سٹینڈنگ کمیٹی اس کیلئے میں نے بلالی، Next week میں سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں آپ منور خان صاحب! اس میں آ جائیں، بینک کا Procedure اور طریقہ ان کو سمجھادیں یا کوئی اور تجویز ہو تو وہ ان کو سمجھادیں۔ جی ملک قاسم خان خٹک صاحب، سوال نمبر جی؟

Malik Qasim Khan Khattak: Question No. 87.

جناب سپیکر: څه بل سوال پکښے شته؟

ملک قاسم خان خٹک: شکریه جناب. دوئ وائی چه "آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک حلقہ پی کے 41 میں محکمہ نے الیکٹریشن، آپریٹر، چوکیدار، وال مین اور میٹ کی آسامیوں پر بھرتیاں کی ہیں اور مذکورہ بھرتی کیلئے قومی اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا؟" دوئ وائی چه جی ہاں، مختلف سکیموں کیلئے پمپ آپریٹر،

وال مین، چوکیدار اور میٹ کی آسامیوں کیلئے قومی اخبارات میں اشتہار دیا گیا تھا، بعض افراد کی تقرری دفتر روزگار کے توسط سے قانون کے مطابق کی گئی ہے۔ جناب والا، الیکٹریشن سات نمبر سکیل دے، زۀ منسٹر صاحب ته ریکویسٹ کوم چه په دیکښے د یو اشتهار خو ثابت کړی چه کوم دے، دا سوال بالکل نامکمل دے، جواب ئے هم نامکمل دے ځکه چه په دیکښے چه د الیکٹریشن کوم پوسټ دے، دا نه ایډورټائز شوے دے، نه انټرویو شوے ده، دغسے ئے په پیسو بهرتی کړے ده، د هغے نه بعد چه نور کوم کسان بهرتی شوی دی، دا بالکل په دیکښے کرپشن دے، آنریبل چیف منسټر صاحب په دیکښے د انکوائری آرډر کړے دے او ایس ای ئے ډیزائن ته رابدل کړو او زۀ صاحب ته ریکویسټ کوم او بل طرف ته جی دا وائی چه "مذکورہ اسامیوں کی سکیم وائز میرٹ لسٹ پر سلیکشن کمیٹی کے دستخط موجود ہیں، سلیکشن کمیٹی کے دستخط رائج دفتری طریقہ کار کے مطابق اجتماعی لسٹ پر موجود ہیں" جی دا د ډیپارټمنټل سلیکشن کمیټۍ ټوټل لسټ دے، په دیکښے میرټ لسټ نشته، د یو یو سکیم د پاره لس لس کسان چه دی، نو مونږ دا ریکویسټ کوؤ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: پوهه شوم۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: شکریه جی۔ سپیکر صاحب، دا خو چیف انجینئر ساؤتھ پخپله سلطانی ګواه جوړ شوے دے د خپل ځان خلاف او دے ځان یا به ډیر زور آور سړے وی نو دے وائی چه "سلیکشن کمیٹی کے دستخط رائج دفتری طریقہ کے مطابق اجتماعی لسٹ میں موجود ہیں" جناب سپیکر صاحب! توجه غواړم، د اجتماعی لسټ څه معنیٰ ده؟ دا دوه دوه کسان جمع کیږی، دوئ ئے اپوائنټ کوی، هغه خو انفرادی لسټ شو، نو چونکه په هغے باندے د سلیکشن کمیټۍ دستخطے نه وے، دوئ بیا یو بوګس طریقے سره ټول یو ځائے کړی دی او د هغے لاندے ئے دستخطے کړی دی او تاسو اوګورئ جی چه کومه کمیټی ده، هغه وائی چه 27 کسان ئے جمع کړی دی او بیا ئے د هغوی Sign کړے دے او د یو Sign لاندے ئے تاریخ نه دے اچولے،

بیا وائی چه اشتهار هم ما ورکړے دے او د اشتهار کاپی پکښے شته نه نو زهٔ خو نه پوهیږم چه دا بحث د کلاس فور دے ، د دوئ به خپل ملګری وی، د اے این پی، دوئ به خپل کسان پکښے لګوی، خامخا د لګوی، دوئ له اختیار دے ، خدائے ورله حکومت ورکړے دے لیکن دومره د کوی، لږ غوندے اشتهار د جوړوی، لږ هغه مالګه، څه د مالګے انتظام د پکښے کوی کنه جی؟

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جواب به واوری جی کنه، د ګورنمنټ نه واوریٔ جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہت لمبا ہو رہا ہے یہ سوال، بس مختصر سوال۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: مختصر سوال ہے جی۔ جناب سپیکر صاحب، حکومت نے بڑی مہربانی کی کہ جو VDOs سکیمیں تھیں، انہوں نے VDOs سکیمیں ختم کرکے پبلک ہیلتھ کے حوالے کیں لیکن ابھی تک ان کے اوپرآپریٹرز۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ جواب نہیں دے سکیں گے، یہ ضلع کرک ہے، Only ضلع کرک کے متعلق پوچھیں، Only ضلع کرک، وہ اس قابل نہیں ہوگا، کوئی میٹریل ان کے پاس نہیں ہے۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): داسے ده جی چه تر څو پورے د دے بهرتو تعلق دے ، دا زیات تر کلاس فور دی، دے ډیپارټمنټ دا جواب ورکړے دے چه یره د بعضے اسامیو د پاره اشتهارات اخبارکښے ورکړی شوی وو او بعضے د نور طریقه کار سره چه کوم رائج الوقت طریقه کار دے ، هغه دا طریقه کار دے جی چه د بے روزګار د دفتر نه سرټیفیکیټ راوړی، دغه یو د دے Criteria ده او باقی چه فزیکل فټنس وغیره وی نو د دوئ د ګورنمنټ خپل یو دغه وی، د هغه ځائے د ډیپارټمنټ یو سلیکشن کمیټی وی او دا ټول Codal formalities چه پوره شوی دی، که Codal formalities نه وی پوره نو بیا اے جی آفس د هغوی تنخواګانے نه ریلیز کوی نو د ډیپارټمنټ چه د کلاس فور د پاره څه طریقه کار دے ، هغه تاسو ته هم معلوم دے او مونږ ته هم معلوم دے او دغه د یو ایم پی اے

سره یا مطلب دا دے چه Normally د گورنمنټ ایم پی اے سره یو دغه وی نو چه کله د دوئ گورنمنټ وو نو هم دغه طریقه وه او چه دا گورنمنټ دے نو هم دا طریقه ده نو زما په خیال په دے اعتراض نه دے پکار۔ مهربانی۔

ملک قاسم خان خټک: سپیکر صاحب! د دوئ دا ټول پوسټونه، د سروس رولز خلاف بهرتی شوے ده او په دے ټولو باندے ئے پیسے اغستی دی۔ آنریبل چیف منسټر صاحب په دے د انکوائرئ آرډر کړے دے، زهٔ ارشد عبدالله صاحب ته ریکویسټ کوم چه چیف منسټر صاحب ډیر شفاف سړے دے، د هغوی د خاطره د دا شے دغه کړی چه بالکل دا In spirit شی۔ میاں صاحب پخپله دا ریکویسټ ورته کړے وو چه تاسو دا په دفتر بے روزګار اوکړئ۔ د دوئ دا افسر چه کوم دے، Already ډیزائن ته On complaint د هغه آرډر شوے دے، دا کمیټئ ته ریفر کړئ جی۔ زهٔ ریکویسټ کوم ټول د اقتدار بنچونو ته چه دا د وزیر اعلیٰ صاحب بے عزتی شوے ده، هغوی په دے ایکشن اغستے دے۔ دا که د اے این پی خلق نه دی بهرتی، 100% په دیکښے پیسے اغستے شوی دی نو زهٔ دا ریکویسټ کوم چه 'دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی' پته به اولګی جی او جناب والا، د بانډه داؤد شاه سړے ئے زما په حلقه کښے بهرتی کړے دے، د پی ایف 40 سړے، د بل ځائے نه ئے راوستے دے۔ دا میاں صاحب ته پته ده چه الیکټریشن د ایډورټائزمنټ پوسټ دے، دا خو د بے روزګار په دغه باندے نه کیږی، الیکټریشن سات نمبر سکیل دے، هغه به خامخا ایډورټائز کوی خو جناب والا، نه دے ایډورټائز شوے، غټ ظلم شوے دے۔ زهٔ ریکویسټ کوم ارشد عبدالله ته چه د وزیر اعلیٰ صاحب لحاظ اوساتئ چه هغوی Already په دے انکوائری مقرر کړے ده، دا د هغوی بے عزتی کیږی۔

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانه جات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب۔

وزیر جیلخانه جات: شکریه جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ملک قاسم چه کوم سوال کړے دے، په دیکښے غالباً د خوشدل خان صاحب توجه زهٔ غواړمه۔ خوشدل خان د پریویلج کمیټئ ممبر هم دے، د هغوی توجه زهٔ غواړمه۔ دلته دا وائی چه

ایډورټائزمنټ نه دے شوے او Already د دۀ په حلقه کښے په هیلتھ کښے پوسټونه شوی دی، هیلتھ ډیپارټمنټ کښے 70 پوسټونه وو، په هغے باندے ما په دے اسمبلئ کښے پریویلج راوړے وو او هغه پریویلج کمیټئ ته هم لاړ دے او هلته دوئ وائی چه دا ټهیک شوی دی نو مطلب دا دے چه قانون یو پکار دے چه په هیلتھ ډیپارټمنټ کښے د دۀ په Recommendation اوشولو، هغه خو ټهیک وی او دلته د پبلک هیلتھ هغه ټهیک نه دی؟ زما د دے ایوان نه دا سوال دے چه زۀ ارشد عبدالله ته دا سوال کوم چه د دے نه مخکښے 70 پوسټونه په کرک کښے د ملک قاسم په حلقه کښے اپوائنټ شوی دی، 70 posts، هغه هم شوی دی، پکار دا ده چه بیا د هغے هم انکوائری اوشی، د دے هم انکوائری اوشی او د هیلتھ هم اوشی، ولے چه جناب سپیکر، (مداخلت) یو منټ، ارشد عبدالله! ما ته دغه راکړه، په دے چه دا پریویلج زما او د ملک قاسم په یو ځائے باندے وو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یو پروسیجر دے، یو طریقه ده۔۔۔۔۔

وزیر جیلخانہ جات: نه یو منټ۔

جناب سپیکر: تۀ لړ کښینه کنه؟

وزیر جیلخانہ جات: یو منټ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا چیئر ته نه چلوے، دا زۀ چلوؤمه۔۔۔۔۔

وزیر جیلخانہ جات: دا پریویلج سر، یو منټ سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! د هاؤس د چلولو یو طریقه ده، تاسو د کیبنټ حصه یئ او۔۔۔۔۔

وزیر جیلخانہ جات: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: زما واوره کنه اول، زما واوره نو بیا خبره کوه۔ میاں صاحب! یو منسټر خپل کیبنټ کښے سوال کولے شی، دلته په هاؤس کښے تاسو د پاره، تۀ به د حکومت نه جواب ورکوے، (تالیاں) تاسو به جواب ورکوئ،

(شور) د گورنمنټ د طرف نه به تاسو جواب ورکوئ، تاسو خو د لا ء منسټر نه سوال کوئ۔

وزیرقانون: میاں صاحب خیر دے پوهه نه شو۔

جناب سپیکر: سارے آنریبل منسٹرز سن لیں کہ کوئی بھی ادھر، منسٹر صاحبان کوئی سوال نہیں پوچھیں گے، وہ جو کچھ پوچھیں گے تو اپنی کیبنٹ میں کریں۔

(تالیاں)

وزیر جیلخانہ جات: نه جی۔ سر، زهٔ۔۔۔۔

(تالیاں)

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: نور سحر بی بی، سوال نمبر۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بنه، دا پینډنګ، This is kept pending۔ جی نور سحر بی بی۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: تاسو څه وایئ، بشیر بلور صاحب! تاسو څه وایئ؟

سینئر وزیر (بلدیات): ما خبره هم دا کوله، دا څنګه چه تاسو اوفرمائیل، خبره هم دا ده چه کیبنټ منسټر همیشه کله هم خپل کوئسچن نه راوړی، پکار ده چه هغه د اپوزیشن یا د ایم پی اے د حکومت د طرف نه څه کوئسچن وی، د هغے جواب حق دے چه هغوی ورکړی، ولے چه Collective responsibility چه ده، هغه د کیبنټ ده نو میاں صاحب چه خبره اوکړه، د هغه سره به مونږ خبره اوکړو چه د هغوی څه پرابلمز وی، مونږ به ئے حل کړو او څنګه چه هغوی خبره اوکړه نو بیا زمونږ منسټر صاحب اووئیل چه د دے سی ایم صاحب، پخپله هغوی وائی چه انکوائری مقرر ده، انکوائری رپورټ به راشی چه چا زیاتے کړے وی، د هغه خلاف به ایکشن هم واغستے شی خو میاں صاحب ته زهٔ ریکویسټ کوم چه تاسو به مهربانی کوئ، خبره به نه کوئ، دا قانون نه دے او دا خبره نه ده۔ سپیکر صاحب، Permission نه شی ورکولے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میاں صاحب! دا یواځے ستاسو د پاره نه دے ، دا د ټولو د پاره دے چه د یوے طریقے او د یو Rule لاندے به ئے چلوؤ جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!اس میں بہت سی مشکلات ہوتی ہیں، مثال کے طور پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، وہ تو ہوتی ہیں۔ نور سحر بی بی سوال نمبر 88، لږ ئے مختصر کړه جی۔

* 88 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ گلیات میں پلاٹس اور کیبن لیز پر دینے کے علاوہ الاٹ بھی کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ تین سالوں میں کتنے پلاٹس اور کیبن کن کن لوگوں کو الاٹ کیے گئے۔ پلاٹ کی قیمت، سائز کی تفصیل ایئر وائز، نیز لیز پر جو پلاٹس اور کیبن دیئے گئے، ان کے ایگریمنٹ کی خلاف ورزی کرنے والوں کی تفصیل اور جو کیس عدالتوں میں زیر التواء ہیں، ان کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) غیر قانونی قابضین کے پاس کتنے پلاٹس ہیں، قابضین کے نام، پلاٹ وائز اور عرصہ قبضہ، نیز محکمہ نے ان کے خلاف جو قانونی کارروائی کی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، محکمہ گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ایبٹ آباد پلاٹس اور کیبن لیز پر دینے کے علاوہ الاٹ بھی کرتا ہے۔

(ب) (i) گزشتہ تین سالوں میں صرف ایک عدد پلاٹ نتھیا گلی میں نیشنل بینک آف پاکستان کو الاٹ کیا گیا، پلاٹ کی قیمت و سائز کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جہاں تک کیبنوں کا تعلق ہے تو بورڈ آف اتھارٹی کے فیصلے کے مطابق جی ڈی اے نے ایوبیہ میں یکساں کیبن بنا کر پہلے سے موجود کیبن ہولڈرز کو دیئے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں جبکہ ایوبیہ میں الاٹمنٹ یا ایگریمنٹ کی خلاف ورزی نہ ہوئی ہے اور نہ ہی عدالتی کیس ہے۔

Plot allotted to National Bank of Pakistan

Plot No	Lease holder	Date of Allotment	Size	Lease Period	Amount@ Per Annum
183 Nathiagali	NBP	11-06-2009	10 M	33 Years	300000/- +10% increase after each year

Detail of allotted Cabins at Ayubia

S. No	Name of Applicants/ Father's Name
01	Zaheer-Ud-Din s/o M. Yaqoob
02	Sajid Yousaf s/o M. Yousaf
03	M. Fayyaz s/o Mumtaz Ahmad
04	Nazeer Ahmed s/o Lal Akbar
05	M. Yaqoob s/o Rehmatullah
06	Aurangzeb s/o M. Idrees
07	M. Siddique s/o Khalil Khan
08	Khalil Khan s/o Ahmad Ali
09	M. Shoaib s/o Abdul Qadoos
10	Niaz Muhammad s/o Yahya Khan
11	Shahbaz Khan s/o Abdul Latif
12	Gul Faraz s/o M Yousaf
13	M Javed s/o Khushal Khan
14	Rashid s/o M Moon
15	Sheraz Khan s/o Haji M Khushal
16	M Awais s/o Haji M Iqbal
17	Zardad s/o Abdul Khaliq
18	Gul Faraz Khan s/o M Shafi
19	Umar Khetab s/o Abdul Ghani
20	Mustafa s/o Abdul Ghani
21	M Ayub s/o Abdullah
22	M Saeed s/o Abdul Rasheed
23	Shoukat s/o Abdul Rehman
24	M Arif s/o M Suleman
25	Abdul Basit s/o M Sadiq
26	M Shoaib s/o M Iqbal
27	Babar Fiaz s/o M Fiaz
28	Mazhar Hussain s/o Munsif Khan
29	Zubair Khan s/o M Afzal
30	M Niaz s/o M Yousaf
31	Hafiz-ur-Rehman s/o Khalil-ur-Rehman
32	Zulfiqar s/o Ilyas
33	Raja Manzoor s/o Ghulam Khan
34	M Faisal s/o Abdul Latif
35	M Khalid s/o M Maskeen

36	M Riaz s/o Khushal Khan
37	Shabeer s/o Ahmad Khalid Khan
38	Zardad Khan s/o Maskeen

(ii) گزشتہ تین سالوں میں کوئی غیر قانونی قبضہ نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری شته، که Satisfied یئے ؟

محترمہ نور سحر: شته سر۔ سر، په دیکبنے دے ته تاسو اوګورئ، د کیبینونو دا ډیټیل چه دوئ مونږ له کوم راکړے دے نو په نمبر2 باندے ساجد یوسف ولد محمد یوسف، دغه شان ګل فراز ولد محمد یوسف، عمر خطاب ولد عبدالغنی، مصطفیٰ ولد عبدالغنی، ایم نیاز ولد محمد یوسف، نو زهٔ دے ته حیرانه یمه چه په محمد یوسف کبنے څه چل دے چه د هغه ټولو ځامنو ته الاټمنټ شوے دے او دے غنی صاحب۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

محترمہ نور سحر: او بله خبره دا ده چه دوئ بیا دا Further lease کړے دے یا ئے دوئ ته په Rent باندے ورکړے دے او که نه دوئ ئے ویستلی دی، که نه تر اوسه پورے هم د هغوی سره دی؟ په دے باندے خو۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب لیکن صرف سوال ہوگا، سپلیمنٹری سوال، لمبی تمہید نہیں ہوگی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، تمہید کے بغیر تو کچھ نہیں ہوگا، بسم اللہ کرنے کی اجازت تو ہے نا یہاں؟

جناب سپیکر: نہیں نہیں، کوئسچن، Only supplementary question۔

جناب محمد جاوید عباسی: چونکہ یہ جن پلاٹوں کی طرف۔۔۔۔

جناب سپیکر: آج ایک منسٹر صاحب کے بیٹے کی شادی ہے، ان کی ریکویسٹ ہے، یہ آپ سب کیلئے تو۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ چونکہ میرا حلقہ ہے، جدھر انہوں نے اشارہ کیا ہے، یہ پچھلی حکومت میں کچھ الاٹمنٹس نہیں ہوئی تھیں، اس کو پچھلی حکومت میں بزنس کیلئے لیز پر دیا گیا تھا، وہاں کے

بزنس کے جو لوگ تھے، ان کو چھوٹے کیبنز دیئے گئے اور ہم سب نے مل کر ریکویسٹ کی تھی کہ ان کے بزنس کو Continue رکھا جائے، اس حکومت کے آنے سے پہلے وہ تھے لیکن اس میں کوئی ایسی بات نہیں تھی، انہوں نے اماؤنٹ جمع کروائی تھی اور جناب سپیکر، چھوٹا بزنس کرنے کیلئے ان کو اس وقت Allow کیا گیا تھا، میں بھی ایم پی اے اس وقت نہیں تھا لیکن میں اس کو اسلئے سپورٹ کر رہا ہوں کہ ادھر ان کا چھوٹا سا بزنس اور کاروبار تھا تو وہ ڈسٹرب نہ کیا جائے۔

سردار شمعون یار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سردار شمعون یار صاحب۔

سردار شمعون یار خان: شکریہ جناب سپیکر، یہ جو لسٹ دی گئی ہے، اس میں اسرار نام کا ایک بندہ ہے، جن کے پاس وہاں پر پہلے کیبن تھا اور اس کو الاٹ نہیں کیا گیا تھا تو میں چاہونگا کہ اس چیز کو، اس کو کسچن کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے تاکہ وہاں پر ساری بات Dig out ہو اور یہ ساری ڈیٹیل ہے، اس میں اگر آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار شمعون یار خان: اگر آپ Top پہ دیکھیں تو فیکس نمبر میں دو Dates ہیں، ایک 2002 کی ہے اور ایک 2007 کی ہے تو اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اس کو کسچن میں اور اس پورے پروسیجر میں جو ہے، وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! پہلے گورنمنٹ کو سن لیں، پھر اس کے بعد کچھ۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی منور خان! تاسو څه وایئ؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میرا بھی یہی کوسچن ہے منسٹر صاحب سے کہ یہ لیز پر جو پلاٹس دے رہے ہیں، یہ صرف ایبٹ آباد ہیں تو باقی ڈسٹرکٹس میں جیسا کہ لکی میں ایک پرانی ٹاؤن کمیٹی ہے، اس کی بلڈنگ بالکل ختم ہو چکی ہے تو وہاں پر اگر اس بلڈنگ کو لیز پر دیا جائے اور وہاں پہ دکانیں بنائی جائیں کیونکہ وہاں پر وہ بالکل خالی پڑی ہوئی ہیں تو اس سے کمیٹی کو کچھ فائدہ ہوگا۔ ایسی چیزیں اگر لیز پر دی جائیں تو کم از کم گورنمنٹ کو تو کچھ منافع ہوگا، اسلئے سر، میری بھی منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اس پہ ذرا توجہ دیں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ نور سحر بی بی هم خبره، زمونږ عباسی صاحب هم خبره اوکړه، شمعون خان هم خبره اوکړه۔ تاسو که دا اوګورئ نو په دیکښے دا لیکلے شوی دی چه مونږه یو پلاټ هم چا ته نه دے ورکړے، صرف دے نیشنل بینک ته مونږه په دومره پیسو باندے ورکړے دے چه زما خیال دے د پاکستان په تاریخ کښے په دومره پیسو باندے چا نه دے ورکړے، هغه مونږه نیشنل بینک ته ورکړے دے۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، بل دوئ دا اووئیل چه دا کومو خلقو ته هلته مخکښے، زما خیال دے چه په مخکښنی دور کښے تقریباً یو 13 پلاټونه ورکړے شوی وو، هغه هغه خلقو ته په Rent باندے ورکړی شوی وو۔ زمونږه دا یو کمیټی چه ده، دا زمونږه د بورډ آف اتهارټی کمیټی ده، د هغے چیئرمین چیف منسټر صاحب دے او مسنټر پکښے ممبر دے، چیف سیکرټری پکښے شته، ایډیشنل چیف سیکرټری پکښے شته خو بد قسمتی دا وه چه په وروستو دور کښے زمونږ یو ډائریکټر جنرل صاحب لګیدلے وو او په Rent باندے تقریباً یو لس، دیارلس کسانو له ئے ځائے ورکړے وو دس بائی دس او دس بائی بیس، هغے کښے چه کوم زمونږه حکومت راغلو نو هغه صاحبانو د دس بائی دس په ځائے باندے دس بائی چالیس او دس بائی پچاس باندے پوره هوټلے جوړے کړی دی۔ تاسو نتهیاګلی ته لاړ شئ او د بازار نه تیر شئ نو تقریباً دیارلس هوټلے تاسو ته پکښے ښکاره شی نو هغه جوړوؤ، اوس دا مناسب نه وو، هائی کورټ او سپریم کورټ پورے کیس هم تلے وو، بیا دا ایم پی اے صاحب هم راغلو، خلق هم د علاقے راغلل چه اوس دا غریب خلق دی او دا ئے جوړ کړو نو د دوئ Response به څه وی؟ نو مونږ کښیناستو، دا ایم پی اے صاحب او ډائریکټر جنرل ما له راغلل نو مونږ د هغوی جرمانے اولګولے او ښهٔ ډیرے جرمانے مو اولګولے چه هغه په یو سکوائر فټ باندے چه چا فالتو زمکه اغستے ده، هغه ته Ninety rupees او د چا سره چه هغه په کرایه باندے ده، هغه به Seventy five rupees زیات ورکوی نو تقریباً یو یو هوټل دس دس، بیس بیس لاکھ روپئ مونږه جرمانه کړے دے او هغه بله ورځ میټنګ شوے وو، تقریباً دوه ورځے مخکښے هغوی مونږ بیا جرمانه کړل او دا پیسے به د هغوی نه وصولوؤ۔ سپیکر صاحب، باقی تاسو ټول به تلی یئ او زما خیال دے

ایوبیه چیئر لفټ له به تاسو ټول تلی یئ، تاسو به لیدلی وی چه په ایوبیه چیئر لفټ باندے څومره کیبنے وے، ورکوټی ورکوټی کیبنے وے، په هغوی باندے د یوے پیسے ټیکس نه وو، هغه به داسے وه چه پخپله به د چا خوبښ وو، هغوی به اولګولو خو زهٔ لاړم نو ما هلته کبنے اووئیل چه دا Uniform شی او دا زوړ کیبنز چه دی، دا د ختم کړے شی او د چا کیبنے مخکبنے وے، تقریباً پینتیس که چالیس کسان وو نو هم هغه خلقو ته مو ورکړل او د هغے نه پس مونږه په هغوی باندے تیس هزار روپئ Per year ټیکس اولګولو او After three years 25% increase به هم د هغوی نه اخلو، اوسه پورے په هغوی باندے یوه ټیډی پیسه هم نه وه نو مونږه هیڅ داسے څه نه دی کړی، نه مو چا ته پلاټ ورکړے دے، نه مو چا ته زمکه ورکړے ده او نه مو چا ته په Rent ورکړے ده۔ د خدائے په فضل سره تر اوسه پورے مونږه داسے هیڅ هم نه دی کړی۔ که داسے شمعون صاحب ته څه پرابلم وی نو په سر سترګو باندے، ما له د راشی، کبنیبنم او خبره به اوکړو خو هر یو شے کمیټئ ته لیږل، کمیټئ ته سړے هغه وخت کبنے ځی، زهٔ به نه پوهیږم یا به دوئ نه شم پوهه کولے، زما خو خیال دے چه دے هم پوهه دے او زهٔ پرے هم پوهه یمه نو د دے د پاره د دے تګ کمیټئ ته بالکل نه دے پکار او چه څه کوئسچن وی، ضمنی کوئسچن وی، زهٔ تیار یم جواب ورکولو د پاره او که څه داسے پرابلم وی نو بالکل زما سره د کبنینی، زهٔ به دا مسئله حل کړم انشاء اللّٰه۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

<u>جناب سپیکر</u>: معزز اراکین اسمبلی! الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے اسمبلی سیکرٹریٹ کو گوشوارہ فارمز موصول ہوئے تھے جو اسمبلی سیکرٹریٹ نے آپ صاحبان کو ارسال کئے ہیں، جن کو جمع کرنے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2011 ہے۔ یہ بہت ضروری ہے تاہم اگر کسی معزز رکن کو فارم موصول نہیں ہوا ہو تو اسمبلی سیکرٹریٹ سے گوشوارہ فارم حاصل کر سکتے ہیں تاکہ بعد میں آپ کو مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: ان معزز اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب و ملک حیات خان نے 2011-09-27 تا اختتام اجلاس جبکہ ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب اور وجیہہ الزمان

Is it the desire of the House that the leave صاحب نے 27-09-2011 کیلئے تو may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! ایک بہت اہم مسئلہ ہے، ہمارے ایم پی ایز کی جان کو خطرہ ہے، اس سلسلے میں مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ذرا صبر کریں، تھوڑا-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ نہایت اہم معاملہ ہے، اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اللہ جان کو بچائے، یہ کونسی-----

جناب محمد جاوید عباسی: اللہ نہ کرے کہ کل لودھی صاحب یا مفتی صاحب کے ساتھ کوئی مسئلہ پیش آئے تو جناب سپیکر، یہ ذمہ داری جائیگی آپ کے اوپر، لہذا یہ بہت سیریس معاملہ ہے، اگر مجھے بولنے نہ دیا گیا تو شاید کل یہاں مفتی صاحب یا قلندر لودھی صاحب زندہ نہ آسکیں، لہذا یہ بہت ضروری معاملہ ہے-----

جناب سپیکر: یہ آپ ان کی جان کے پیچھے کیوں پڑ گئے؟

جناب محمد جاوید عباسی: مجھے اجازت دی جائے تاکہ میں اس پر بات کروں۔

Mr. Speaker: Mr. Khushdil Khan, honourable Deputy Speaker, to please move his call attention-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ نہایت اہم معاملہ ہے، میں اس کو آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): کیا ہوا؟ جناب سپیکر صاحب، دا څه د مړو مړو خبرے کیږی، دے خو د هم لږ وضاحت اوکړی او زۀ جی ستاسو نه ډیر خوشحاله یم چه د ملک قاسم په خبرو تاسو وئیل چه زۀ پوهه شومه، زمونږه پرے زړۀ شین شی او مونږه پرے نه پوهیږو، دا ډیر کمال اوشو چه تاسو پرون پوهه شوی یئ۔

جناب سپیکر: اودریږئ، خوشدل خان صاحب دا دغه موؤ کوی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: ہاں دیتے ہیں، نمبر دیتے ہیں جی۔ آپ بارہ بجے تک ویسے بھی بیٹھے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: ٹھیک ہے جی، بس مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، آپ لوگ پھر بھاگ جاتے ہیں، نکل جاتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Mr. Khushdil Khan Advocate, honourable Deputy Speaker, to please move his call attention.

Mr. Khushdil Khan Advocate (Deputy Speaker): I would like to draw the attention of this House to a very important matter that on 18-01-2011, the Secretary to Government of Khyber Paktunkhwa Elementary & Secondary Education Department has issued notification in view of provisions contained in sub rule (2) of rule 3 of the NWFP Civil Servants (Appointment, Promotion and Transfer) Rules, 1989; Laid down the method of recruitment alongwith qualification and other conditions there of. The method was further modified by notification dated 16-06-2011 adding schedules from (i) to (xii) thereby introduced screening test by ETEA or NTS for recruitment of all categories of teachers. This august House has passed an Act namely The Khyber Pakhtunkhwa Appointment, Deputation, Posting and Transfer of Teachers, Lecturers, Instructors and Doctors) Regulatory Act, 2011, which is enforceable immediately, also overrides the other laws. The procedure of appointment in this law is quite different to the procedure mentioned in the above notification.

جناب سپیکر صاحب، زمونږ دے اسمبلۍ Recently یو سپیشل لاء
Introduce کړے ده For the appointment, deputation, posting and
transfer of teachers, lecturers, instructors and doctors او په دے دوران
کښے نوټیفیکیشن اوشو په 18-01-2011 باندے-----

جناب سپیکر: بیرسٹر صاحب! یہ ٹیکنیکل چیز آ گئی، اس پر آپ کی رائے لونگا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): په 18-01-2011 باندے ئے چه د رولز لاندے
Procedure lay down کړو او هغه رولز د این ډبلیو ایف پی سول سرونټس
ایکټ 1973 د لاندے جوړ شوی دی او په هغه رولز کښے بیا دوئ، اوس سوال
دا پیدا کیږی، The question before the House یا دا چه کومه کمیټی جوړه
کړی، Which law will be prevailed، دا لاء چه کوم یو ده، Latest, this is
the special law او چه کوم سول سرونټس ایکټ 1973 دے، هغه جنرل لاء ده،

بل دا ده چه هغه رولز دی، Now the question is, that rules never supersede the law نو زما دا کوئسچن دے، د آنریبل منسٹر توجه دے څیز ته راګرځومه چه دا یو ډیر Important څیز دے ځکه چه لاء خو راغله، په 2001 باندے یو ایکټ راغلو، ستا رولز د بلے لاء لاندے جوړ دی، د بلے لاء، د رولز لاندے ته اپوائنټمنټس کوے، دا یو Contradiction دے، لهذا زما دا یو خواست دے چه دا د اوس هم هغه کمیټئ ته ریفر کړے شی ځکه چه په دے لاء چه کومه Latest او سپیشل لاء ده او It is a principle of law that when the special law is applicable then the general law is not applicable and when there is no specific provision in the special law then the provision of the general law is applicable نو په دیکښے مطلب دا دے چونکه سپیشل لاء شته دے نو جنرل لاء ته مونږه نه شو تلے او بیا هغه رولز هم دی، لاء هم نه ده ځکه چه هغه Rules under section 22 of the NWFP Civil Servants Act 1973 جوړ شوی دی او هغه Applicable نه دی نو لهذا په دیکښے کنفیوژن هم دے، په ډیپارټمنټس کښے هم دے، په بعضے ځایونو کښے د ETEA د لاندے ټیسټ کیږی، بیا د NTS د لاندے کیږی نو د دے د پاره زما هاؤس ته هم دا خواست دے او منسټر صاحب ته هم خواست دے چه دا کومه کمیټی یا سپیشل کمیټی ورله جوړه شی چه په دیکښے کوم کنفیوژن دے، په دیکښے مطلب دا دے کوم تضاد دے چه دا ورنه ختم شی او اپوائنټمنټس شروع شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس میں تو دونوں ہیں نا، ہیلتھ والوں کی بھی ہے اور ایجوکیشن کی بھی ہے تو آپ۔۔۔۔۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Excuse me, Sir.

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: یہ جو ڈپٹی سپیکر صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا، یہ تو سول سرونٹس ایکٹ کے Under جو رولز بنائے گئے ہیں، ان کا انہوں نے حوالہ دیا ہے، ابھی جو موجودہ قانون بنا ہے، اس کے متعلق اس میں Contradiction ہے تو یہ General ہے، مطلب یہ ہے کہ یہ ساروں پر Apply ہوتا ہے، یہ رولز ساری اپوائنٹمنٹس اور پروموشنز پر Apply ہوتے ہیں تو میری لاء منسٹر صاحب سے درخواست ہو گی اور آپ سے بھی درخواست ہو گی کہ اگر واقعی یہ رولز اس کے ساتھ Contradictory ہیں یا In violation ہیں تو اس سے بڑا کنفیوژن پیدا ہو جائیگا۔ تو اچھا ہے کہ آپ یہ لاء، سول سرونٹس ایکٹ اور

جو رولز بنے ہیں، یہ تینوں لیکر اور ان کو Uniformity میں ڈال کر اس طرح کرلیں کہ کوئی Contradiction اس میں نہ رہے تو آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ کیا کریں گے، آپ اس کو Held in abeyance کریں گے، کیا مطلب ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں نہیں، Hold in abeyance نہیں سر، وہ رولز In conformity کر لیں گے اس کے ساتھ کہ جو قانون ہے، اگر کہیں پر وہ Violate کرتا ہے، وہ رولز اس قانون سے Violate کرتے ہیں تو اس کو یونیفارم کرلیں گے، اس کو اس ایکٹ کے Under کرلیں گے نا سر، وہ تو ٹھیک کرلیں گے نا۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور رولز کو ریفارم کرلیں گے؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، ان کو ریفارم کریں گے، لاء کو تو نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: جی ایجوکیشن منسٹر صاحب! تاسو دا Read کړے دے؟ خیر ہے جی، ضروری نہیں ہے۔ سردار بابک صاحب! اس پر ٹائم دے دیتے ہیں، اگر آپ اس کو ذرا ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ پورا ڈسکس کرکے۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): په دے باندے زۂ خبره کومه جی۔

جناب سپیکر: ہاں، اگر تیار ہے تو ٹھیک ہے اور اگر نہیں تو کل کرلیں۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: او زۂ خبره کوم جی۔

جناب سپیکر: کیونکہ یہ تھوڑا سا Complicated issue ہے، خیر ہے آرام سے اس کا جواب کل دے دیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دا سے ده چه خوشدل خان صاحب کوم Point raise کړے دے، هغه بنیادی طور باندے مونږ چه کوم، اول به ورته مونږ سکریننگ وئیل، اوس ورته مونږه نوم ETEA Test ایښودے دے، دا مونږه چه ETEA Test کوؤ، اول سکریننگ وو۔ دا سے نه ده، چه کوم قانون پاس شوے دے، په هغے باندے ډیپارټمنټ عمل پیرا دے او 100% چه پی ایس ټی یا چه د ډسټرکټ کیډر نور کوم اپوائنټمنټس وو، د هغے سره سره ستاسو د ټرانسفر چه کومه پالیسی جوړه شوے وه یا ورسره ورسره چه په ایډ هاک باندے ایس ایس او دا ایس ای ټیز والا چه کومه خبره وه، بالکل په هغے باندے مونږ عمل کوؤ او دا

دوئ چه کوم Point raise کړے دے ، دا په ETEA باندے د دوئ اعتراض دے او دوئ دا گنړی چه دا Contradiction دے او دا Match کیږی نه د هغے سره، خدائے مه کړه دوئ دا گنړی چه دا د هغے په دغه کښے ده خو دا ETEA چه ده، دا سکریننگ ٹیسٹ دے جی۔ دا سے خو نه ده گنی چه مونږ اکیڈمک، مطلب دا دے چه ډسٹرکٹ کیډرز زمونږ ځومره دی، د اکیڈمک چه خپله کومه Criteria پرته ده، د هغے خپل Marks دی او د هغے خپل دغه دے ، باقی چه کوم ETEA ده، سکریننگ د دغه د پاره ځکه ضروری دے چه معیار د ایجوکیشن برابرول یا هغه هغه سٹیج ته رسول چه دی، دا هم زمونږه ذمه واری ده نو دا صرف د هغه معیار د پاره، مطلب دا دے چه په کوم دغه باندے مونږه پوهه شوی یو۔ د هغے نه علاوه که خوشدل خان صاحب دا گنړی چه سٹینډنگ کمیټئ ته ئے ورکړو یا د هغے د پاره دوئ ئے بلے سپیشل کمیټئ ته ریفر کوی نو مونږ ته پرے هیڅ اعتراض نشته، په هغے باندے مونږ ته څه اعتراض نشته جی۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک شوه۔ یہ کہاں پر بھیج دیں آپ کے خیال میں؟

جناب عبدالاکبر خان: لاء ریفارمز کمیٹی کو۔

Mr. Speaker: Law reforms?

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، خوشدل خان لاء ریفارمز کمیٹی کے چیئر مین ہیں اور لاء ریفارمز کا Basic کام بھی یہی ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the call attention notice moved by the honourble Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the concerned Committee.

لیکن خوشدل خان! یہ آپ ایسا کرینگے کہ اس پر فوری پھر بیٹھ جائیں، لاء ریفارمز کمیٹی میں میں نہیں ہونگا تو آپ لوگ خود ہی کر لیں لیکن اس کو آگے بڑھائیں تاکہ کام میں رکاوٹ نہ بنے، ان کے شاید کچھ ہو رہے ہیں، ٹیسٹس ہو رہے ہیں، کیا ہو رہے ہیں؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب، ډیره مننه، ستاسو ډیره مهربانی خو دومره اوکړئ چه دا میټنګ زر رااوغواړئ ځکه چه په دے ډیر اپوائنټمنټس، څه کیږی او څه کیږی، مطلب دا دے-----

جناب سپیکر: دا بله ورځ رااوغواړئ نو که زهٔ نه یم هم خو تاسو کښینئ او خبره جوړه کړئ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): ٹھیک ہے جی۔ تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: Ji Akram Khan Durrani Sahib, honourble Leader of the Opposition, to please move his call attention notice No. 634 in the House, Akram Khan Durani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ جو سیلاب آیا تھا، اس میں ایک بہت بڑا پل جو کہ بنوں شہر اور پورے علاقے کے درمیان استعمال ہو رہا تھا، سیلاب کی وجہ سے وہ پل ٹوٹ گیا ہے اور لوگوں کو آمد و رفت میں بہت بڑی تکلیف ہے، اسلئے اس پر مجھے بحث کی اجازت دی جائے۔

محترم سپیکر صاحب، دا مخکښے چه کوم سیلابونه راغلی وو، په دیکښے دا یو پل دے چه نوم ئے دے باره تا خیرکی ماما خیل روډ، دا چونکه بنوں ته د ټولے علاقے یوه لاره ده، په دے باندے خلق راځی او په هغه فلډ کښے دا پل مکمل وړلے شوے دے او یو ډیر لوئے تکلیف جوړ شوے دے او خلق راځی تیس چالیس کلومیټر لرے په یو ځائے باندے او بیا هغوی هم په هغه ورځو کښے راځی چه چرته باران وی یا ابهٔ راشی نو د خلقو مکمل رابطه د دے ښار سره کټ شوے ده او که چرته زخمی شی، که څوک هلته کښے بیمار وی نو بیا نه شی راتلے او دلته کښے خو جی زمونږ هغه فنډونه هم د دے د پاره ایښودے شوی وو چه کوم فلډ دغه وړی دی، Priority number one د هغے ده، د بنوں ایکسیئن ئے د روډ پی سی ون رالیږلے دے او سره د دے د هغے Approval هم نه دے شوے او اوسه پورے پرے کار هم نه دے شروع، نو زما به دا ګزارش وی چه یو خو د په ایمرجنسی بنیاد باندے هلته کښے خلقو ته یو عارضی غوندے لاره جوړه کړی چه چرته تکلیف وی چه هغه خلق ورباندے ځی او بل چه محکمے ته دا

هدایات اوکړی چه چونکه دا فلډ والا سکیم دے نو په دے Bridge باندے د زر کار شروع کړی۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔۔۔۔

جناب عدنان خان: جناب سپیکر صاحب! ما له لږه موقع را کړئ۔

جناب سپیکر: نه، په کال اٹینشن باندے بحث نه کیږی۔

جناب عدنان خان: جی خبره نه کومه، صرف تائید کوم۔

جناب سپیکر: بس ډیره بنائسته خبره ده۔

جناب عدنان خان: جی که یو منټ مو را کړو جی۔

جناب سپیکر: په کال اٹینشن باندے بل سړے خبره نه شی کولے جی۔

جناب عدنان خان: سپیکر صاحب! که یو منټ مو را کړو جی۔

جناب سپیکر: دا د Rules violation دے، نه شم کولے، مجبوری ده، که ما ته څه مشکل پیښ شی نو په هغے کښے سوال درنه کولے شم خو په کال اٹینشن باندے ډیبیټ نه کیږی۔ جی آنریبل لاء منسټر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): زمونږ محترم لیډر آف دی اپوزیشن، درانی صاحب چه دا کومه ایشو اوچته کړه، بالکل دا اهم ایشو ده او ډیپارټمنټ ته پوره احساس دے خو دے وخت کښے صرف دومره گزارش دے چه په Flood Criteria, devastation کښے چه کوم پلونه یا روډونه تباه شوی دی نو د هغے یو priority list جوړ شوے دے نو په هغه Priority list کښے دا شته، دا موجود دے، دا وړپسے نمبر وائز رارواں دے نو دا زهٔ یقین دهانی درکوم چه انشاء اللہ چونکه تاسو اوچته کړه، تاسو زمونږ د پاره ډیر محترم یئ، انشاء اللہ مونږ به کوشش کوؤ چه زر تر زره دوئ دے له څه لاره رااوباسی او په دے باندے کار شروع کړی انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! د دے نه خلقو ته ډیر تکلیف دے چه غټ غټ پائپونه اولګوی چه کم از کم دومره لاره جوړه شی، خیر دے Bridge به بیا

وروستو شی خو چه خلقو ته کوم تکلیف دے او چرته هغه غټ پائپونه اولګوی چه هغه لاره لږ کهلاؤ شی۔

جناب سپیکر: لاء منسټر صاحب! که Temporary arrangements څه داسے اوشی چه هغه روډ چالو شی۔

وزیرقانون: جی دا ایشو به زهٔ د دے ډیپارټمنټ سره Take up کړم۔

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you very much.

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخواز کواۃ و عشر مجریہ 2011 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Now coming to item No. 8 & 9, 'Consideration Stage': Mufti Kifayatullah Sahib, honourable MPA, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 1 of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib.

میاں افتخار حسین(وزیراطلاعات): جناب سپیکر صاحب! دا د حیاء او عزت خبره ده نو بس خیر دے کنه، بس خبره ختمه شوه، تاسو ئے بیا تازه کوئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بنه څه ختمه شوه۔

وزیراطلاعات: او جی۔

Mr. Deputy Speaker: Next, since no amendment has been moved by any honourable Member in sub clause (2), (3), (4) & (5) of Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that sub clauses (2) to (5) of Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Sub clauses (2) to (5) of Clause 1 stand part of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, the honourable MPA, to please move his amendment in Clause 2 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Mr. Speaker. I beg to move that in Clause 2, in sub clause (xxvi), in para (i), in sub para (i), in line 7, after the word "organization" the words "or non profitable organization" may be inserted.

جناب سپیکر صاحب، آنریبل منسٹر صاحب مونږ ته ټائم راکړے وو جی، اسرار خان او مونږ ورغلی وو، د دوئ شکر مند یو او په هغے کښے ډسکس شوے وو جی او دا په Consensus باندے مونږ دغه کړے دے، زۀ پرے زیات ډیبیټ نه کومه جی نو که تاسو د منسٹر صاحب نه تپوس اوکړئ، په Consensus باندے دا مونږه راوستے دے جی۔

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister concerned, please.

جناب زر شید خان (وزیر زکواۃ وعشر): جناب سپیکر، ہم Agree کرتے ہیں اس سے کہ یہ آ جائے اس بارے میں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: شکریه جی۔

Mr. Deputy Speaker: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 3 to 14 of the Bill, therefore, the question before the House is that the Clauses 3 to 14 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Clauses 3 to 14 stand part of the Bill. Mr. Israrullah Khan Gundapur, the honourable MPA, to please move his amendment in sub clause (3) of Clause 15 of the Bill. Mr. Israrullah Khan Gundapur, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، اس کے متعلق میری گزارش یہ ہے کہ جیسا کہ ثاقب خان نے کہا کہ منسٹر صاحب نے مہربانی کی اور وہاں پہ ہم ان کے ساتھ بیٹھے تھے اور ہمیں ٹائم دیا گیا تھا کہ ہم اس پہ Consensus build-up کر لیں اور یہ جو امنڈمنٹ ہے، یہ اس میٹنگ میں ڈسکس نہیں ہوئی تھی لیکن چونکہ مجھے لگا کہ اس میں کچھ Improvement آ سکتی ہے تو میں منسٹر صاحب کے گوش گزار کرتا ہوں کیونکہ باقی جتنی بھی ہیں، وہ اس سے Related ہیں۔ I beg to move that in Clause 15, in sub clause (3), the word "selected" occurring in line 3, may

be substituted by the word "elected" سر، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ جتنا میں اس کو سمجھا ہوں، جو مقامی کمیٹیاں ہوتی ہیں، اس میں سلیکشن ہو کے آتی ہے اور اس کے بعد جب چیئرمین بنتا ہے تو وہ بذریعہ الیکشن ہے تو اس کی وجہ سے مشکل یہ پیش آتی ہے کہ جو بھی پارٹی گورنمنٹ میں ہوتی ہے تو اسی کے بندے سلیکٹ ہو کر آتے ہیں، باقی ہر جگہ پر جمہوریت ہے، اسمبلیوں تک ہم پہنچتے ہیں تو ایک جمہوری پراسس کے ذریعے آتے ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ اگر منسٹر صاحب Agree کریں اور وہاں پر بھی 'selected' کی جگہ ہم 'elected' ڈال دیں تو یہ جو پراسس ہے، یہ ذرا بہتر ہو جائے گا۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> منسٹر صاحب پلیز۔

<u>جناب زرشید خان (وزیر زکواۃ و عشر):</u> جناب سپیکر، یہ جو 'selected' اور 'elected' کی بات ہو رہی ہے تو اس کا جو طریقہ کار ہے کمیٹیوں کے بنانے کا تو لوکل کمیٹی میں Nine members ہوتے ہیں اور یہ Nine members سلیکشن کے ذریعے آتے ہیں۔ وہاں پر Public gathering ہوتی ہے اور جو بندہ ان کو اس قابل سمجھ آتا ہے کہ اب یہ ذمہ داری اٹھا سکتا ہے تو شرعاً اس کو وہ پسند کرتے ہیں، اس کو وہ لیتے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ چل پڑا کہ ہم اس میں یہاں پر 'elected' لکھیں تو ہمارے ہاں صوبے میں چار ہزار لوکل کمیٹیاں ہیں اور اس میں 9 بندے ہوتے ہیں تو 4 ہزار اور 9، تو 36 ہزار بندوں کا الیکشن ہو گا تو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ الیکشن کے ذریعے ایک ایک ممبر کو ہم Elect کریں، لہذا میری استدعا ہے ممبر صاحب سے کہ یہ واپس لے لیں اور 'selected' کو رہنے دیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آنریبل ایم پی اے صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> بالکل سر، جیسا میں نے کہا کہ میں اس Consensus کو خراب نہیں کرنا چاہتا تو میں واپس لیتا ہوں۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Withdrawn, therefore, original sub clause (3) of Clause 15 stands part of the Bill.

گنڈاپور صاحب! آپ یہ ساری Withdraw کرنا چاہتے ہیں کہ نہیں؟ مطلب ہے کوئی۔۔۔۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> نہیں، ایسا ہے کہ جو 'selected' اور 'elected' کا میں نے کہا ہے، اس کو Withdraw کرتا ہوں لیکن یہ جو آگے ہے، یہ اس کے علاوہ ہے، اس کو میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Second amendment: Mr. Israrullah Khan Gundapur, honourable MPA, to please move his amendment in sub

clause (4) of Clause 15 of the Bill. Mr. Israrullah Khan Gundapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: Thank you Sir. Sir, I beg to move that in Clause 15, in sub clause (4), after the word "gathering" the words "at a public place except mosques" may be inserted and the word, بس، Inserted, I stop here Sir۔ اس میں سر، میری گزارش یہ ہے کہ یہ میں نے اس وجہ سے دی ہے کہ اکثر سلیکشن کا جو پراسس ہوتا ہے تو اپنی Convenience کیلئے وہ ان کو مساجد میں لے کر جاتے ہیں اور سر، وہاں پر جب لڑائی جھگڑا ہو جاتا ہے تو اس سے مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے تو سر، میری گزارش یہ ہے کہ Public place کا میں نے کہا ہے کہ Except Mosques، مطلب ہے جہاں پہ بھی آپ ان کو اکٹھا کریں، سکول میں اکٹھا کریں، کوئی اور Place ہو لیکن مساجد میں آئندہ آپ لوگوں کو اکٹھا نہیں کریں گے کیونکہ جب لڑائی کے سلسلے میں وہاں پہ گالی گلوچ ہو جاتی ہے تو مساجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب پلیز۔

وزیر زکواۃ و عشر: جناب سپیکر، آنریبل ممبر صاحب جو بات اٹھا رہے ہیں کہ مسجد میں نہ ہو تو ہم نے Place کی نشاندہی نہیں کی ہے، اس میں ہم نے صرف Gathering کی بات کی ہے کہ Gathering ہو، خواہ وہ حجرے میں ہو، مسجد میں ہو، سکول میں ہو، کسی اور جگہ پہ ہو یا جہاں پہ لوگ چاہیں اور ان کیلئے آسانی ہو تو اس جگہ پر کر لیں تو اس میں مسجد لکھی ہی نہیں ہے تو کیوں اس کو لے آئیں کہ مسجد نہ ہو۔ ہونی چاہیئے، اس میں مسجد بھی ہونی چاہیئے، حجرہ بھی ہونا چاہیئے اور جہاں بھی لوگ مناسب سمجھیں تو وہاں پہ کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری گزارش یہ ہے کہ Actual یہ پریکٹس رہی ہے کہ-----

وزیر زکواۃ و عشر: لیکن اس میں تو لکھا نہیں ہے کہ مسجد-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: Exactly, Law as such نہیں ہے۔ سر، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر قانون کے اندر ہم ان پہ یہ Bar لگا دیں گے کہ مساجد میں آپ اکٹھا نہیں کریں گے کیونکہ سر، یہ ایک مشکل درپیش ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، وہ تو اس وقت Possible ہے کہ اگر انہوں نے مسجد اس میں لکھی ہو، جب مسجد کا لفظ اس میں نہیں ہے، Word نہیں ہے تو-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! وہ اکٹھا کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو یہ تو Depend کرتا ہے اس علاقے کے چیئرمین پر کہ جہاں پر وہ Gathering کرنا چاہتے ہیں، حجرے میں کرتے ہیں، Public place پہ کرتے ہیں، جہاں بھی کرتے ہیں، اگر Mosque کو یہاں مطلب ہے انہوں نے Introduce کیا ہو تو پھر آپ کی بات ٹھیک ہے۔
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میری گزارش یہ ہے کہ اپنے سر سے بوجھ ہٹانے کیلئے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جب اللہ کے گھر میں ہم ان کو اکٹھا کریں گے تو وہاں پر یہ سلسلہ نہیں ہوگا لیکن Actual practice یہ ہوتی ہے کہ وہاں پہ لڑائی جھگڑا بن جاتا ہے تو اگر منسٹر صاحب مناسب سمجھیں تو اس کو Agree کر لیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب پلیز۔
وزیر زکواۃ وعشر: میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ممبر صاحب واپس لے لیں۔
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں Withdraw کرتا ہوں، میرا مطلب ایوان کے نوٹس میں لانا تھا کہ یہ پریکٹس اچھی نہیں ہے۔
Mr. Deputy Speaker: Withdrawn. Third amendment: Mr. Israrullah Khan Gundapur, the honourable MPA, to please move his second amendment in sub clause (4) of Clause 15 of the Bill. Mr. Israrullah Khan Gundapur, please.
Mr. Israrullah Khan Gundapur: Sir, I beg to move that in Clause 15, in sub clause (4), the words "possess Secondary School Certificate and" occurring in line 6 may be deleted.
سر، یہاں پر میں سٹاپ کرتا ہوں۔ سر، میرا اس میں مقصد یہ ہے کہ یہ دسویں کی سرٹیفیکیٹ کی جو شرط چیئرمین کیلئے انہوں نے عائد کی ہے تو سر، اس سے ایک مشکل یہ پیدا ہو رہی ہے کہ دیہاتوں میں چونکہ آپ کا لیٹریسی ریٹ اتنا ہے نہیں اور جب آپ ان پر دسویں کی شرط عائد کر دیتے ہیں تو یہ ایک مسئلہ بن جاتا ہے کیونکہ اس میں امنڈمنٹ اس وقت آئی ہے کہ جب Proclamation of emergency تھا، جنرل مشرف صاحب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں بھی یہ لائے تھے، اسمبلیوں کیلئے انہوں نے بی اے کی تعلیم رکھی تھی اور وہاں پر ان کیلئے دسویں، تو ایک مسئلہ یہ پیدا ہو جاتا ہے سر کہ وہاں پر دو تین بندے ہوتے ہیں، ان کا ایک گروپ لڑکوں کا ہوتا ہے، ان کی Monopoly اس پر بن جاتی ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ چونکہ ایک چیئرمین ہوتا ہے اور اس کے ساتھ باقی ممبرز ہوتے ہیں تو یہ سیکنڈری سکول سرٹیفیکیٹ کی جو شرط ہے، اس کو اس سے واپس کر لیں۔
Mr. Deputy Speaker: Minister concerned, please.

وزیرزکواۃ وعشر: جناب سپیکر، اس میں لوکل چیئرمین کیلئے سیکنڈری سکول سرٹیفیکیٹ کی جو شرط رکھی گئی ہے تو وہ اسلئے ہے کہ وہاں پہ یہ کوئی پالیسی تو نہیں بنا رہے ہیں کہ کوئی ایکسپرٹ ہو، زیادہ عمر کا بندہ ہو، کوئی تجربہ کار بندہ ہو، مگر وہاں تو وہ پیسے تقسیم کرتا ہے تو اس کو کچھ لکھنا پڑھنا آتا ہو، کچھ جمع تفریق اس کو آتا ہو۔ تو ظاہر ہے کہ میٹرک، اور میرے خیال میں میٹرک کے تو ہر جگہ پر ملتے ہیں، کوئی ایسی بات تو نہیں ہے کہ کسی محلے میں میٹرک کے ایک دو بندے نہیں ہونگے۔ تو میری ریکویسٹ ہوگی اپنے آنریبل ممبر سے کہ اس کو واپس لے لیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس امنڈمنٹ کو ہم نے وہاں پر ڈسکس کیا تھا، منسٹر صاحب کی مرضی سے ہم نے ڈالی تھی اور جن پر Consensus build-up نہیں ہوا تھا وہ تو میں نے Withdraw کرلی ہیں کیونکہ وہ وہاں پر انہوں نے میرے ساتھ یہ مانی تھی، ثاقب اللہ خان بیٹھے تھے اور ابھی سر، میری گزارش یہ ہے کہ لیٹریسی ریٹ کو آپ دیکھیں اور سر، یہ جو مسئلہ ہے، یہ ہمیں دیہاتوں میں درپیش ہے کیونکہ سر جو Criteria اس کمیٹی کا ہے، وہ یہ ہے کہ اگر اربن علاقہ ہے، وہ دس ہزار آبادی پر مشتمل ہے لیکن جو رورل علاقہ ہے، اس میں آپ کو پٹوار سرکل پہ کمیٹی دینا پڑتی ہے تو پٹوار سرکل کو آپ بریک نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر اس پٹوار سرکل سے آپ کو بندہ نہ ملے تو اس کا کیا ہوگا سر؟

جناب عبدالاکبر خان: سر! آج کل تو میٹرک والے ہر جگہ پہ ملتے ہیں۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب، پلیز۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، دوئ چہ هر څه وائی، میټرک خو کم سے کم پکار دے۔ گوره د چیئرمین نه خلق دستخط اخلی په فارم باندے او چه نه پوهیږی، په لیکلو باندے نه پوهیږی، په خبره باندے نه پوهیږی، هغه به لا څه ځیز وی؟ دومره گزاره خو پکار ده. میټرک خو ډیر عام دغه دے نو چه په لس زرو کښے یو میټرک نه وی نو دا کوم ځائے دے، دا کومه علاقه ده، زهٔ خو بخښنه غواړم۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب اس کی وضاحت کر دیں۔

وزیر اطلاعات: تعلیم یافته خلق خو Encourage کول غواړی، هغه چه میټرک والا تاسو Encourage کوئ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، اگر آپ اس کی Composition دیکھ لیں تو اس کیلئے دو Criteria ہیں، اربن علاقہ میں کمیٹی بنے گی دس ہزار آبادی پہ اور رورل میں پٹوار سر کل پہ بنے گی تو سر، پٹوار سر کل ان کا Basic unit ہے، اس کو وہ توڑ نہیں سکتے تو پشاور میں اگر دس ہزار پہ بنتی ہے تو اگر ایک لاکھ ساٹھ ہزار کی آبادی ہے تو آپ کی سولہ بنیں گی لیکن میری Constituency میں جہاں پر میں Represent کرتا ہوں، اس میں ستاسی مواضعات ہیں تو ان کی جو کمیٹیاں بنتی ہیں، وہ زیادہ ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Mailk Qasim Sahib! Come to your own seat, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، آپ کا جو میٹرک کا لیول ہے، اس وقت تک آپ کی خواندگی کی جو شرح ہے، وہ 50% سے بھی کم ہے اور سر، دیہاتوں میں تو اس سے بھی کم ہے اور جہاں تک بات ہے میٹرک کی تو سر، منسٹر کیلئے بھی کوئی شرائط ہونی چاہیئں، وہاں پہ صدر پاکستان تک کوئی شرط نہیں ہے کہ وہ ان پڑھ بھی بیٹھ سکتا ہے، ان کو بھی کیبنٹ میٹنگز چیئر کرنا ہوتے ہیں، وہ بھی ایک پراسس سے گزرتے ہیں لیکن زکواۃ کا جو چیئر مین ہے، دوسرا سر، یہ دیکھا جائے کہ یہ شرائط پہلے تھیں یا نہیں تھیں؟ یہ شرائط Proclamation of emergency کے دوران جنرل مشرف صاحب نے ڈالی ہیں تو میری سر، یہ گزارش ہے کہ اگر پہلے یہ شرائط نہیں تھیں اور چیئر مین ایک پراسس کو Lead کر سکتے تھے کہ وہ اب کر سکتے ہیں اور چونکہ منسٹر صاحب وہاں پر ہمارے ساتھ Agree کر گئے تھے، تو اس کی وجہ سے لوگوں پہ ایک خاص طبقے کی Monopoly بن جاتی ہے، جب وہاں پر گاؤں میں بیٹھتے ہیں تو وہ ان سے یہ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس چوائس ہی نہیں ہے، وہ کہتے ہیں کہ آپ ہماری بات مانیں گے اور چونکہ شرط یہ ہے کہ میٹرک پاس ہی اس میں آئے گا اور اسی پٹوار سر کل سے نکلے گا تو یہ اس میں مسئلہ بنتا ہے۔

وزیر اطلاعات: جناب سپکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: لکه پی ایچ ډی خو نه ده چه ملاؤیږی نه، زهٔ خو بخښنه غواړم، دا به عجیبه Message ځی چه په یو علاقه کښے به د میټرک والا په څه Monopoly

جوړیږی جی؟ لکه کم سے کم دومره پوهه، زهٔ خو بخښنه غواړم، ریکویسټ ورته کوم، د دوئ سره به ئے منلی ضرور وی، دیکښے شک نشته دے، دوئ خبره ټهیک کوی او خپل سټینډ د دوئ ټهیک دے خو مونږ ورته ریکویسټ کوؤ چه کم سے کم د هاؤس نه دا سے خبره تلل نه وی پکار چه چیئرمین هم میټرک نه وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری گزارش یہ ہے کہ اگر منسٹر صاحب کے پاس ڈسکشن کا اختیار نہیں تھا تو ان کو نہیں بیٹھنا چاہیئے تھا اور نہ ہمیں بٹھانا چاہیئے تھا، اگر Consensus کی بات ہے اور وہ میرے ساتھ مان گئے ہیں تو سر، پھر یہ جمہوریت ہے اور مہربانی کر کے ان کو ان جمہوری اصولوں کی پاسداری کرنی چاہیئے، میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرونگا سر۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، میں شکر گزار ہوں۔ جمہوریت کی بات ہے، جمہوریت میں ہمیشہ میجارٹی جو فیصلہ کرتی ہے تو وہی ہوتا ہے۔ اگر منسٹر صاحب نے ان سے کوئی بات کی ہے، ہم نے بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ نے یہ جو بات کی تھی، ہم اس سے Agree نہیں کرتے اور ہم جو کہتے ہیں تو اس پہ مہربانی کر کے آپ عمل کریں، انہوں نے عمل کیا۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں سردار صاحب سے کہ وہ واپس لیں، ورنہ آپ ہاؤس کو Put کر لیں تو پھر میجارٹی کی بات آ جائیگی اور ہم نہیں چاہتے کہ ہم سردار صاحب کے ساتھ ووٹ کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میری گزارش یہ ہے۔۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): میرا خیال ہے کہ اگر آپ اس کو واپس لے لیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میری گزارش یہ ہے کہ مجھے پتہ ہے کہ لیجسلیشن گورنمنٹ کے Consent کے بغیر کوئی بھی پاس نہیں کرا سکتی لیکن سر،۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب!۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: لیکن سر، میری گزارش یہ ہے کہ اگر منسٹر صاحب کے پاس اختیار نہیں تھا تو انہوں نے ہمیں بٹھایا کیوں؟ سر، میری گزارش یہ ہے، اگر منسٹر صاحب دل پہ ہاتھ رکھ کر کہہ دیں کہ

انہوں نے میرے ساتھ وہاں پہ یہ بات تسلیم نہیں کی، اگر انہوں نے نہیں کی اور یا مطلب ہے، وہ اتنے ناطوں میں جڑے ہوئے تھے تو نہ یہ ہمارا ٹائم ضائع کرتے اور نہ اپنا ضائع کرتے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر!

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! دا سے چل دے کنه چه کله بنده پوهه نه شی، دے اوس په یو څیز پورے انبنتے دے خامخا خو خیر دے یوه خبره ده، که شوے هم وی خو لکه دلته ورته مونږ ریکویسټ کوؤ، مناسب نه ده، د وررولئ ریکویسټ ورته کوؤ ځکه چه دا میټرک سړے واپس کول دا خو ناجائزه ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب!

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میاں صاحب قابل احترام ہیں، بشیر بلور صاحب میرے لئے قابل احترام ہیں۔ میں نے ان کے ساتھ Argue کیا تھا اور ان کے علاوہ سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے تھے، ان کی جو لوکل زکواۃ کمیٹی کے ہوتے ہیں، وہ بھی بیٹھے تھے جو کہ اس پراسس سے گزرتے ہیں اور Agree کر کے منسٹر صاحب، تو ٹھیک ہے جی میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اب کیا کریں، ہاؤس کو Put کریں یا کیا کریں منسٹر صاحب؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Withdraw کرتے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی۔

Mr. Speaker: Thank you very much. The amendment withdrawn, therefore, the original sub clause (4) of Clause 15 stands part of the Bill. Fourth amendment: Mr. Israrullah Khan Gandapur, the honourable MPA, to please move his amendment in sub clause (5) of Clause 15 of the Bill. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، بات یہ ہے کہ یہ تو تقریباً وہی چیز ہے اور میرے خیال میں اس کو تو میں Withdraw کرتا ہوں کیونکہ سر، یہ تو اس کی Subsequent clause ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. As the amendment is withdrawn by the mover, the original sub clause (5) of Clause 15 stands part of the Bill. Mr. Israrullah Khan Gandpur, the

hounorable MPA, to please move his amendment in sub clause (6) of Clause 15 of the Bill. Mr. Israruallh Khan Gandapur.

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر، میں Withdraw کرتا ہوں کیونکہ یہ ساری اس کی سب کلاززہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسراراللہ گنڈاپور صاحب!

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جی سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کہ دا ټول Identical او Similar وی نو بیا به ئے په یو ځائے دغه کړو۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: All?

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جی Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. All the amendments, which are of the similar nature have been withdrawn by the honorable Member, so the original sub clauses of Clause 15 stand part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honorable Member in sub clauses, (1), (2), (8), (10) and (11) of Clause 15 of the Bill, therefore, the question before the House is that sub clauses (1), (2), (8), (10) and (11) of Clause 15 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Sub clauses (1), (2), (8), (10), and (11) of Clause 15 stand part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 16 to 18 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 16 to 18 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 16 to 18 stand part of the Bill. Amendment No. 1 in Clause 19 of the Bill: Mr. Israrullah Khan Gandapur, the honourable MPA, to-----

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: یہ Same ہے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Same دے بنہ۔ Since no amendment has been moved by any honourable Member in sub clauses (1), (2), (4), (6), (7) and (8)

of Clause 19 of the Bill, therefore, the question before the House is that sub clauses (1), (2), (4), (6), (7) and (8) of Clause 19 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Sub clauses (1), (2), (4), (6), (7) and (8) of Clause 19 stand part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 20 to 29 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 20 to 29 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 20 to 29 stand part of the Bill. Amendment in preamble clause of the Bill: Mufti Kifayatullah, the honourable MPA, to please move his amendment in preamble clause of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, please.

مفتی کفایت اللہ: جی کہ یو مہربانی اوکړئ، دا In order کړئ، دا اولنے امنډمنټ دے، پہ ھغے باندے ما تیارے کړے دے، کہ In order ئے کړئ نو ستاسو اختیار دے۔

Mr. Deputy Speaker: Please move.

Mufti Kifayatullah: Thank you ji. I beg to move that in preamble clause, para No. (7) may be substituted by the following, namely:

"AND WHEREAS Shariah enjoins all Muslims that whenever they become sahib-e-nisab, they will pay Zakat by their own freewill and satisfaction. And Islamic Government is obligatory by having trust of general Muslims to collect and disburse Zakat according to the provision of Shariah Law"

جناب سپیکر، میں ایوان کے ساتھ کچھ معلومات شیئر کرنا چاہتا ہوں کہ اصل میں یہ جو پیرا نمبر 7 ہے، اس میں ایک نقص ہے اور سارا نقص Comma سے بنا ہے۔ میری رائے کے مطابق اس میں Full stop ہونا چاہیئے تھا اور وہ یہ پیرا نمبر 7، AND WHEREAS Shariah enjoins all Muslims who are sahib-e-nisab to pay، شریعت حکم دیتی ہے تمام صاحب نصاب کو کہ وہ زکواۃ Pay کریں، Comma, and the Government of Khyber Pakhtunkhwa to arrange اور شریعت حکم دیتی ہے گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا کو کہ وہ انتظام

کرے محاصل کی تقسیم کا، وصول کرنے کا اور اس کو تقسیم کرنے کا۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس پیرے کو ایک الگ پیرا دینا چاہیئے۔ پہلی والی بات تو ٹھیک ہے کہ شریعت تمام مسلمانوں کو زکواۃ ادا کرنے کا حکم دیتی ہے لیکن شریعت کسی حکومت کو Nominate نہیں کرتی کہ حکومت پاکستان، حکومت انڈیا یا حکومت خیبر پختونخوا اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ کم علمی کی بات نہیں ہے، یہ کوئی Clerical mistake ہے، میں اسکو ٹھیک کرنا چاہتا ہوں، اگر مناسب ہو تو جہاں یہ And آیا ہے تو اس طرح اس کو نیا پیراگراف دے دیا جائے تو یہ جو کنفیوژن ہے اور شریعت کو جوڑ دیا گیا ہے خیبر پختونخوا کے ساتھ تو اس میں تھوڑی سی اصلاح ہو جائے گی، یہ ٹھیک ہو جائے گا اور اس کو ٹھیک کرنے کیلئے میں یہ پیرا لایا ہوں اور میں جناب وزیر صاحب سے گزارش کرونگا کہ ماشاء اللہ انہوں نے اپنی آزادی اور مختاری کا ثبوت دیا ہے۔ میں یہ پیرا ہی لایا ہوں اور اس کے اندر میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ شریعت تمام مسلمانوں کو حکم دیتی ہے کہ جب وہ صاحب نصاب بن جائیں، صاحب نصاب کے معنی یہ نہیں ہیں کہ باپ دادا کے وقت سے کوئی آدمی صاحب نصاب ہے بلکہ اس کا تعلق مال سے ہوتا ہے۔ ایک آدمی ایک سال میں صاحب نصاب ہوگا اور اگلے سال وہ غریب ہو جائے گا تو وہ صاحب نصاب نہیں ہوگا، اسلئے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ صاحب نصاب ہو تو وہ زکواۃ دے اور شریعت ایسی تمام حکومتوں کو حکم دیتی ہے کہ وہ Arrange کریں، اس زکواۃ کو حاصل کرنا، اس کو تقسیم کرنا اور اس کو Disburse کرنا، اسلئے میں یہ لایا ہوں، اگر برا نہ مانیں تو جناب وزیر صاحب اس کو ذرا ٹھیک کریں۔ سپیکر صاحب، میں ایک گلہ بھی کرنا چاہتا ہوں، اس پہ میں نے بہت زیادہ محنت بھی کی ہے اور میں وزیر صاحب کے ساتھ بیٹھنا بھی چاہتا تھا لیکن مجھے نہیں معلوم کہ وزیر صاحب نے مجھے کیوں نہیں بلایا؟ اگر مجھے ہی بلا لیتے تو میں آج اپنی بات یہاں شیئر نہ کرتا بلکہ وہاں شیئر کرتا۔ میری گزارش ہے کہ یہ خالص تحقیقی، علمی اور تعلیمی بات ہے، یہ ایسا نہیں ہے کہ میجارٹی کی بنیاد پر اس کو رد کر دیا جائے۔

<u>محترمہ نور سحر:</u> جناب سپیکر! میں ذرا اس کی وضاحت کرنا چاہتی ہوں اور سر، یہ اسی میں Preamble stage پہ ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نور سحر بی بی۔

<u>محترمہ نور سحر:</u> تھینک یو سر۔ سر، اس میں جو 6 نمبر ہے تو Right of the Zakat and assessment of the Ushr, its utilization are specified in the Shariah، یہ ہونا چاہیئے، انہوں نے یہاں پر Assessment کا لفظ استعمال نہیں کیا، یہاں پر وہ ہونا چاہیئے، Zakat and assessment of Ushr.

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned, please.

محترمہ نور سحر: یہ نصاب ہے، یہ نصاب ہونا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب، تا سو وایئ جی۔

جناب زر شید خان (وزیر زکواۃ و عشر): جناب سپیکر، مفتی صاحب نے جو پوائنٹ اٹھار کھا ہے تو میں مفتی صاحب کا شکر گزار ہوں لیکن پچھلے دنوں جب ہم نے بل پیش کیا تھا تو اس وقت کوئی امنڈمنٹ نہیں آئی تھی تو ہم نے بڑے دل اور بڑے گردے کی بات تھی کہ ہم نے اس دن بھی ملتوی کر دی اور اس پر ہم نے ووٹنگ نہیں کی اور ہم نے کہا کہ اس پہ مشورہ کرکے لائیں گے تو اس کے بعد بھی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان، پلیز۔

وزیر زکواۃ و عشر: جو کہ Rules of procedure میں یہ بات نہیں تھی لیکن اس کے بعد بھی ہم نے ان کو موقع دیا کہ یہ اپنی رائے اس میں شامل کر لیں۔ سر، اس میں پہلے لکھا ہوا تھا، اس کی جگہ پہ وفاق پاکستان سٹیٹ لکھا ہوا تھا کہ سٹیٹ اس کی Collection کرے گی اور اس کے سارے انتظامات و نگرانی کرے گی تو اس کی جگہ پہ صرف خیبر پختونخوا لکھا ہوا ہے کہ اب خیبر پختونخوا کی حکومت ہی زکواۃ و عشر کی Collection اور اس کی ساری نگرانی اور انتظامات کرے گی تو صرف یہ تبدیلی اس میں آئی ہے اور کوئی بنیادی تبدیلی ہم اس میں نہیں لائے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب!

وزیر زکواۃ و عشر: مفتی صاحب! مہربانی کریں۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! میں تو یہ پردہ رکھنا چاہتا تھا کہ یہ کاپی نہیں ہے، ہمارا جو آرڈیننس تھا وفاق میں، یہ اس کی کاپی نہیں ہے بلکہ یہاں لاء والوں اور زکواۃ والوں نے بہت محنت کی ہے جی لیکن جناب وزیر خود فرماتے ہیں کہ ہم نے کاپی کیا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مفتی صاحب! مفتی صاحب، میں ایک بات آپ سے گزارش کرونگا، یہ آپ کی جو امنڈمنٹ ہے Preamble میں، یہ میں پڑھ رہا ہوں، اس میں تو آپ نے، You have mentioned only the word of Zakat but you have deleted the Ushr, which is an important part of the matter، آپ دیکھیں، مطلب ہے ترمیم صرف زکواۃ میں ہے، عشر آپ نے بالکل Preamble میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اگر اس میں یہ ترمیم چاہتے ہیں تو پھر۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: یو منټ کنه جی۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: تو پھر اس سے عشر سارا نکال لیتے ہیں تو ادھر تو آپ نے تقریباً سارا بل عشر کے ساتھ پاس کیا ہے اور آپ اگر یہ Accept کرتے ہیں، صرف زکواۃ کا تو۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں نہیں، یہ کوئی اور بات آپ کر رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: تو پھر آپ عشر کے ساتھ کیا کرینگے؟

مفتی کفایت اللہ: یہ کوئی اور بات کر رہے ہیں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: ہم وہاں نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا۔

مفتی کفایت اللہ: ہم Preamble میں ہیں، یہ کلاز 1 میں ہے۔ میں عبدالاکبر خان سے گزارش کرتا ہوں کہ پڑھ کے بات کریں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ (قہقہہ) میں دوبارہ پڑھ لوں جی، میں دوبارہ پڑھ لوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں پھر پڑھ لیں۔

مفتی کفایت اللہ: میں جی نقص کی طرف اشارہ کرتا ہوں، وہ یہ ہے، اس کی اردو یہ ہے کہ شریعت صاحب نصاب کو حکم دیتی ہے کہ وہ زکواۃ ادا کرے اور شریعت گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا کو حکم دیتی ہے کہ وہ جمع کرے۔ میری رائے یہ تھی کہ یہاں پر ایک اور پیرا بڑھانا چاہیئے تھا اور یہاں Full stop کی جگہ Comma ہوتا ہے تو یہ پچھلے کلام کا تسلسل ہے اور Full stop یہ بتاتا ہے کہ پچھلا کلام منقطع ہو گیا اور نیا کلام شروع ہو گیا۔ میری بات تو اتنی ہے، اگر وزیر صاحب یہاں Full stop مانتے ہیں اور نیا پیرا مانتے ہیں تو میں Withdraw کرونگا، میرا مقصد تو حل ہو جائیگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب، پلیز۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! میں ایک بات اور کر رہا ہوں کہ سٹیٹ اور چیز ہے اور حکومت ایک اور چیز ہے، یعنی اگر سٹیٹ کو شریعت حکم دیتی ہے تو وہ کوئی بھی کوئی حکومت ہو سکتی ہے لیکن جب آپ حکومت کو نامزد کر لیتے ہیں تو معاف کیجئے شریعت تو آج نہیں آئی ہے بلکہ بہت پہلے کی آئی ہوئی ہے تو تھوڑی سی کنفیوژن پیدا ہو جاتی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جب آپ Preamble کو Change کرتے ہیں تو آپ پورے بل کو Change کر رہے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں نہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، یہ اگر Preamble آپ لیتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب پلیز، پہلے وہ جواب دیں۔

وزیر زکواۃ وعشر: جناب سپیکر، اگر یہ Change ہو جاتا ہے تو اس کی تو ساری ہیئت ہی بدل جاتی ہے اور پھر تو یہ سارا جو ہوا ہے، پھر تو دوبارہ اس کو نئے سرے سے کرنا پڑیگا، پھر تو سارا ہی لپیٹا جائیگا، اسلئے سر، مفتی صاحب سے درخواست ہے کہ مفتی صاحب واپس لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ ریکویسٹ کر رہے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: کلاز 1 کو آپ In order کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی؟

مفتی کفایت اللہ: کلاز 1 کو In order کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ تو ختم ہو چکی ہے۔

مفتی کفایت اللہ: نہ، پہ ھغے کبنے ما لږ تیاری کړے دے، څه شے شیئر کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو پہلے ختم کر لیتے ہیں، اگر آپ Withdraw کرتے ہیں تو۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: میں بغیر کہے مانتا ہوں۔ (قہقہہ)

وزیر اطلاعات: مفتی صاحب ډیر د حیاء عزت سړے دے۔

مفتی کفایت اللہ: د زمری سترګے د دی۔

وزیر اطلاعات: خدائے د هم دغه رنګ لری او دۀ د پردے خبره کوله، هغه بله ورځ الطاف حسین هم څه د پردے خبره کړے وه۔ (قہقہہ)

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Withdrawn, therefore, original preamble stands part of the Bill.

مفتی کفایت اللہ: دا کلاز 1 واخلئ جی۔

Mr. Deputy Speaker: Mufti Kifayatullah, the honourable MPA, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 1 of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, please.

Mufti Kifayatullah: Thank you Janab Speaker. I beg to move that in Clause 1, in sub clause (1) and wherever occurring in the Bill, the words "Zakat and Ushr" may be substituted by the word "Zakat".

جناب سپیکر، میں تھوڑا سا اس پہ بولنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ کا محتاج ہوں اور میں تھوڑی معلومات دینا چاہتا ہوں کہ 'زکواۃ و عشر' لفظ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ زکواۃ بڑا عنوان ہے اور عشر اس کے نیچے چھوٹا عنوان ہے اور اسے صرف زکواۃ کہہ کر بھی وہ مقاصد ہم حاصل کر سکتے ہیں جو زکواۃ میں عشر سے ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، یہ ایسا ہے کہ یہ آرڈیننس ہے، وہاں مرکز میں ضیاء الحق صاحب کے زمانے میں پاس ہوا اور ضیاء الحق صاحب نے وہاں کوئی عالم نہیں بٹھایا ہوا تھا اور کسی بیوروکریٹ نے وہاں زکواۃ و عشر بنا کے چلایا۔ فقہ حنفی کے اندر زکواۃ کی دو قسمیں ہیں۔ جناب سپیکر، زکواۃ واجب اور زکواۃ فرض۔ زکواۃ واجب فطرہ قربانی کو کہا جاتا ہے اور زکواۃ فرض کی چار قسمیں ہیں۔ ایک کو اموال التجارہ کہتے ہیں، جو ہم یہ تجارت کرتے ہیں اور دوسرے کو ثمنین کہتے ہیں، یہ چاندی اور سونا اور تیسرے نمبر پر ہے زروع، زروع کے معنی ہیں، یہ جو پھل پیدا ہوتے ہیں اور چوتھے نمبر پر اس کی جو قسم ہے، وہ ہے زکواۃ الارض، جس کو عشر کہا جاتا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے جا کر ایک شاخ کو زکواۃ کے ساتھ ملا دیا ہے، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اس کے ایسے ہی معنی ہیں کہ آپ یہ کہیں کہ نماز اور فجر کی نماز، جب آپ نماز کہتے ہیں تو فجر کی نماز بھی آجاتی ہے، اس کے اندر ظہر کی بھی آجاتی ہے، مغرب کی اور عشاء کی بھی آجاتی ہے۔ اب زکواۃ کہہ کر اس کے اندر عشر لازمی آجاتا ہے، زکواۃ کے نیچے وہ فرض ہے۔ اب زکواۃ اینڈ عشر کہا جاتا ہے اور زکواۃ و عشر کہہ کے دو چیزوں کو سامنے لایا جاتا ہے۔ یہ بتایا جاتا ہے کہ 'اور' سے پہلے کوئی اور چیز ہے اور 'اور' کے بعد کوئی اور چیز ہے۔ اس کو عربی میں ہم حرف عطف کہتے ہیں، یعنی زکواۃ کوئی اور چیز ہے اور عشر کوئی اور چیز ہے اور سر Preamble کے اندر انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ زکواۃ اور عشر اسلام کا ستون ہیں تو جناب سپیکر، زکواۃ اسلام کا ستون ہے لیکن زکواۃ اور عشر اسلام کا ستون نہیں ہیں۔ میں ایک حدیث Quote کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بنی الاسلام علی خمس، شہادۃ ان لا الہ الا اللہ و ان محمد الرسول اللہ، و اقام الصلاۃ و ایتاء الزکوۃ و صوم رمضان، وحج البیت" اس میں یہ فرمایا کہ یہ پانچ بنیادیں ہیں، کلمہ طیبہ، نماز، زکواۃ، روزہ اور حج۔ اب زکواۃ تو اسلام کی بنیاد ہے لیکن کوئی آدمی یہ کہے کہ گائے اور بکری کے اندر جو زکواۃ ہے، وہ اسلام کی بنیاد ہے، اس کے معنی ایک ہیں، وہ نیچے Modality کے اندر جاتا ہے، اوپر

عنوان کو وہ چھوڑ دیتا ہے۔ زکواۃ اور عشر، یہ ایک لا حاصل بحث ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صرف زکواۃ اگر کہہ دی جائے تو وہ تمام مقاصد حاصل ہوتے ہیں جو عشر پہ بھی لاگو ہوتے ہیں اور پھر میں حکومت والوں کو ایک اچھا مشورہ بھی دیتا ہوں، مفت دیتا ہوں، اگر آپ عشر کا لفظ ہٹا دیں تو آپ کل پھلوں کے اندر بھی زکواۃ لے سکتے ہیں، اگر آپ عشر کا لفظ ہٹا دیں تو آپ اموال التجارۃ میں بھی زکواۃ لے سکتے ہیں، اگر آپ عشر کا لفظ ہٹا دیں تو کل گائے، بکری اور اونٹ کے اندر بھی زکواۃ لے سکتے ہیں۔ میں تو آپ کو میدان اور بھی وسیع کر رہا ہوں اور آپ اس میدان کو وہ کر رہے ہیں۔ فقہی اعتبار سے یہ غلط تھا، اسلئے میں امنڈمنٹ کی صورت میں لایا ہوں اور باقی یہاں 'جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے' ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: منسٹر صاحب، پلیز۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، کلازز۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، جب آپ کے کلازز ختم ہو جاتے ہیں تو Preamble کی جو امنڈمنٹس ہیں، وہ آتی ہیں، Preamble کی امنڈمنٹ Already آنریبل ممبر نے، آپ نے اور انہوں نے موو کی تو جب Preamble آتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ Main Bill تو ختم ہو چکا ہے، ایک بات۔ جناب سپیکر، دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے موو نہیں کی اور شروع کر دی، اس نے تو اپنی امنڈمنٹ موو ہی نہیں کی، اس نے شروع کر دی، تقریر شروع کر دی۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: نہیں جی، میں نے پہلے موو کی، یہ سو رہے تھے جی۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Minister concerned, please. Minister-----

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: یہ سو رہے تھے۔

<u>وزیر زکواۃ و عشر</u>: جناب سپیکر، یہ زکواۃ اور عشر دونوں مختلف عنوان ہیں اور جس طرح مفتی صاحب فرما رہے ہیں، زکواۃ تو ساری چیزوں کا احاطہ کرتی ہے لیکن زکواۃ مال تجارت پر، نقدی پر، سونے اور چاندی پر یعنی کہ ان چیزوں پر اور یہ جو عشر ہے، یہ پھلوں پر، زمین کی پیداوار پر اور جانوروں پر تو اس میں اس کی وہ ساری ڈیٹیلز شامل ہیں کہ اس کی تعداد کتنی ہو اور اس کی وہ کتنی ہو لیکن زکواۃ تب فرض یا واجب ہو جاتی ہے جب ایک سال گزر جاتا ہے ایک مال پہ، ایک اکاؤنٹ پہ اور یہ عشر تب فرض ہوتا ہے کہ اگر تین مہینے بعد، چھ مہینے بعد یا نو مہینے بعد کوئی فصل پک جاتی ہے، کوئی باغ پک جاتا ہے تو عشر اس پہ لاگو ہوتا ہے، تو اس کی Nature بالکل الگ ہی ہے اور اس معنی میں تو یہ ایک ہی چیز ہے، عبادت ہے، زکواۃ ہے اس طرح کی

جس طرح زکواۃ نقدی کا ثواب ملتا ہے تو اس طرح عشر کا بھی ثواب اسی طرح ہی ملے گا، اس میں کوئی وہ فرق نہیں ہے لیکن اس کے نصاب اور اس کے وقت کے تعین میں فرق ہے، لہذا دونوں لفظوں کو اسلئے استعمال کیا جاتا ہے اور اس کو اسلامی نظریاتی کونسل نے پاس کیا ہے اور ہم سے پہلے تینوں صوبوں میں اب آئین سازی ہوئی ہے اور انہوں نے بھی اس کو رکھا ہے، لہذا میری استدعا ہے کہ یہ ٹھیک ہے اور مفتی صاحب سے میری التجاء ہے، ریکویسٹ ہے کہ اس کو واپس لے لیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!

جناب ڈپٹی سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، میں مفتی صاحب کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ یہ جو Statutory provision ہے نا، اس پہ سپریم کورٹ کی Judgments ہیں کہ اگر آپ کے Basic Law کے وہ Against جائے تو یہ Implementation اس کی نہیں ہوتی تو میرے خیال میں جب Preamble میں اگر آپ اس کو ڈال دینگے، جیسا کہ عبدالاکبر خان نے کہا، چونکہ Main Law گزر گیا ہے تو جہاں بھی یہ Contradiction آئیگی تو یہ Prevail ویسے بھی نہیں کریگی تو اگر آپ واپس کر لیں کیونکہ میرے خیال میں اس کا کوئی فائدہ As such نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: واپس کوے ئے ؟

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، مجھے تو بہت افسوس اسلئے ہو رہا ہے کہ ----۔

مولوی عبید اللہ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا عبید اللہ صاحب، پلیز۔

مولوی عبید اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، یہ زکواۃ اور عشر کے سلسلے میں جو بات یہاں پہ چھڑ گئی ہے، یہ کوئی تماشے کی بات نہیں ہے، یہ نظام اسلام میں مملکت کو چلانے کیلئے ایک بنیادی رکن ہے، جس طرح نماز فرض ہے تو اسی طرح زکواۃ بھی فرض ہے۔ زکواۃ اور عشر میں بنیادی فرق ہماری کتابوں میں جو لکھا گیا ہے، "ما خرج من الارض ففيه العشر" جو زمین اگاتی ہے، اسی میں عشر ہوتا ہے، اس کے علاوہ ساری کی ساری زکواۃ ہو جاتی ہے۔ زکواۃ کا لینا، اس کا نصاب ہر قسم کے مال پر آتا ہے، عشر کا لینا الگ بات ہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں اور اس سارے ہاؤس کے ذریعے سے درخواست کرتا ہوں کہ اس چیز کو ذرا شفاف طریقے سے بنایا جائے تو میرے خیال میں مملکت کو چلانے میں کسی اور چیز کی

زیادہ ضرورت نہیں ہوگی۔ اگر زکواۃ اور عشر کو اچھی طرح سے چلایا جائے، میرے سامنے جو بیٹھے ہیں، یہ ہمارے سوات کے ممبران ہیں، سوات سٹیٹ کو فقط اور فقط زکواۃ اور عشر سے چلا رہے تھے تو یہ اسلامی اور ایک بنیادی امر ہے۔ اس میں میرا خیال یہ ہے کہ عشر کیلئے بھی ذرا Definition ہونی چاہیئے کہ عشر کس چیز کو کہتے ہیں اور کس طرح لیا جاتا ہے اور زکواۃ و عشر کے علاوہ عشر کو بھی زکواۃ کہا جاتا ہے۔ ہر اس چیز کو زکواۃ کہا جاتا ہے اور زکواۃ کے معنی صفائی ہیں، مال کو لانا، مال صاف کرنا تو اس کو اور بھی شفاف بنایا جائے، اس کیلئے الگ محکمہ بنایا جائے، یہ ریونیو کی نہیں ہو بلکہ زکواۃ اور عشر کو لینا، اس کو تقسیم کرنے کیلئے ایک الگ محکمہ بنایا جائے۔ میرا خیال یہ ہے کہ ہمارا صوبہ بلکہ پورا پاکستان فقط اور فقط زکواۃ اور عشر کی آمدن سے وہ ہو سکتا ہے اور یہ اگر صحیح تقسیم کی جائے تو اور کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوگی۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے، تشریف رکھیں۔ مفتی صاحب! آپ ان کی ریکویسٹ مانتے ہیں؟

<u>جناب محمد عالمگیر خلیل</u>: جناب سپیکر صاحب! زۀ یو تپوس د مفتی صاحب نه کوم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عالمگیر خان، پلیز۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: سپیکر صاحب! جب شروع۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عالمگیر خان۔

<u>جناب محمد عالمگیر خلیل</u>: ډیره شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، مولانا عبیداللّٰه صاحب هم ډیرے ښکلے خبرے اوکړے او مفتی صاحب هم ډیرے ښے خبرے اوکړے او د امنډمنټ سره زما تعلق نشته خو چه دا په کومه موضوع باندے مونږه لګیا یو، آیا چه دا کوم زکواة مونږه ورکوؤ، د کوم د پاره چه دا بل پاس کیږی، دا په بینک کښے د سود د پیسو نه کټ کیږی، آیا د سود په پیسو کښے زکواة کیږی، لږ د دے وضاحت د ما ته دا اوکړی چه د سود په پیسو زکواة شته چه دا د سود د پیسو نه کټ کیږی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: یو منټ جی، مفتی کفایت صاحب! آپ کو یہ جو ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ اس کو Withdraw کر لیں تو۔۔۔۔۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: دا جی زۀ یو خبره کوم۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میرے خیال میں اگر آپ Withdraw کر لیں تو بہتر ہوگا۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں جی، جب شروع میں یہاں اسمبلی بن رہی تھی ناتو میں نے ایک غلطی کی ہے، مجھے یہاں اپوزیشن میں نہیں بیٹھنا چاہیئے تھا بلکہ مجھے وہاں گورنمنٹ میں بیٹھنا چاہیئے تھا، اسلئے کہ اگر میں جب بھی تحقیقی اور علمی بات کرتا ہوں تو وزیر صاحب اسلئے رد کرتے ہیں کہ میرا تعلق اپوزیشن سے ہے حالانکہ میں خیر خواہی کی بات کرتا ہوں، ہمدردی کی بات کرتا ہوں۔ مولانا ذکریا شیخ الحدیثؒ کی کتاب ہے اور اس کتاب میں یہ تفصیل دی ہے، اسی طرح میں نے جو بتایا ہے اور انہوں نے یہ بتایا ہے کہ زکواۃ کی چار قسمیں ہیں، فرض کی، اموال التجارہ، اموال ظاہرہ، ثمنین، زروع و ثمار اور زکواۃ الارض، جب آپ زکواۃ لیتے ہیں اموال التجارۃ سے تو یہ ہے ڈھائی فیصد اور جب آپ لیتے ہیں عشر تو یہ ہے دس فیصد اور جب آپ اموال ظاہرہ کہتے ہیں تو بکری، مویشیوں کو، اس کے اندر چالیس اور اس کا اپنا نصاب ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں مرکز کی کاپی کو نقل نہیں کرنا چاہیئے، ہمیں ٹھیک باتوں کو لانا چاہیئے اور اسلئے بات کو نہیں چھوڑنا چاہیئے کہ چونکہ مرکز سے جو کاپی ہمیں ملی تھی، اس کے اندر دونوں لکھے ہوئے ہیں۔ لفظ زکواۃ پر کسی بھی فورم پر میں بات کرنے کیلئے تیار ہوں۔ لفظ زکواۃ سے اگر عشر کے محاصل میں کوئی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے تو میں تیار ہوں لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں، جو بھی دیکھے گا، وہ کہے گا، یہ کیسے جاہل لوگ ہیں کہ انہوں نے اس طرح کیا۔ گل خان کے دس بیٹے ہیں، انہوں نے ایک بیٹے کو لے لیا، اکبر خان، باقی نو بیٹے رہ گئے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب!-----

مفتی کفایت اللہ: میں تو درخواست کرونگا-----

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب-----

وزیر اطلاعات: ڈسکشن ختم۔

مفتی کفایت اللہ: ہاں، ڈسکشن ختم ہے، مجھے اندازہ ہے، مجھے اندازہ ہے مگر میں درخواست کرونگا کہ میری اس امنڈمنٹ کو مان لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا کرلیں؟

مفتی کفایت اللہ: میں درخواست کرونگا وزیر صاحب سے کہ وہ مان لیں۔

(شور)

Mr. Deputy Speaker: The motion-----

جناب عبدالاکبر خان: Withdraw کرلیں جی۔

مفتی کفایت اللہ: زۂ Withdraw کوم۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much, Mufti Kifayatullah Sahib. As he has withdrawn his amendment, therefore, the original sub clause (1) of Clause 1 stands part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخواز کواۃ و عشر مجریہ 2011 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: 'Passage Stage': The honourable Minister for Zakat and Ushr Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Zakat and Ushr Bill, 2011 may be passed. The honourable Minister for Zakat and Ushr, please.

وزیر زکواۃ و عشر: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ خیبر پختونخواز کواۃ و عشر بل 2011ء کو پاس کیا جائے۔ تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Zakat and Ushr Bill, 2011 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendment.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Now coming to-----

وزیر زکواۃ و عشر: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ، تاسو څه وئیل؟

وزیر زکواۃ و عشر: زۂ شکریه ادا کوم د هغه ممبرانو صاحبانو چه هغوی په دے آئین سازئ کښے ډیر په دلچسپئ سره او ډیر په زیرک بینئ سره حصه واغسته او د ټول هاؤس هم ډیر زیات مشکوریم چه دا بل ئے پاس کړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیره مهربانی۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ داخلہ و قبائلی امور سے متعلق رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Deputy Speaker: Item No. 10: Mr. Shah Hussain Khan, Chairman Standing Committee No. 13 on Home and Tribal Affairs Department, to please move that extension in period may be granted for presentation of the report of the Committee under sub

rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Shah Hussain Khan is not present, so Shazia Tahmash, please.

Ms. Shazia Tahmas: I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of Standing Committee No. 13 on Home and Tribal Affairs Department, on Question No. 58, moved by Dr. Zakirullah Khan, referred on 28-08-2008 and Call Attention Notice No. 408, moved by Mr. Saqibullah Khan Chamkani, referred on 18-10-2010, may be extended till date and I may be allowed to present the report of the Commiittee in the House.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Member of Standing Committee No. 13 on Home and Tribal Affairs Department, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ داخلہ و قبائلی امور سے متعلق رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 11. Ms. Shazia Tahmas, the honourable MPA, to please present the report of the Standing Committee No. 13 on Home and Tribal Affairs Department. Ms. Shazia Tahmas, please.

Ms. Shazia Tahmas: I beg to present the report of Standing Committee No. 13 on Home and Tribal Affairs Department in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے محکمہ آبپاشی کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 12: Malik Tamash Khan, Chairman Standing Committee No. 16 on Irrigation Department, to please move for adoption of the report of the Committee already presented in the House on 19th September 2011. Malik Tamash Khan, please. He is not present, so Mr. Taimur Khan is requested, to please move.

Mr. Taimur Khan: I beg to move that the report of the Standing Committee No. 16 on Irrigation Department may be adopted as presented in the House on 19th September 2011.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the report of the Standing Committee No. 16 on Irrigation Department may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The report is adopted.

قاعدہ 48 کے تحت سوال نمبر 40 پر تفصیلی بحث

Mr. Deputy Speaker: Item No. 13: Mr. Israrullah Khan Gandapur, honourable MPA, to please start discussion on Question No. 40, already admitted for discussion under rule 48 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Israrullah Khan Gandapur, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، میں مشکور ہوں اور منسٹر صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے مصروفیات سے ٹائم نکال کر آج اس کیلئے بیٹھے ہیں اور غالباً سیکرٹری صاحب بھی آئے ہیں۔ سر، یہ اگر آپ کو یاد ہو، جس دن ڈسکشن ہو رہی تھی تو تین سوال میں نے بھیجے تھے۔ چونکہ Under the rule پانچ سے زیادہ اسمبلی Entertain نہیں کر سکتی تو اس کو Break up کرنا پڑتا ہے۔ سپیکر صاحب سے میری یہ گزارش تھی کہ آپ مہربانی کر کے ان کو Clip کر لیں لیکن جب انہوں نے وہ بات نہیں مانی تو اس پر ڈسکشن کرنا پڑی۔ سر، میرا اس سوال پر ڈسکشن سے مراد نہ کسی کی دل آزاری کرنا ہے اور نہ یہ ہے کہ منسٹر صاحب اور ان کے محکمے پر لعن طعن کرنا ہے لیکن سر، مسئلہ یہ ہے کہ اپنی اپنی ایک سوچ ہے اور میں اس سوچ کو اس حوالے سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ صوبے کے وسائل ہیں اور یہ اسمبلی وہ فورم ہے جو کہ ایک ایک پائی کا حساب لینے کا حق رکھتی ہے۔ میں نے سر، یہ میکنزم سمجھنے کی کوشش اس وجہ سے کی کہ اگر ہر سال دو ارب روپے رکھے جاتے ہیں اور وہ ہمارے صوبے کے وسائل ہوتے ہیں جو کہ یقیناً ہمیں اپنی باقی ضروریات سے ہٹ کر محکمہ خوراک کو دینا پڑتے ہیں تو اس کا ایک حساب بھی ہونا چاہیئے لیکن سر مجھے یہ لگتا ہے کہ جو ایکشن اگر منسٹر صاحب نے In good faith لیا ہو، اس کی جو Implementation ہو رہی ہے تو اس میں کافی قباحتیں موجود ہیں اور سر وہ منسٹر صاحب کے گوش گزار بھی میں نے کئے ہیں۔ سر، اس سوال کے Contents کو اگر آپ دیکھیں تو یہ گندم کی خریداری سے

متعلق ہیں اور اس میں سر میری گزارش منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ انہوں نے مختلف اوقات میں، جو تین سال کا ڈیٹا میں نے ان سے مانگا ہے کیونکہ پہلے یہ پریکٹس نہیں تھی، پہلے اگر یہ گندم خریدی جاتی تھی تو وہ پاسکو یا پنجاب سے خریدی جاتی تھی مگر اس سوال میں انہوں نے پاسکو اور پنجاب کو اکٹھا کر کے یہ Impression دینے کی کوشش کی ہے، ہاؤس میں ہر ایک ممبر شاید یہ سمجھے کہ یہ پاسکو پنجاب کا ادارہ ہے، سر اگر پاسکو کو دیکھا جائے تو یہ پاکستان ایگریکلچرل سٹوریج اینڈ سروسز کارپوریشن ہے جو کہ گورنمنٹ آف پاکستان کا ادارہ ہے۔ ہاں، ہمارے پاس بجٹ میں یہ بھی اختیار ہے کہ ہم پنجاب سے بھی خرید سکتے ہیں یا باہر سے بھی جو خوراک ہو تو وہ بھی ہم لے سکتے ہیں۔ سر، منسٹر صاحب کی Contention یہ ہے کہ ماضی میں چونکہ اس کی مثال اس وجہ سے نہیں تھی کہ ہم Basically saving کر رہے ہیں۔ سر، میں Saving کو اس نظر سے دیکھتا ہوں کہ جو پیسے اگر آپ Re-imburse کریں تو پھر آپ کی Saving ہے، اگر آپ Presumption پر جائیں اور آپ کا یہ خیال ہو کہ اگر اتنے ملین ٹن گندم میں باہر سے منگواتا تو میرے اتنے اخراجات آتے تو یہ تو سر آپ Presume کر رہے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ جب تک آپ یہ Consolidated fund میں دوبارہ جمع نہیں کرتے تو یہ آپ کی Saving نہیں ہے۔ یا آپ کو صوبائی اسمبلی ایک اماؤنٹ دے اور آپ اس میں Saving کریں تو یہ آپ کی Saving ہے۔ سر، Contention یہ ہے کہ اضلاع کو اہداف دیئے گئے ہیں، Specially ہمارے ڈی آئی خان میں جو پریکٹس رہی ہے سر، میں نے ڈی آئی خان سے ڈیٹا منگوایا ہے کہ ایگریکلچر والوں کے مطابق ڈی آئی خان کا جو Cropping pattern ہے، وہ کتنا ہے اور وہاں پر جو Crop reporting centre والے بیٹھے ہوتے ہیں کہ کتنی ہم Produce کرتے ہیں؟ سر، حیرانگی کی بات یہ ہے کہ ڈی آئی خان میں Produce ہو رہی ہے ستر سے لیکر اسی ہزار ٹن تک اور وہاں سے خریدی جا رہی ہے ایک لاکھ ٹن اور اگر ایک لاکھ ٹن خریدی جا رہی ہے تو اس کا مقصد سر یہ ہے کہ بیس ہزار سے اوپر کی جو گندم ہے تو یہ باہر سے آئی ہے اور یہ باہر کہاں سے آتی ہے؟ سر، ڈی آئی خان کے ساتھ پنجاب کا بارڈر لگتا ہے اور بھکر میں اس کی پرائس اٹھارہ سو ہے اور جب وہ بارڈر کراس کر لیتے ہیں، آپ کے خیبر پختونخوا میں داخل ہوتے ہیں تو اس کی پرائس تیئس سو پچھتر ہے، تیئس سو پچھتر اور اس سوال کے جو Contents ہیں تو سر، وہ یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ زمینداروں کو اس سسٹم سے فائدہ ہو رہا ہے۔ سر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے زمیندار نہیں بلکہ آڑھتی فائدہ اٹھا رہا ہے کیونکہ سر، اگر یہ ہوتا کہ میں جائیداد کے فرد لیکر جاتا

اور میں ان سے یہ کہتا، مطلب ہے ایک Average میں نکالتا، ان کے پاس اتنا ٹائم ہوتا یا کمیٹی اس کی Scrutiny کرتی کہ ایک کنال پر آپ ایک بوری اگاتے ہیں یا دو اگاتے ہیں، پھر تو ایک Rational approach تھی لیکن سر، اگر کسی کی سو کنال زمین ہے اور وہ دو ہزار بوریاں لیکر آ رہا ہے تو سر، ایک سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس دو ہزار کی Producing کیسے ہو رہی ہے اور جب آپ کے Agricultural statistics اور آپ کے Food کے جو Statistics ہیں، وہ ایک دوسرے کے ساتھ Match نہیں کر رہے ہیں تو یقیناً یہ وہ گندم ہے جو کہ بارڈر سے آئی ہے اور سر، مجھے حیرانگی اس وقت ہوئی کہ جب منسٹر صاحب نے کہا کہ جب تک آپ انٹرنیشنل بارڈر کراس نہ کریں تو وہ سمگلنگ کے زمرے میں نہیں آتا۔ سر، اس کیلئے میں نے یہ Webster Dictionary منگوائی ہے اور میں نے اس میں دیکھا ہے کہ شاید سمگلنگ کی یہ نئی اصطلاح کوئی ایسی ہو۔ سر، حیرانگی کی بات یہ ہے To convey secretly in defiancé of a Law or prohibition یہی سمگلنگ ہے۔ اگر لاء اور یا اس پر Prohibited کوئی ایسی کلاز ہیں، کہیں بھی یہ نہیں لکھا ہوا کہ سمگلنگ وہ ہے کہ اس کیلئے آپ کو انٹرنیشنل بارڈر کراس کرنا پڑے گا، پھر تو سر، افغان ٹرانزٹ ٹریڈ میں آپ کی یہ کارخانو مارکیٹ بھری پڑی ہے، پھر تو اس میں آپ دیکھیں کہ یہ کسٹم والے کیوں فوراً کھڑے ہوتے ہیں اور وہ آپ سے لے لیتے ہیں؟ کیونکہ لاء جو ہے، وہی ٹی وی جو یہاں پر ایز والے صدر میں بیچتے ہیں، اس کی اور پرائس ہے، Sony کی اور ہے اور وہ جو افغان ٹرانزٹ میں آتی ہے تو اس کی اور ہے۔ اگر دیکھا جائے تو Import اور Export کا جو چکر ہے، وہ تو وہاں پر بھی Payment ہوئی ہے اور یہ Dictionary Webster کی ہے، وہاں پر بھی مجھے سمگلنگ کی یہ اصطلاح کہیں بھی نہیں ملی کہ جب تک آپ انٹرنیشنل بارڈر کراس نہ کریں تو وہ آپ کی سمگلنگ نہیں ہے۔ میری سر، گزارش یہ ہے کہ یہ جو طریقہ کار ہے، اس میں اگر دیکھا جائے سر، یہ وائٹ پیپر بھی میں نے دیکھا ہے اور ہم جو دو ارب کی رقوم ان کو دیتے ہیں، وہ رقوم Basically فلور ملز کیلئے ہوتی ہیں کہ جو MINFAL کے ریٹس ہوتے ہیں جو کہ ہر اپریل میں آپ اپنا ایک Statistic دیتے ہیں کہ اگر چار ملین ٹن غالباً فوری ضرورت ہے، جس میں ایک ملین ٹن میں Produce کرتا ہوں اور FATA اور Settled کا اگر میں ساتھ نہیں ملالوں تو میری ضرورت تین ملین ٹن ہے اور اس کو ملا کے میری ضرورت چار ملین ٹن ہے مگر میں اس میں Purchase کتنا کرتا ہوں؟ میں Purchase صرف تین لاکھ کرتا ہوں، مطلب ہے آپ اپنی ضرورت کو دیکھ لیں تو سر، یا تو یہ ہوتا کہ اس پریکٹس سے آپ کی

Including ہے اپنی ضرورت پوری ہوتی تو پھر بھی ایک بات تھی، آپ کی ضرورت چار ملین ٹن ہے FATA اور Settled area لیکن اس کے باوجود آپ جو Purchase کر رہے ہیں، وہ صرف تین لاکھ ہے، کہاں ملین میں اور کہاں پر آپ کی Producing، ستائیس ملین اور یہ Basically اگر آپ کی مارکیٹ میں Competition ہے اور چیز Available ہے تو کوئی بھی گندم Food سے نہیں خریدتا۔ گورنمنٹ نے ان کو سبسڈی دی ہے تو وہ اس وجہ سے دی ہے کہ یہ دو ارب جو MINFAL کے ریٹس ہیں، اس میں جو Difference آئے گا، جو آپ Incidental میں Show کرتے ہیں کہ اس پر Carriage کا خرچہ آئے گا اور جو طریقہ کار ہوگا کیونکہ وہ ریٹس زیادہ بڑھ جاتے ہیں، یہ سبسڈی ہم ان کو دیتے ہیں کہ آپ اس کو ایک کنٹرول پرائس پر لے آئیں، جب آپ پاسکو سے خریدیں گے لیکن سر، ہمیں یہ حیرانگی ہوتی ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے تقریباً کوئی ساڑھے نو ارب کے قریب بینک سے قرضہ لیا ہے۔ سر، یہ Saving کا جو Concept ہے، میری سمجھ میں آتا، میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہوگی کہ مجھے یہ سمجھائیں کہ اگر آپ کہتے ہیں کہ میں نے Saving کی ہے تو جب دو ارب سبسڈی کی رقم گورنمنٹ آپ کو Sanction کر کے دیتی ہے تو اس کی Utilization کس مد میں ہو رہی ہے؟ اگر اس کی Utilization آپ بینک آف خیبر اور فرسٹ ویمن بینک کے قرضے کے Mark up میں دے رہے ہیں تو سر، یہ کس قسم کی Saving ہے؟ Demand for grant یا جو Authenticated schedule ہوتا ہے، اس میں دو ارب میں آپ کو Sanction کر کے دیتا ہوں کہ یہ آپ کی Sanctioned amount ہے، آپ نے اس پر سبسڈی دینی ہے اور آپ اس کو Mark up کی مد میں اگر بینکوں کو دے رہے ہیں تو میں تو سر، یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو پریکٹس ہے، اس کو بغور دیکھنا چاہیئے۔ ہماری Auditing کا ایک طریقہ ہے، ایک طریقہ کار ہے، کہیں اس کے تو ہم خلاف نہیں جا رہے ہیں اور اگر ہم جا رہے ہیں تو سر، اس کی بھی پھر تحقیقات ہونی چاہئیں اور سر، میں نے جن جن پوائنٹوں کو Highlight کیا، میری گزارش یہ ہے کہ اس سے آپ کی جو Quality of grain ہے یا جو غلہ ہے، وہ آپ کو Low quality کا مل رہا ہے کیونکہ سر، ان کے پاس اتنا ٹائم نہیں ہوتا کہ اس کا باریک بینی سے جائزہ لے اور جب وہ جائزہ نہیں لیتے تو اگر میں ایک بوری میں پانچ سیر بھی کم ڈالوں تو اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا کیونکہ اس وجہ سے پتہ نہیں چلتا جی کہ وہاں پر انتشار ہے اور ان کے نوٹس میں بھی ہے کہ ڈی آئی خان میں اس حوالے سے نیب کی انکوائری بھی جاری ہے۔ دوسرا سر، یہ اپنا ایک Maintain کرتے ہیں، جس

کوGTR کہا جاتا ہے، کوئی اس قسم کا انہوں نے نام رکھا ہوا ہے، سر اس میں نام ڈالتے جاتے ہیں، میرا نام ہے، آپ کا نام ہے، دوسرے کا نام ہے، ہمیں سر یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس کیلئے اگر آپ ایک Book maintain کرتے ہیں یا تو آپ کے پاس ٹائم نہیں تھا، پھر بھی چالان سمجھتے ہیں، اگر Book maintain کرتے ہیں تو جو بندہ اگر آپ کے پاس لاتا ہے کہ یہ میری Produce ہے تو اس سے آپ فرد جائیداد کیوں نہیں لیتے کہ آپ کی اتنی زمین کہاں ہے؟ اگر یہ سسٹم آڑھتیوں کو فائدہ دینے کیلئے ہے پھر تو ٹھیک ہے کہ 18 سو پر میں بھکر سے خریدتا ہوں، 24 سو پر میں ڈی آئی خان میں بھیجتا ہوں اور 6 سو کا جو Margin ہے، اس میں کچھ لوگ ایسے بھی آجائیں گے جو کہ فائدہ اس سے لیں گے، پھر سر اس میں یہ کہنا کہ گندم اگانے کا جذبہ پیدا ہوا ہے، گندم اگانے کا جذبہ سر، گندم کی جو سپورٹ پرائس ہے، وہ فیڈرل گورنمنٹ متعین کرتی ہے، وہ آپ متعین نہیں کرتے، اگر ملک خودکفیل ہوگا یا جو بھی ہوگا تو اس کیلئے سپورٹ پرائس فیڈرل گورنمنٹ کے دائرہ کار میں آتی ہے، وہ پراونس کے دائرہ کار میں نہیں آتی۔ کل کو آپ اس کو 28 سو پر لے جائیں، پھر آپ اس کو تین ہزار پر لے جائیں، یہ فیڈرل گورنمنٹ کے کام ہیں۔ سوال میں یہ کہنا کہ ملک گندم کی پیداوار میں خودکفیل ہو رہا ہے، یہ وقتاً فوقتاً اُس کے جو Benchmarks ہوتے ہیں، وہ فیڈرل گورنمنٹ مقرر کرتی ہے۔ تو سر، میری گزارش اس میں یہ ہے ڈی آئی خان کے حوالے سے کہ جب ڈی آئی خان کی اتنی Produce ہی نہیں ہے تو یہ بیس ہزار کی تحقیقات ہونی چاہیئے۔ سر، میں یہ بھی جانتا ہوں کہ چونکہ سپیکر صاحب نے اس کو Allow نہیں کیا، ابھی یا تو Under the rule اگر آپ دیکھیں، 48 کا سب رول 4 تو اس میں Formal motion بھی ہم نہیں کر سکتے، اگر منسٹر صاحب دل بڑا کرتے ہیں اور اس پر ہم کوئی Formal motion لے آتے ہیں کہ اس کو ہم کمیٹی میں ریفر کردیں تو سر، میں ان کا مشکور رہونگا، نہیں تو پروسیجر میں بھی جانتا ہوں کہ یہ ایک اکیڈیمک ڈسکشن ہے، جو میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب مہربانی کرکے یہ جو پوائنٹس میں نے اٹھائے ہیں کہ ان سب کا تفصیل سے جواب دے دیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، منسٹر متعلقہ۔

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): جناب سپیکر،۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر!

وزیر خوراک: میں نے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، اس کے بارے میں بات کر رہی ہیں۔ جی نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر، میرا منسٹر صاحب سے کوئسچن یہ ہے کہ جب یہ گندم دیتے ہیں تو اس سے پہلے یہ بوریوں کا ٹینڈر کرتے ہیں اور اس میں وہ گندم ڈالتے ہیں، خالی گندم تو نہیں دی جاتی، تو انہوں نے یہ ڈیٹیل بھی نہیں بتائی ہے کہ آیا انہوں نے کتنی بوریاں لی ہیں اور کتنے کی انہوں نے گندم خریدی ہے؟ دوسری جگہ یہ ہے کہ یہ جو پیچھے فگرز بتاتے ہیں، یہ چار لاکھ میٹرک ٹن کا بتاتے ہیں جبکہ اخبار سے مجھے پتہ چلا تھا کہ چالیس لاکھ میٹرک ٹن انہوں نے گندم خریدی ہے تو اس فگر میں، یعنی چالیس میں اور چار لاکھ میں کتنا فرق ہے، تو اتنے بڑے فگر کی یہاں غلطی کس طرح آتی ہے؟ یہ ڈی آئی خان کے حوالے سے میں نے ان سے یہ کوئسچن کیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister, please.

وزیر خوراک: شکریہ جی۔ سپیکر صاحب، میں نے اس دن کوشش کی تھی کہ اسرار خان کی باتوں کا جواب ان کو دے سکوں۔ سپیکر صاحب، جس طرح میں نے پہلے بھی یہاں کئی دفعہ بتایا ہے کہ صوبے کی ضرورت اڑتیس لاکھ ٹن ہے اور کوئی گیارہ لاکھ ٹن کے قریب ہم گندم پیدا کرتے ہیں اور یہ جو باقی شارٹ فال رہ جاتا ہے، یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ صوبے کے لوگوں کیلئے گندم کا بندوبست کرے اور اگر حکومت اس کا بندوبست کرے تو یہ جو آپ کا پورا بجٹ ہے، یہ اس کیلئے کافی نہیں ہے، جو ستائیس لاکھ ٹن کے اخراجات ہیں تو یہ Through open trade آتے ہے۔ اسرار خان نے بات کی سمگلنگ کے حوالے سے تو اس بارے میں کانسٹی ٹیوشن کا آرٹیکل 151 بالکل کلیئر ہے کہ پاکستان میں کھانے پینے کی اشیاء ہر جگہ سے ہر انسان لے سکتا ہے اور ہمیشہ جب پنجاب گورنمنٹ Violation کرتی تھی تو اس کے خلاف ہم کورٹ میں گئے کہ گندم، جس طرح آپ ٹماٹر خرید سکتے ہیں، آپ آلو خرید سکتے ہیں تو اسی طرح آپ گندم خرید سکتے ہیں اور وہ بھکر سے بھی خرید سکتے ہیں، وہ میانوالی سے بھی خرید سکتے ہیں، وہ ڈی آئی خان سے بھی خرید سکتے ہیں اور یہ بات کانسٹی ٹیوشن میں بالکل کلیئر ہے، This is not smuggling، یہ جو گندم والا معاملہ ہے۔ دوسری بات انہوں نے کی کہ ہم دو ارب روپے سبسڈی کے دیتے ہیں، اب آپ یہ توقع کریں کہ آپ پشاور میں بیٹھے ہیں اور چترال میں گندم کا وہی ریٹ ہو، کوہستان میں گندم کا وہی ریٹ ہو اور اس کیلئے پیسے بھی خرچ نہ ہوں تو یہ Possible نہیں ہے کہ یہ چیز اس طرح ہو۔ میں آپ کو تھوڑا سا تجزیہ پیش کر دیتا ہوں کہ پچھلے سال ہم نے تین لاکھ ٹن گندم خریدی اور یہ اس صوبے کی تاریخ میں اس گورنمنٹ میں یہ شروع ہوا کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا جو اصل کام تھا، اس کا کام فلور ملیں چلانا نہیں ہے بلکہ اس

کا جو کام تھا، اس کا جو سندھ میں تھا، جو پنجاب میں تھا تو وہ اس صوبے میں بھی شروع ہوا۔ پہلے سال صرف آٹھ ہزار ٹن زمیندار نے ہمیں گندم دی۔ دوسرے سال ایک لاکھ دی، پھر تیسرے سال جب ہم آئے تو انہوں نے تین لاکھ ٹن ہمیں گندم دی اور تین لاکھ ٹن کیلئے 7 ارب اور 12 کروڑ روپے بینک سے قرضہ لیا گیا، تین لاکھ ٹن کی جو قیمت تھی تو زمیندار کو ایک دن بھی کسی جگہ Delay نہیں ہوا۔ آپ نے شوگر کے معاملے میں دیکھا، ملوں نے کیا کیا؟ لیکن فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے زمیندار کو پیسے دینے میں ایک دن کا Delay بھی نہیں کیا اور اس پر جو کل خرچہ آیا اور سال کے آخر تک بینک کا Interest، تو وہ بن گیا 57 کروڑ اور 6 لاکھ روپے، اس پر خرچہ آگیا پراونشل گورنمنٹ کا، اگر یہی تین لاکھ ٹن گندم ہم پاسکو سے خریدتے یا پنجاب گورنمنٹ سے خریدتے تو اس میں ہمیں 6499 روپے Incidental charges دینے تھے یعنی یہ تقریباً کوئی 6 روپے Per KG، ایک کلو پر 6 روپے تو صرف ہم نے پنجاب گورنمنٹ کو دینے ہیں یا پاسکو کو اور اس کا کرایہ ہمیں جو بھرنا پڑتا تو وہ تقریباً 3360 روپے پنجاب سے اور یہاں تک لانے کا تو یہ تقریباً Per KG کوئی 3 روپے 36 پیسے بنتے ہیں، یعنی 9 روپے 86 پیسے، یعنی 10 روپے Per KG ہم پنجاب گورنمنٹ کو دیتے اور اس کیلئے 2 ارب اور 95 کروڑ روپے چاہیئے تھے، یعنی جو 3 لاکھ ٹن گندم آپ نے اپنے صوبے میں خریدی، اس کا کل خرچہ جو آیا، وہ 57 کروڑ آیا اور اگر آپ پنجاب سے یا پاسکو سے خریدتے تو آپ کو 2 ارب اور 95 کروڑ روپے دینے تھے، تقریباً تین ارب دینے تھے۔ اب آپ جب مقامی زمیندار سے نہیں خریدینگے تو وہ جاکر کس پہ یہ گندم کو بیچے گا؟ گورنمنٹ نے اس کا ریٹ رکھا ہے 950 روپے، اسرار خان اس بات میں Confuse ہیں کہ پنجاب گورنمنٹ سے جب ہم گندم خریدتے ہیں تو پنجاب گورنمنٹ بینک سے قرضہ لیتی ہے اور یہی Interest جو ہم بینک کو دیتے ہیں، وہ پنجاب گورنمنٹ بینک کو دیتی ہے اور وہ اپنے Incidental میں سے ڈالتی ہے۔ ان کا یہ خیال ہے کہ ہم بینک سے جو قرضہ لیتے ہیں تو اس کا Interest دیتے ہیں، یہ بچت ہو سکتی ہے کہ ہم پنجاب سے لینگے تو وہ بھی پنجاب گورنمنٹ اس بینک کا قرضہ لے کے اس سے گندم خرید کے پھر اس کے باقی Incidental charges اور اس کا کرایہ ڈال کر ہم پہ ڈالے گا، یعنی بینک کا Interest جو ہم دے رہے ہیں، وہ اس میں پنجاب گورنمنٹ بھی دے رہی ہیں۔ سر، آپ نے دیکھا کہ پچھلے سال سیلاب آیا تو دو ارب روپے پراونشل گورنمنٹ نے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو دیئے، ایک ارب اور 10 کروڑ روپے کی گندم، کیونکہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا جو National reserve تھا، وہ اضاخیل میں تھا، وہ اس میں ڈوب گیا اور ایک ارب 10 کروڑ کا اس میں

نقصان ہوا لیکن ضمنی بجٹ نہیں آیا اور وہ ضمنی بجٹ اسلئے نہیں آیا کہ آپ نے یہ گندم اپنے پیسوں سے خریدی ہوئی تھی جی (تالیاں) اور آپ نے اس وقت تک ان 2 ارب میں سے صرف 57 کروڑ روپے خرچ کئے ہوئے تھے ورنہ اس صوبے میں یہ ایک ارب اور 10 کروڑ کا ضمنی بجٹ آتا۔ اس سال پھر یہ ٹارگٹ مقرر کیا گیا کہ چار لاکھ ٹن ہم خریدیں گے اور وہ ٹارگٹ MINFAL مقرر کرتی ہے کہ کونسا صوبہ کتنی گندم خریدے گا۔ پنجاب گورنمنٹ کے پاس 25 لاکھ ٹن گندم پڑی تھی اور انہوں نے 40 لاکھ کی خریداری اور کرنا تھی اور ان کے پاس پیسے نہیں تھے، انہوں نے اس سے پہلے 4 سو ارب روپے بینکوں کا قرضہ دینا تھا۔ ہمیں ٹارگٹ مل گیا کہ آپ نے 4 لاکھ ٹن گندم خریدنی ہے اور ہمارا Benefit یہ تھا کہ ہم زیادہ سے زیادہ گندم یہاں خریدیں۔ اسرار خان جو بات کرتے ہیں کہ بھکر سے ایک آدمی لاتا ہے اور ڈی آئی خان میں اتنی گندم ہوئی تو اس میں بیس ہزار کیوں زیادہ خریدی گئی؟ اگر کوئی آدمی لاہور سے لا کے میرے گودام میں Unload کر کے مجھے دیتا ہے اور مجھ سے 950 روپے لیتا ہے تو اس میں تو صوبے کا فائدہ ہے، یعنی میں نے تو نہ کرایہ بھرنا ہے اور نہ پنجاب گورنمنٹ کے Incidental charges بھرنے ہیں تو مجھے اس میں کیا نقصان ہے کہ اگر وہ بھکر سے لاتا ہے، وہ لاہور سے لاتا ہے، وہ کراچی سے لاتا ہے اور آکے ہمارے صوبے میں ہمیں اسی ریٹ پہ پہنچا دیتا ہے؟ ان کا یہ خیال ہو کہ زمیندار سے گندم نہیں لی گئی تو آج یہ بھی دیکھیں کہ 4 لاکھ آپ کا ٹارگٹ تھا اور 2 لاکھ 30 ہزار ٹن گندم Procure ہوئی اور سر، اس کی Reason بھی آپ کے علم میں ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے Decide کیا کہ 20 لاکھ ٹن گندم اس دفعہ ایکسپورٹ کی جائے گی اور ای سی سی میں یہ Decision ہوا تھا کہ یہ گندم اس وقت ایکسپورٹ کی جائے گی جب صوبے اپنی خریداری مکمل کرلینگے لیکن اس Decision کو Own نہیں کیا گیا اور درمیان میں ایکسپورٹ کی اجازت مل گئی۔ ہم نے انٹر پراونشل منسٹری کو لکھا ہے کہ اس ایشو کو آپ اٹھائیں کہ آئندہ کیلئے یہ پریکٹس اس وقت تک نہ ہو جب تک صوبے اپنی خریداری مکمل نہ کرلیں، ضرور یہ سرپلس گندم ہے، اس کو بیچیں لیکن صوبے اپنی Procurement کرلیں کیونکہ اس کی جب ایکسپورٹ شروع ہو گئی تو گندم کی پرائس اتنی اوپر چلی گئی کہ پنجاب سے ایک آدمی کیوں اٹھا کے ہمیں دے، Why not کہ وہ اس کو جو ایکسپورٹ ہے، اس کو بیچ دے؟ تو میں یہ سمجھتا ہوں جی کہ یہ ایک کام جو ایک صوبے کے مفاد میں شروع کیا گیا، جس سے صوبے کو ایک ارب، دو ارب کی بچت ہو گی، وہ ان کی ڈیویلپمنٹ سکیموں پر خرچ ہو گی۔ ضرور اس میں اگر یہ سمجھتے ہیں کہ کچھ پرابلمز ہیں تو ہم ہر سال کوشش کرتے ہیں کہ اس کو ٹھیک

کر سکیں۔ پچھلے سال ڈی ایف سی گندم Procure کرتا تھا، اس سال کمیٹی بنادی، ای ڈی او ایگریکلچر اور ڈی او آر اس کا ممبر ہوگا پرچیز کمیٹی کا، کمشنرز کو ہدایت کر دی گئی پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے کہ وہ Procurement کے اس سارے عمل کو خود دیکھیں گے، Monitor کرینگے اور اس کی رپورٹ کرینگے۔ اس کے بعد بھی ان کی کوئی تجویز ہے یا یہ اور اچھے طریقے سے ہوسکتی ہے تو Why not؟ ہم اسے Accept کرینگے لیکن میں اس دن بھی یہ کہہ رہا تھا کہ ان کا پہلا کوئسچن اور یہ کوئسچن تقریباً ایک ہی جیسا کوئسچن تھا تو میں نے یہ کوشش کی ہے کہ ان کی باتوں کا میں جواب دے سکوں۔ شکریہ جی۔

(تالیاں)

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر! میری۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اسرار اللہ گنڈاپور صاحب! میرے خیال میں منسٹر صاحب نے بہت تفصیلاً جواب دے دیا اور۔۔۔۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> نہیں نہیں سر، منسٹر صاحب کی جو Statement ہے، اگر یہ ہے کہ چونکہ وہ ٹریژری بنچز پہ بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کیلئے ایک یہ ہے کہ اس کی بات سنی جائے گی پھر تو ٹھیک ہے۔ سر، میری گزارش یہ ہے کہ جو بجٹ ہے، اس کو ایک Sacred document کی حیثیت سے لیا جاتا ہے اور جب آپ شیڈول پیش کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ اس میں تھوڑی بہت میں ادھر ادھر نہیں کر سکتا تو یہی وجہ ہوتی ہے کہ جب آپ ایک مد سے دوسری مد میں پیسے Divert کرتے ہیں تو اگر دس روپے بھی ہوں تو اس کیلئے آپ کو Excess یا سپلیمنٹری بجٹ میں لانا پڑتا ہے تو یہ اس کی Sanctity ہے۔ سر، میں اس وائٹ پیپر سے یہ کہتا ہوں کہ "However the wheat is released to the floor mills at lower rates fixed by MINFAL. The gap is met out from the Provincial Government exchequer through subsidy" سر، میں پیسے دیتا ہوں سبسڈی کیلئے اور آپ کہتے ہیں کہ میں مارکیٹ سے لوں، جہاں سے لوں، مجھے کم ملتی ہے۔ میں سر، یہ کہتا ہوں کہ چار ملین ٹن آپ کی ضرورت ہے اور ایک ملین ٹن آپ Produce کرتے ہیں، 3 لاکھ آپ بازار سے خریدتے ہیں اور 27 لاکھ کے قریب آپ کو پھر بھی اوپن مارکیٹ پہ، پنجاب پہ، پاسکو پہ یا امپورٹ پہ Rely کرنا پڑتا ہے۔ اگر سر، کوئی Procurement rules exist کرتے ہیں تو کل کو سر، سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ والے بیٹھ جائیں اور وہ کہیں کہ جی چونکہ یہ میرے شیڈول جو 09-2008 کا ہے اور اس پر 20% above ہے لیکن مارکیٹ میں یہ چیز چونکہ مجھے سستی ملتی ہے تو یہ چیز میں یہاں سے اٹھاؤں گا اور

ٹھیکیدار سے کہوں گا کہ تم شیڈول پہ جو ہے، وہ علیحدہ چیز ہے۔ سر، Procurement کا پراسس کہاں پر گیا، یہ جو وائٹ پیپر ہے، اس کی Sanctity کہاں پر گئی اور سر جس آرٹیکل کا یہ حوالہ دے رہے ہیں، اس کو اگر آپ Read out کریں: **151.** (1) Subject to Clause (2), trade, commerce and intercourse throughout Pakistan shall be free" مطلب ہے پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً اس پر یہ قدغن لگا سکتی ہے۔ سر، میں نے جو ڈکشنری سے آپ کو پڑھ کے سنایا ہے، وہ یہ ہے کہ Prohibition جب جس چیز پر لگ جائے تو اس کیلئے آپ اگر Laws کو Bypass کر کے وہ چیز لاتے ہیں تو It means کہ It's a smuggling، اگر آپ کہتے ہیں کہ چونکہ مارکیٹ سے مجھے سستی مل رہی ہے تو سر، میں یہ پوچھتا ہوں کہ تین لاکھ میں اتنا Interest کیوں ہے کہ تین لاکھ ٹن میں مارکیٹ سے خریدونگا۔ اگر سر، یہی آپ کے وائٹ پیپر کے فگرز ہیں اور 2010-11 کے ہیں۔ :PASSCO quantity in million ton indigenous بارہ لاکھ کے قریب، ٹھیک ہے سر۔ اس کے علاوہ وہ یہاں پر کہتے ہیں: "The requirement of wheat for financial year 2009-10 was assessed by 25 lac metric tons due to supply چونکہ یہ وائٹ پیپر اس کا ہے، of Atta from Punjab, the quantity was reduced to 12 lac metric tons with an estimated subsidy of Rs. 6781 million، یہ انہوں نے دیئے ہیں، یعنی تقریباً آپ کے چھ ارب کے قریب وہ ہے، As the subsidy is paid on the basis of actual offtake, therefore, Finance Department has restricted the revised estimate at the level Rs. 2000 million" یعنی ہم نے صرف دو ارب دیئے۔ میری سر، اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ جو پروسیجر ہے، اس کو Adopt نہیں کیا جارہا۔ یا تو سر، پھر وائٹ پیپر کو آپ ایک طرف پہ رکھ دیں اور آپ یہ کہیں کہ ٹھیک ہے، یہ ہے لیکن منسٹر صاحب جو بات کہتے ہیں، وہ ٹھیک ہے یا تو سر، یہ وائٹ پیپر ٹھیک کہہ رہا ہے اور یا منسٹر صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں؟ اگر منسٹر صاحب اس چیز پر Insist کرتے ہیں۔ (مداخلت) سر، اگر پلیز آپ بیٹھیں، یہ ویسے بھی ڈسکشن ہے، Formal ovation ویسے بھی اس پر نہیں ہونا، مجھے اندازہ ہے۔ سر، میری گزارش یہ ہے کہ میں Confuse نہیں ہوں، میں کہتا ہوں کہ اگر ایک پریکٹس 2008-09 تک نہیں تھی تو وہ بھی اس صوبے کے خیر خواہ تھے اور آج سر، آپ کوالٹی پر Compromise کر رہے ہیں، جہاں پہ آپ کو اوپن مارکیٹ سے فائدہ نکل رہا ہے، آپ Procurement rule کی بھی خلاف ورزی کر رہے ہیں، جہاں پر اگر

گورنمنٹ آپ کو سبسڈی کیلئے رقم دیتی ہے تو آپ اس کو Mark up کی مد میں استعمال کر رہے ہیں۔ اگر آپ کے جو مختلف اور امور ہیں، ان کا بھی جائزہ لیا جائے تو سر، میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ جو اصول ہیں اور Budget document کی جو Sanctity ہے، آپ اس کی صریحاً خلاف ورزی کر رہے ہیں لیکن اگر اس کے باوجود بھی منسٹر صاحب یہ سمجھتے ہیں تو ٹھیک ہے سر، ان کی اکثریت ہے، اس میں ہم کیا کر سکتے ہیں؟

<u>وزیر خوراک</u>: نہیں سر! میں نے کوشش کی کہ میں بات سمجھا سکوں۔۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The honourable Minister, please.

<u>وزیر خوراک</u>: ہم بات سمجھا سکتے ہیں اور سر، اس طرح ہے کہ اسرار خان کہتے ہیں کہ یہ سبسڈی۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: مختصر سا کیونکہ ٹائم۔۔۔۔۔

<u>وزیر خوراک</u>: جی، سبسڈی کے پیسے آپ Use کرتے ہیں Mark up میں، بالکل اسرار خان کے مشورے پہ جب MINFAL سے گندم لی جائے گی پاسکو سے تو وہاں بھی سبسڈی کے پیسے جا رہے ہیں ان کے Mark up میں، وہ پنجاب سے خریدی جائے گی، وہاں بھی جا رہے ہیں سبسڈی کے پیسے ان کے Mark up میں جو انہوں نے بینک سے لئے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔

<u>وزیر خوراک</u>: یہ کوئی گورنمنٹ Afford نہیں کر سکتی کہ چھیالیس لاکھ ٹن گندم خرید لے، چار سو ارب روپے اس پہ اپنے رکھ دے، وہ بینک سے پیسے لیتی ہے اور دوسری بات جو انہوں نے کی، اس بارے میں یہ ہے کہ یہ باقی جو سبسڈی چار ارب پانچ ارب رکھوا دے بجٹ میں تو اگلے سال اس سے لینا شروع کر دینگے، یعنی ایک پریکٹس سے جب آپ کے صوبے کو ڈیڑھ سے دو ارب تک Benefit ہو رہا ہے تو اس پہ چار ارب یا پانچ ارب خرچ کرنا میں نہیں سمجھتا کہ یہ اس کی۔۔۔۔۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: اس پر ویسے ڈسکشن ہو رہی ہے کیونکہ ویسے ہی Formal motion تو نہیں ہے۔ سر، میری گزارش یہ ہے کہ اگر آپ اس کو Saving کہتے ہیں کہ آپ دو ارب لگا کے کہیں کہ اگر میں ایسا کرتا تو یہ ہوتا اور آپ نے دوبارہ وہی پیسے اگر Reimburse کئے ہیں Provincial exchequer میں پھر تو آپ کی Saving ہے۔ اگر آپ ویسے ہی Presumption پہ جاتے ہیں کہ مارکیٹ سے میں لیتا تو اتنے کی پڑتی۔ سر، اگر آپ کی وہ اضاخیل والی، آج کل کے اخبار میں دیکھ لیں، آپ کے کتنے سٹورز ہیں جن سے Leakage ہو رہی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! میں منسٹر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ ایک چیز بتادیں کہ جو گندم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ اس صوبے کے زمینداروں سے خریدتے ہیں، اس کی Per ton کیا قیمت ہے اور جو آپ پاسکو یا پنجاب سے لاتے ہیں تو اس پر Per ton کتنا خرچہ ہے؟ اگر پاسکو کی گندم آپ کو سستی پڑتی ہے تو آپ ادھر نہ خریدیں اور اگر وہ آپ کو مہنگی پڑتی ہے تو آپ ادھر سے خریدیں۔

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister Sahib.

وزیر خوراک: سپیکر صاحب! جو گندم اس صوبے میں خریدی گئی اور ہمارے گوداموں میں Unload ہوئی تو ایک روپیہ نوے پیسے گورنمنٹ کا اس پر خرچہ آیا ہے اور جو گندم ہم پنجاب سے خریدتے ہیں اور وہ یہاں آتی ہے تو اس پہ تقریباً نو روپے اسی پیسے خرچہ ہے، اگر ہم پنجاب گورنمنٹ سے خریدیں یا پاسکو سے خریدیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ میاں صاحب! تاسو څه وئیل غوښتل؟

وزیر خوراک: جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو څه وئیل غوښتل؟

وزیر خوراک: سر!

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھیں، تشریف رکھیں، بس ٹھیک ہے۔ میاں افتخار حسین صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا سے ده چه زمونږه د وزیر صاحب د خوئے وادهٔ هم دے ، یوے خبرے ته مے بس صرف ستاسو توجه راګرځوله چه دلته خبره اوشوه او میاں نثار ګل صاحب چه کومه خبره اوکړه ، هغوی وئیل چه ما جواب نه ورکولو او نه مے سوال ، لکه ما سوال نه کولو ، زهٔ په دے خبره پوهیږمه مطلب دا دے چه مخکښے هم وزیر پاتے شوے یم، ما وضاحت کولو د دے خبرے او چونکه د دے نه مخکښے یو پریکټس هم دغه رنګ شوے دے نو که په دے موجوده پریکټس باندے اعتراض وی نو هغه مخکښنے ټهیک دے او که ټهیک نه دے ؟ لکه هغه شوے دے او ټهیک شوے دے نو دا اوسنے هم ټهیک دے ، دا وضاحت ئے کولو نو که په دے بنیاد په میاں نثار ګل باندے خوک پوهه شوے نه

وی نو مونږه د هغوی، مطلب دا دے د هغوی نه بخښنه هم غواړو او که د دۀ دل آزاری شوی وی ځکه چه د وزارت ئے تازه تازه ورځے دی نو په دے بنیاد باندے خدائے د خفه کوی نه او۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> هغه خو ستاسو خبره هم دغه ده چه کوم مو اوونیل، هم داسے خبره ئے کړے وه ځکه چه زۀ خو ناست وومه چه تاسو اووئیل چه یره ټهیک ده، مطلب دا دے که داسے غلط شوے وی نو انکوئری د پکښے اوشی۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> بالکل۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ستاسو مطلب دا دے، ټهیک خبره ئے کړے وه۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> تشکر جی، مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> د دوئ دغسے خبره ټهیک وه۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات):</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میاں صاحب۔

<u>وزیر جیلخانہ جات:</u> زۀ د میاں افتخار صاحب شکریه ادا کومه او شکر الحمدللّٰه زۀ پارلیمنټیرین یمه او د 2002 نه دے ایوان ته راغلے یمه او د حکومت وزیر یمه، زۀ په دے هم پوهیږمه۔ ما جی، دا لکه تاسو ته سپیکر صاحب، یو عرض کومه چه سپیکر صاحب زمونږه آنریبل سپیکر هم دے، ورور مو هم دے، مشر مو هم دے او تاسو هم زمونږه ورونړه یئ۔ زما عرض دا وو په هغه خپل سوال کښے چه ملک صاحب هم د کرک دے، زۀ هم د کرک یمه۔ ملک صاحب جی د دے نه مخکښے، تاسو جی د پریویلج کمیټئ چیئرمین هم یئ، هغه وخت چه زۀ ایم پی اے ووم نو مونږه یو جوائنټ پریویلج موشن راوړے وو او تاسو ته ښۀ پته ده چه په دے ایشو باندے ملک قاسم صاحب هغه Withdraw کړلو چه د ایمپلائمنټ ایکسچینج په دغه چه کوم اپوائنټمنټس شوی وو، په هغے باندے هغوی Satisfied وو، زما نن دا عرض وو چه په هیلتھ ډیپارټمنټ کښے کوم په ایمپلائمنټ ایکسچینج باندے شوی دی، ملک صاحب چه کړی دی، هغه ټهیک دی، د دے نه مخکښے په پبلک هیلتھ کښے د ملک قاسم صاحب په حلقه کښے چه په ایمپلائمنټ ایکسچینج شوی دی، هغه ټهیک دی خو نن چه دا په ایمپلائمنټ ایکسچینج اوشو نو دا غلط

ځنګه شو، زما خبره او عرض دا وو خو سپیکر صاحب غالباً زما خبره Follow نه کړله، ما ته ئے اووئیل چه تهٔ حکومت ئے او تهٔ سوال ځنګه کوے نو سر، زهٔ یو ریکویسټ کومه، مونږ به خپله خبره لږ غوندے عرض کوؤ چه د حکومت ډیفنس به هم کوؤ خو یو خبره کیدے شی چه زمونږ پښتو لږ غوندے سخته وی او یا کیدے شی زمونږ د پښتو تاسو ته ترجمه نه درځی نو پکار ده چه مونږ په اردو کښے خبره اوکړو یا زمونږ نه ټرانسلیشن غواړئ نو تاسو زمونږه آنریبل چیئر یئ او کسټوډین یئ نو دا مو ریکویسټ دے چه پریس هم ناست وی، افسران هم ناست وی نو کم از کم د وزارت په هغه هم زهٔ پوهیږمه او د حکومت په سپورټ هم زهٔ پوهیږمه، هیڅ خبره هم نه ده جی۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میاں صاحب، ډیره مهربانی۔ که د سپیکر صاحب څه دا سے دغه وی، د هغے زهٔ معافی غواړم، دا سے څه خبره نشته، دا زمونږه یو هاؤس دے، یو کور دے، دا سے خبره نشته دے او ستاسو چه کوم پریویلج موشن راغلے دے، انشاء الله هغه به هم په خپل ټائم باندے، مطلب دا دے په هغے باندے به ډسکشن کوؤ، کمیټی به کوی انشاء الله۔ The sitting is adjourned till 06:30 pm of Friday evening, dated 30th September, 2011. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 30 ستمبر 2011ء شام ساڑے چھ بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)